

غلام احمد پرویز

شخصیت اور کردار



ایمانیت

مکتبہ اسلامیہ

انجمن دارالکتاب غلام احمد قادیان

042-37232536 — 0321-4220354



غلام احمد پرویز

(شخصیت و کردار)

تالیف:

مولانا سید ظیق ساجد بخاری

ناشر:

منشورات قلم

دوسری منزل، مسلم منظر، داد پازار، لاہور

E-mail: manshooratqalam@yahoo.com

حدیث

لَا تَفْعَلِي بِالْقَهْلَةِ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَبْتَاعِي شَيْئًا فَاسْتَمِي بِهِ

الَّذِي تَرِيدِينَ۔ اعطيت او منعت۔

ابن ماجہ۔ کتاب المجارات۔ باب السوم ۴۴۳۰ المسند الجامع ۶۸۸۳

ترجمہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہل بیت! (اُمّ یسٰی) تمنا کرو جی اللہ
 عنہا (یہ فعل اچھا نہیں۔ جو چیز جتنے میں فروخت کرنا چاہتی ہو اسے ہی
 دام کہہ دو۔ لینے والے کی خوشی ہوگی تو لے لے گا۔ ورنہ نہیں۔ اور جو
 چیز خریدو اس کی ایک قیمت کہہ دو خریدار چاہے تو لے لے ورنہ نہ لے۔

نام کتاب	:	قلام احمد پریار (شخصیت و کردار)
تالیف	:	مولانا سید ظلیق ساجد بخاری
ناشر	:	منشورات قلم۔ دوسری منزل، مسلم شہر، اردو بازار، لاہور۔
سن اشاعت	:	اپریل 2011ء۔ ہادی الاولیٰ 1432ھ
طبعات	:	مشاق پرپریس
قیمت	:	125 روپے (طبع شدہ قیمت پر بحث نہ کیجیے)
ایڈاکسٹ	:	مکتبہ کا سید الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔

اگر جال کا ماہر سمجھا جاتا تھا ان کے نظریات نے پرویز کی مکمل تائید کی۔ نیاز فتح پوری کے خیالات و نظریات بھی پرویز صاحب کے لیے کافی مفید ثابت ہوئے ان کی جھلک ان کی تحریروں میں عام ہے۔ موصوف 1877ء کو فتح پور بھارت میں پیدا ہوئے۔ مختلف وسائل میں کام کیا پھر گھنٹوں سے اپنا رسالہ ”نگار“ نکال کر اپنی نگارشات پیش کرنے لگے۔ مغربی فلاسفر نیچور کی کتاب کا اردو ترجمہ کرتے ہوئے فلسفہ کا رنگ ان کا غالب آیا کہ پہلے منکر مدیث، پھر منکر قرآن اور آخر میں منکر اسلام ہو گئے۔ مقالہ میں سر سید احمد خان کی جڑ دی کرتے تھے۔ اپنی کتاب ”من و جہاں“ میں اپنے عقائد و نظریات کو خوب واضح کر کے بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔ ”کلام مجید کو نہ میں کلام خداوندی سمجھتا ہوں اور نہ الہام ربانی بلکہ ایک انسان کا کلام جانتا ہوں اور اس مسئلہ پر میں اس سے قبل کئی بار مطلق گفتگو کر چکا ہوں۔“ (”من و جہاں“ حصہ اول ص 45)

اسلم حیرانچہری کے فیض یافتہ ہونے کی وجہ سے پرویز صاحب نے اپنے ادوار کا رد مدیث کا رنگ غالب کر لیا۔ دورانِ ملازمت ”رازی“ اور ”ایک مسلمان“ کے نام سے مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔

1938ء میں علامہ اقبال کی وفات پر ان کے ایک شیعہ ملی غزیرہ نیاز نے کراچی سے ماہنامہ ”طلوع اسلام“ کا اجرا کیا۔ لطائف النحل سے کچھ عرصہ بعد پرویز صاحب اس ماہنامہ کے سرپرست بن گئے اور اس میں اپنے مضامین ”رازی“ اور ”ایک مسلمان“ کے نام سے دیتے ہوئے اپنے خیالات کا پرچار شروع کر دیا۔ 1941ء میں اپنے انجمنی فاسد خیالات کو معارف القرآن جلد اول کے نام سے طلوع اسلام کراچی سے شائع کیا۔ مشہور منکر مدیث اسلم حیرانچہری نے اس کا ردیاد نکھلا۔ دوسری اور تیسری جلد بھی کراچی سے شائع ہوئی۔ پاکستان بننے کے بعد چوتھی جلد شائع کی۔ تو حضرت مولانا یحیٰ یوسف ندوی رحمہ اللہ نے 1960ء میں اس کی تقریرات پر ایک ہزار سے زائد علماء سے فتویٰ لے کر 1962ء میں جامعہ اسلامیہ ندوی ڈاؤن کراچی سے شائع کیا۔ چنانچہ چودھری پرویز نے ”معارف القرآن“ کی ترتیب اور مہارتیں بدل کر آگے پیچھے

کر دیں۔ کچھ تراجم و تفسیر بھی کی۔ اور عنوانات کی ترجمہ سے دوبارہ ”سلسلہ معارف القرآن“ کی تصانیف، مبنی و بنیادیں، الطبع و آدم، جوئے نور، برق طور، شعلہ مستور، معراج انسانیت، انسان نے کیا سوچا، اسلام کیا ہے، جہان فردا، کتاب اللہ برکے نام سے شائع کیا۔ (اس فہرست میں موجود احوالِ حیاتِ اصل طباعت کے ساتھ محفوظ ہیں)

1947ء میں پاکستان بننے کے بعد دہلی سے کراچی منتقل ہو کر اس ماہنامہ طُورِ اسلام کو کراچی سے خود شائع کرنا شروع کر دیا۔ 1955ء میں اظہر نیکو نری کے مہمد سے قبل از وقت عین حاصل کر کے اپنے ماہنامہ طُورِ اسلام سمیت 25 بی بلاک گلبرگ لاہور میں اپنے اظہر و نظریات کی نشر و اشاعت شروع کر دی۔ بعد میں طُورِ اسلام کو ادارہ کی شکل دے دی۔ فہرست کے بعد اپنی کوشش میں ہی مقید ہو کر رہ گئے۔ دار کی وجہ سے سیرنگ ترک کر دی اور یہاں ہفتہ وار (اتوار) 10 بجے سے 12 بجے تک درسِ قرآن کے نام سے ایک عرصہ تک گمراہی پھیلاتے ہوئے 1985ء کو اپنے انجام کو پہنچے۔ جبکہ موروثی صاحب 1979ء میں سبقت حاصل کر کے راضی ملک حرم ہو گئے تھے۔

ادارہ طُورِ اسلام نے ہودج صاحب کی مذکورہ بالا کتب (سلسلہ معارف القرآن کی تصانیف) کے علاوہ ان کے خطبات اور دیگر کتابیں مثلاً سلیم کے نام خطوط، طاہرہ کے نام خطوط، نظام ربوبیت، اسلامی معاشرت، اسباب زوال امت، مجلس اقبال (اول و دوم)، اقبال اور قرآن، تصوف کی حقیقت، معراج انسانیت، مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں، جہان، سلسلہ فردوسِ گم گشتہ، مکتبہ اعظم کے تصور کا پاکستان، خدا اور سرمایہ دار، بیمار توکل، مرتد نظام اور بونہاں اور جہنم پوتے کی میراث، جس کی کردار کا نقش تا بعد، مفہوم القرآن (3 جلد) مطالب القرآن (7 جلد) لغات القرآن، تنوع القرآن (3 جلد) قرآنی فیصلے (2 جلد) قرآنی قوانین بھی شائع کی ہیں۔

فہرستِ دنیا کی مشہور شخصیت عارف مالوی ہودج صاحب کے حقیقی بھائی کی حیثیت سے پہچانی

جاتی ہے۔ موصوف کا ادارہ ”کتبہ دین و دانش“ آج بھی حلال دین و چہنال اردو بازار لاہور کے باہران کے دین اور دنیاو نوں پر نور دکھاتا ہے۔

ہر دین صاحب کو مسلمانوں سے یہ نکایت رہی کہ وہ احادیث اور تفاسیر کا جو جو کیوں اٹھاتے ہیں۔ ان کی تعریف کردہ کتب کا جو جو کیوں نہیں اٹھاتے؟ جو انہوں نے عوام الناس کو قرآن کے معنی و مطالب سمجھانے کے لیے لکھی ہیں جس طرح وہ خود اسے سمجھے ہیں۔ اس زمانے انداز تفسیر کے لیے لغات القرآن، مطالب القرآن، معارف القرآن، مہم القرآن اور ترویج القرآن کی کئی کئی جلدیں مرتب کیں۔ ان کتب کی پذیرائی کا ایک واقعہ ہر دین صاحب نے قرآنی فیصلے میں 240 ہر ایک ہندو کے خط میں نقل کیا ہے کہ

”آپ نے جو میرے مطالعہ کے لیے قرآن مترجم سمجھا ہے۔ یہ بڑے مقامات پر اپنے معانی میں صاف ہے اور اس سے روح کو تسکین ہوتی ہے۔ لیکن اس کی شرح و تفسیر میں پورا ”مستودق کتب“ موجود ہے۔ میں اس کے مطالعہ کا ہر نہیں اٹھا سکتا۔“

ایک غیر مسلم کا تفسیر آپ نے چڑھ لیا اب عام مسلمان کی رائے بھی ملاحظہ ہو۔ ”آپ کے مشورہ پر معارف القرآن کا مطالعہ کر رہا ہوں مگر اس کی تو پہلی ہی جلد نے میری جلا دی۔ غضب خدا کا تفسیر ہمارے کی ایسی بھولڈی مثالیں نہ بھی دیکھیں نہ سیں۔ چلتے چلتے ایک لفظ کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔ سن لیجئے کہ آپ کے ہر دین صاحب کیسے کیسے حیلوں سے تفسیر ہمارے کرتے ہیں۔ ایک لفظ ہے ”آلاء“ جو سورہ ضمن میں نمراد کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ سلف سے لے کر خلف تک سب مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس کے معنی ”نعمت“ ہیں۔ مگر وہ (ہر دین) اس کے معنی ”قدرت“ کر دیتے ہیں۔ اب کیسے کہ انکی تفسیر کو اگر جائز رکھا جائے تو قرآن بچوں کا کھیل بن جاتا ہے یا نہیں۔ کہ جو آئے اسے مراد دے۔ (جناب ہر دین کے حلقہ خاص سید تفسیر شاہ کے نام ایک کر مفرما کا خط۔ بحوالہ ماہنامہ طلوع اسلام۔ جون 1958ء)

اسلام دشمنی کی بناء پر جناب ہر دین صاحب کی ایسی تاویلیں اور تعبیریں اہل مغرب نے

نماز ہے روح اور بے تنہو ہونے کے باوجود دین کے اجراء ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کا قوی شعار سامن گئی ہے۔ " (قرآنی فیصلے ص 32)

نماز کا وقت روزہ "انبار جہاں" کراچی نے بزم طلوع اسلام کراچی کی عید ملن پارٹی اور اس میں "قیام صلوة" کے اختتام کا جو نقشہ پیش کیا ہے سچا دکھائی دیتا ہے۔ "دور نہیں مغرب کی نماز ہوا کی۔ لیکن ہال میں سیکڑوں کا دھواں اور لاؤڈ سپیکر کی گونج اور محمد اسلام صاحب (نماز بزم طلوع اسلام کراچی) کی گھن گرجن قرآنی فکر کے راستے سے دور کرتی رہی۔ اس کے بعد حیات القیامی صاحب نے کہہ دیا کہ ایک پرانے رفیق بزم کے ہیں تقریر دلچسپی کی اور لوگوں کو قرآنی دعوت کی طرف بلا رہا۔ جلسہ جاری رہا کوئی ٹھنڈی بات نہ کر گیا تھا کہ ایک صاحب نام جن کا محمد شفیع تھا ٹانگ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ "صاحبو میرے ساتھ دو تین آدمی اور بھی آئے ہیں۔ میں انہیں قرآنی فکر سے روشناس کرنے کے لیے لایا تھا لیکن ان کا پہلا اعتراض یہ تھا کہ جناب پرہیز کے ماننے والے نماز نہیں پڑھتے۔" اب تو ہمیں بھرے جلسے میں اس بات کا ثبوت مل گیا ہے۔ تاپے اب میں ان دوستوں کو کیا جواب دوں؟" اس پر تو اسلام صاحب بہت ہنکرائے۔

انہوں نے اپنے اسلام کو بچانے کے لیے سات بجے یعنی نماز مغرب کے ٹھیک سوا گھنٹے بعد نماز کا وقت پانچ بج کر گیا کہ۔ "ہمیں بزم افسوس ہے کہ ایسا ہوا۔ اب آپ حضرات نماز پڑھ لیں۔ خواہ تھکائی ہوئی۔" جلسے کی کارروائی اس صحنہ کے لیے ملتوی ہوئی۔ اسی اللہ کے ہندے محمد شفیع نے نماز پڑھا صحت کا بندہ ہست کیا اور کل پانچ آدمیوں نے کہ ان میں سے ایک بھی بزم طلوع اسلام کا نمائندہ نہیں تھا۔ نماز پڑھی۔ بزم طلوع اسلام کے اراکین قرآنی تمغیاں سلجھاتے رہے اور محمد شفیع نماز پڑھا تا رہا۔ میں نے سوچا کہ صاحبو! کہ یہ قرآنی فکر بھی خوب ہے اگر صحابہ اس زمانہ میں ہوتے تو قرآن کی پیروی ان کے لیے کتنی آسان ہوتی۔ نہ انہیں راتوں کو قیام کرنا پڑتا اور نہ نماز بچکانہ کے چھینٹ۔ میں پڑنا چاہتا۔ بس نظام صلوة قائم کرنا کے لیے مصروف چہلارہا کرتے۔ یہ مسلمان بھی کیسی خوب اور عمدہ حدیث کے مطابق ہے کہ اسلام پر تین حرف بھیجنے کے باوجود بھی مسلم

ہی رہے۔ یہ قرآنی فکر بھی خوب ہے کہ صحابہ کرامؓ اور ائمہ عظامؒ بے چاروں کے ذہن اس تک رسائی حاصل نہ کر سکے۔ پارلوگوں نے بھی خوب خوب نفس کے بت تراشے ہیں اور انہیں اسلام کے نام پر پیش کرنے پر مصر ہیں۔ اگر نہ مانو تو گردن زدنی، مان لو تو اسلام کا خسار۔ اس کے بعد کچھ کام دہان کی لذت کا سامان ہوا اور پھر ”اطلس کی مجلس شادی“ کے نام سے ایک ڈرامہ پیش کیا گیا۔ لیکن ہم ڈرامہ دیکھے بغیر ہی رائے چلائے۔ (انبار جہاں کراچی۔ 8 جنوری 1969ء)

ہر دین صاحب قربانی کو بھی ایک دم کہتے ہیں۔ ”اعمال ہو یا تحصیل بات تو صرف اتنی ہے کہ یہ جو بقرعہ کے ساتھ پر ہم ہر شہر اور ہر قریہ اور ہر قلعہ اور ہر کوچہ میں مکرے اور گائیکیں ذبح کرتے ہیں۔ یہ قرآن کے کسی حکم کی تعمیل ہے؟ اور جواب یہ ہے کہ قرآن میں اس کے متعلق کوئی حکم نہیں یہ ایک دم ہے جو معارضہ جلی آ رہی ہے۔ (قرآنی فیصلے ص 57)

ذکوۃ کے متعلق ہر دین صاحب لکھتے ہیں۔ ”ذکوۃ کے لیے قرآن میں حکومت کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں سے ذکوۃ وصول کرے۔ (خذ من أموالهم صدقة۔ سورۃ توبہ آیت نمبر 103) اس لیے ذکوۃ اس مجلس کے سوائے اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر نہ کرے۔ اس مجلس کی کوئی شرح حصین نہیں کی گئی۔ اس لیے کہ شرح ذکوۃ کا انحصار ضروریات ملی پر ہے۔ حتیٰ کہ جنگی صورتوں میں وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضرورت سے زائد ہو۔ (مستقلو ملک صافا ینفقون قل العفو۔ سورۃ بقرہ) لہذا جب کسی جنگ اسلامی حکومت نہ ہو تو ذکوۃ بھی باقی نہیں رہتی۔ (قرآنی فیصلے ص 35)

ہر دین نے جہاں سر سید احمد خاں (1817ء تا 1898ء) کے طعنانہ نظریات کی آبیاری کی وہاں دیگر پورچین مفکرین کے نظریات کو بھی زبردستی اسلام میں غصونے کی کوشش کی۔ چارلس ڈارون (1809ء تا 1882ء) نے 1859ء میں ایک کتاب ”اصل الانواع“ (Origin of Species) لکھ کر اپنے نظریہ ارتقا کو بھیلایا۔ چارلس اور سر سید دونوں کو انگریز نے ان کی طعنانہ خدمات کے عوض سر کے خطاب سے نوازا تھا۔ اس لیے سر سید احمد خاں کو سر چارلس ڈارون کے

نظریہ اپنانے میں کوئی تردد نہ ہوا۔ اسی نظریے سے متاثر ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کے فردِ واحد یا نبی ہونے کا انکار کر دیا۔ فرشتوں اور انجلیس کے خادسی وجود سے منکر ہو گیا۔ انجلیا و ہم اسلام کے معجزات کا کہیں دوسرے سے انکار کر دیا اور کہیں ایسی تاویل پیش کی کہ وہ معجزہ ہی نہ رہے۔ جنت و دوزخ کی کیفیات اور خادسی وجود کا بھی انکار کر دیا۔

پروج صاحب نے بھی اسی نظریہ ارتقا کو اپنایا اور قصہ آدم و نوح اور انجلیس جو قرآن میں کئی مقامات پر ذکر کیا گیا ہے۔ ایک فرضی اور تمثیلی داستان قرار دے کر ”انجلیس و آدم“ کتاب تصنیف کر کے سر سید احمد خاں اور چارلس ڈارون کا غوثِ جگمگ ہونے کا ثبوت پیش کیا پھر آہستہ آہستہ پرویز کے ذہن پر ویگل اور کارل مارکس جیسے یہودی فلاسفروں اور روسی مفکروں کا اثر چھائی تو ”قرآنی نظامِ ربوبیت“ لکھ کر اشتراکیت جیسے طحانِ نظامِ معیشت و سیاست کو قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔

ذہن مغربی مفکرین سے اس قدر متاثر تھا کہ ان کے نظریات قبول کر کے اپناتے ہوئے اقتصادِ نظریوں سے اوچھل ہو جاتا ہے۔

”یعنی اللہ کا قانون ربوبیت تو ازلی بدش راہ پر جا رہا ہے اور جو معاشرہ اس قانون کی اتباع کرے گا اس میں بھی تو ازلی قائم ہو جائے گا“۔ (نظامِ ربوبیت ص 5)

چنانچہ ”برگسٹن“ کے نظریہ ارتقا کو اپنا کر (سورۃ ہود آیت 56) ان دسی علمی صراطِ مستقیم کے تحت لکھتے ہیں۔ ”یہی وہ معاشرہ ہے جس کے متعلق برگسٹن نے کہا ہے کہ وہ ہر وقت آگے بڑھتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنا تو ازلی بھی قائم رکھتا ہے (Creative Evolution)۔“ (نظامِ ربوبیت ص 259)۔

برگسٹن کا اقتباس نقل کر کے پرویز صاحب آگے لکھتے ہیں۔ ”یہ معاشرہ آگے بڑھے گا کیونکہ یہ اس خدا کی صفات کا مظہر ہوگا جو خود صراطِ مستقیم پر جا رہا ہے۔“ (نظامِ ربوبیت ص 260)

لیجیے پرویز صاحب کے پہلے اقتباس کی رو سے اللہ کا قانون ربوبیت تو ازلی بدش راہ پر جا

رہا تھا اور دوسرے اقتباس کی رو سے خدائی صفات کا مظہر معاشرہ و مراحط مستقیم پر جا رہا ہے۔ پروردگار
مفادِ اسم کی رو سے اللہ۔ قانون و ربوبیت۔ اللہ کا قانون و ربوبیت۔ نظام و ربوبیت۔ یہ سب الفاظ
مترادفات میں سے ہیں اور اللہ کے معنی میں ہیں۔

اس قرآنی فکر کا مانعہ بھی ایک مغربی مفکر پروفیسر الیگزینڈر کے خطبات (Time
(Space+Delty) میں جسے پروردگار صاحب نے ”انسان نے کیا سوچا“ کے صفحہ 222 کے
حاشیہ پر یوں درج کیا ہے۔ ”کائنات کی جڑیں اللہ ہی ہیں۔ خدا اس سے بلند ہوتا ہے۔ مثلاً جب کائنات
جہاد کی سطح پر تھی تو خدا نہایتی سطح پر تھا اور جب کائنات حیوان کی سطح پر آگئی تو خدا انسان (یعنی
شعور) کی سطح پر تھا۔ اب کائنات شعور کی سطح پر ہے تو خدا ملائکہ کی سطح پر ہے۔ اس طرح کائنات کی
سطح کی بلندی کے ساتھ ساتھ خدائی سطح بھی اونچی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ لہذا پروفیسر الیگزینڈر
کے نزدیک خدا اس پوری کائنات کا نام ہے جو کائنات کی سطح سے بلندی کی لحاظ میں ہو یہ بلندی
الیگزینڈر کے نزدیک (Delty) کہلاتی ہے۔“

برگسٹن اور الیگزینڈر کے نظریہ ارتقاء کے تضاد کو اسی صورت میں دور کیا جاسکتا ہے جب یہ
مان لیا جائے کہ خدا بھی ساکن ہو کر کائنات کا ارتقاء کرنے لگتا ہے تاکہ وہ اس تک پہنچ جائے اور
اگر خدا کو ساکن نہ مانا جائے تو یہ ماننا ہے کہ خدا بھی کبھی پیچھے کی طرف ہل چکا ہے تاکہ معاشرہ
اس سے مل جائے۔ یا خدا ایک ہی جگہ حرکت کرتا رہتا ہے۔ یا یہ ماننا ہے کہ خدا خود ہی اپنے گرد
گھومنے لگ جاتا ہے تاکہ پیچھے یا نیچے سے آنے والی کائنات اس سے مل جائے اور پھر خدا آگے
بڑھ کر بہت تیزی سے کائنات سے آگے نکل جائے۔

پروردگار صاحب نے اس نظریہ ارتقاء میں جو تیسرا رجحان لگایا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو لیتے ہیں۔
”پروفیسر مارگن (C.Lloyd Morgan) نے ”ارتقاء کے غم“ کے عنوان سے ایک محققانہ
مقالہ لکھا ہے۔ جس کے آخر میں دو رقم طراز ہیں کہ..... میں ارتقاء کے غم کے اندر یہی دیکھتا
ہوں کہ وہ پر سے نیچے اور اول سے آخر تک ایک عظیم الشان انجیم (تدبیر) عمل کر رہا ہے۔ میرا یہ بھی

معتقد ہے کہ قدرت کی ہر شے میں یہ ارتقا کی بالیدگی خدائی عاملیت (Divine Agency) کا ہی مظاہرہ ہے اور چونکہ اس ارتقاء میں نفس انسانی بلند ترین مقام پر ہے اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ارتقاء نفس انسانی اس نفسِ اعلیٰ کی عاملیت کا آئینہ ہے۔" (معارف القرآن جلد 3 ص 216-217)

پرویز صاحب نے پرویز مراد گمن کے نظریہ ارتقاء پر نظر ڈالنے سے پہلے سورۃ جہد کی آیت نمبر یکم ہر الامر من المسلمہ..... کا ترجمہ یہ کیا ہے۔" (اور دیکھو) اور (ہر) امر کی تہذیب آسمان سے زمین کی طرف کرتا ہے مگر (ہر) امر اسی کے حضور میں پہنچ جائے گا۔ ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار برس ہوگی۔ (معارف القرآن جلد 2 ص 179)

اس ترجمہ میں پرویز صاحب نے معجز کی تفسیر میں "تَنْصُرُجُ إِلَيْهِ" کا ترجمہ "اس کی طرف چمکتا ہے" کی بجائے "اس کے حضور پہنچ جائے گا" کیا ہے۔ کیونکہ معجز لفظ کے استواء اعلیٰ العرش کے منکر ہیں۔

پرویز مراد گمن کو پڑھنے کے بعد اپنے الفاظ میں تہذیبی کر لی اور سورۃ جہد کی اسی آیت کا مفہوم یوں بیان کیا۔ "وہ (اللہ) آسمان (کی بلندیوں) سے زمین (کی پستیوں) کی طرف ایک امر (انکیم) کی تہذیب کرتا ہے جو (اپنے ارتقائی مراحل طے کرتی ہوئی) اس کی طرف بلند ہوتی ہے۔ ایسے عروج جن کا عرصہ تمہارے حساب و شمار سے ہزار برس کا ہو۔" (معارف القرآن جلد 3 ص 534)

اس کے بعد اس آیت کا ترجمہ لکھا ہے "اللہ اپنے امر (انکیم) کی ابتدا آسمان سے زمین کی طرف کرتا ہے۔ پھر وہ انکیم (اپنے تدریجی مراحل طے کرتی ہوئی) اس کی طرف بلند ہو جاتی ہے۔"

پرویز صاحب تیسری جگہ اسی آیت کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں۔ "اللہ اپنی انکیم کی تہذیب

آسمان سے زمین کی طرف کرتا ہے۔ یعنی اس شے کا آغاز خدا کے مرحب کردہ نقطے کے مطابق سب سے پست نقطہ سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ قانون ربوبیت کے مطابق اوپر ابھرتی شروع ہو جاتی ہے۔“ (کلام ربوبیت ص 8)

پردیز صاحب نے پروفیسر مدگن کے نظریہ کی پیروی میں انجیم کا لفظ استعمال کیا اور ”امر“ کا ترجمہ ”انجیم“ کر دیا۔ مگر وہ بالادلوں ترجموں میں ”تدریجی یا ارتقائی مراحل“ سے کرتی ہوئی“ کے الفاظ قرآن کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں بلکہ خود ساختہ ہیں۔ اس طرح تیسرے ترجمہ میں ”قانون ربوبیت کے مطابق“ کا اضافہ بھی پردیز صاحب کا اپنا ہے۔ اگر پہلے اور دوسرے ترجمہ کا مقابل کیا جائے تو پردیز صاحب کے مطابق ان میں تدریج اور ابتداء حروف الفاظ سامنے آتے ہیں۔ جبکہ تیسرے ترجمہ میں تضادات کی بھرمار ہے۔ کہ ”اللہ اپنی انجیم کی تدبیر آسمان سے زمین کی طرف کرتا ہے۔ یعنی اس کا آغاز خدا کے مرحب کردہ نقطے کے مطابق سب سے پست نقطہ سے ہوتا ہے۔“ پردیز صاحب کے مطابق تدبیر اور ابتداء یا آغاز ہم معنی ہیں تو آسمان کا معنی سب سے پست نقطہ ہوگا۔ ایسی حماقتوں کے بعد لال ٹنگلو صاحب کا فرمان ہے۔ ”میں نے جب دیکھا ہے اسے سرسری لگا اسے نہ دیکھا جائے۔ اس کے ایک ایک لفظ پر غور کیجیے اور سوچئے کہ میں نے قرآن کا مفہوم صحیح طور پر سمجھا ہے یا نہیں؟“ (کلام ربوبیت ص 28)

اس بارے میں احمد عظیم قاسمی نے کیا خوب کہا ہے۔

وہ جو اک عمر سے مصروف عبادت میں تھے

آنکھ کھولی تو ابھی عمر غلطات میں تھے

☆☆☆

ذریعہ غازی خان سے 65 گھنٹہ کے فاصلہ پر سولہ پور کے نام سے ایک گاؤں آباد ہے۔ جس کی شرح خراج کی 100% فیصد ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے برطانوی دور حکومت میں بلوچ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک سولہ بی سرائہ نظام سولہ نے اپنی ذاتی جگہ پر یہ گاؤں آباد کیا۔ اور بلوچ قبائل پر ایک کتاب ”ہدایت ہو جاو“ بھی لکھی جو کتاب ہے۔ ان کے بیٹے محمد علی بلوچ نے پاکستان بننے سے پہلے گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی۔ کالج لاہور میں ادب سے انجینی نے انہیں کالج انگریزی کے ایڈیٹر کے عہدہ تک پہنچا دیا۔ (انگریز بخاری اس وقت گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر تھے۔ 1947ء سے 1950ء تک پرنسپل رہے)

شادی سے بھی دلچسپی رہی لیکن مستقل شاعر بن گئے۔ تعلیم مکمل کر کے تحریک اہل لاہور کے چارہ بھائیوں، محمد بلوچوں میں، بائیس اختیاری۔ محمد علی کے پاس 1940ء میں ایک چٹا پتھر ہوا جس کا نام ہوا رکھا۔ پھر اسی کے نام سے نسبت رکھ چکے۔ ”ہادیہ کا“ کے نام سے فخر و کثرتی ہیچہ زور آمد کرنے کے لیے ہدف بن گئے۔ اور بیرون ملک اپنا وقت شروع کی۔ پاکستان بننے کے بعد ان کے ایک دوست امیر الدین ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تو انہیں تعلیم میں اور جن سڑیت کرشن مرزا اور ”سین ایک مکان“ لائٹ ہوا۔ بعد میں انہوں نے یہ مکان محمد علی بلوچ کو فروخت کر دیا۔ یہ مکان لیلی ہار چوک سے دو کی دائیں سڑک مڑنے ہی میں روڈ پر بائیں طرف گلی کے کونے پر قصاب یہاں سونے کے زیورات کی مرافہ مارکیٹ بن چکی ہے۔ محمد علی بلوچ اپنی فیملی کے ساتھ یہاں منتقل ہو گئے۔ کراچی میں ان کے ایک فریج دوست محمد حنیف ”بزم طلوع اسلام“ کے ممبر تھے۔ جس کی وجہ سے محمد علی صاحب بھی غلام احمد پراچ کی باتوں کا بہت دہچے تھے۔ پراچ کے لاہور منتقل ہونے پر محمد علی بلوچ نے کئی لوگوں کو ان سے حروف کر دیا۔ لاہور کے ممبروں پر محمد علی بلوچ کا خاص اثر تھا۔ کدواری سلسلہ میں اکثر کراچی جاتا۔ جتنا تھا۔ جب پراچ کی ”سالمیراں لکھنے“ میں مائی بد سادھن لکھی اور اس کی کوئی درست وجہ بیان کرنے کی بجائے اس میں حقیقت دینے والوں کو یہ حقائق یاد دیا کیا تو اس وقت محمد علی بلوچ اپنے تمام رفقاء کو لے کر بزم طلوع اسلام سے مسجد ہو گئے اور ایک کلاچے ”عدیٹ دل گدازے“ شائع کیا۔ جس کے اقتباسات آگے پیش کیے جا رہے ہیں تاکہ قارئین ہو سکے کہ لوگوں نے کس غلطی کا مظاہرہ کیا اور پھر قرآن کا درس دینے والے غلام

احمد پرواز نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ محمد علی بلوچ ایک با اصول شخص تھا۔ اگر کوئی ان سے با صوابی کرتا تو اس سے سلسلہ منقطع کر لیتے تھے۔ مگر میں بھی رعب و دبدبہ کی وجہ سے ان سے کوئی نا اہتمام نہ کر سکتا تھا۔ ان کے بڑے بیٹے جاوید بلوچ نے جب گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے میں بی۔ اے کی تعلیم سرزد کرنے کا سوچا۔ میں کراچی کی والدہ نے رات کے کھانے پر ان کے والد سے کیا۔ محمد علی بلوچ نے اپنے بیٹے جاوید بلوچ کو کراچی میں بلا دیا۔ ”میں سینے بھر آؤ“ (کبھی کبھی ٹھٹھانے کی وجہ سے بیٹے کو یہ شب دیا گیا تھا) ”صبح انجیئرنگ یونیورسٹی جا کر داخلہ فارم لے آؤ اور اگر وہاں داخلہ نہیں لینا تو میرے ساتھ کام پر لگ جاؤ اور اب کمرے سے چلے جاؤ۔ سٹریڈ میں داخلہ نہیں لینا“۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ محمد علی بلوچ کے ہاں درمیان کاراست نہیں تھا۔ ادھر یا ادھر۔ چنانچہ پرواز صاحب سے اختلاف کے بعد یہ سوچ کر تائب ہو گئے کہ جو شخص اپنی معاملات میں دبدبائی کر رہا ہے وہ دین کے معاملہ میں بھی تقیہ یا بدعت ہوگا۔ اور بلوچ صاحب نے اپنے کتابچے ”حدیث دل گدازے“ میں پرواز کی معاشرہ کی حالت زاد اور ان حضرات کے بارے میں دو گون آراء کو بھی نقل کر دیا ہے۔

ہم نے بلوچ صاحب کا ذکر تحصیل سے اس لئے کیا ہے تاکہ ان کے مصروفیات نہ بنے والے حضرات کو یقین آجائے کہ یہ فرضی شخصیت نہیں تھی۔ محمد علی بلوچ کے ایک بیٹے طارق بلوچ پاکستان انجیئرنگ میں سکواڈن لیڈ رہنا کرڈ ہوئے ہیں۔ دوسرے بیٹے حامد بلوچ آری میں کرچی کے عہدہ سے رہنا کرڈ ہوئے ہیں۔ چوتھے بیٹے خاور اپنے والد کے بیٹے کو سنبالے ہوئے ہیں۔ جبکہ بڑے بیٹے جاوید بلوچ نے انجیئرنگ یونیورسٹی لاہور سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد برطانیہ کے ٹریڈنگ (Leads) میں ”Trybology“ (دھاتی پردہ کی آئین میں رگڑ کو کم کرنے کی ٹھیک) میں ماسٹری ڈگری حاصل کی۔ اور پاکستان واپسی آکر سوئی نارویج گیس پائپ لائنز فیصل آباد میں ملازمت کر لی۔ لیکن عہدہ کے لوگوں کا منافقت اور سوداگراں کی پھونڈ آیا۔ چنانچہ ملازمت کو ختم بنا کر کرکینڈیا چلا گئے۔ وہاں ان کی رہنمائی میں کام کیا۔ پھر وہاں کی انٹرنی توانائی کے شعبہ میں ملازم ہو گئے۔ والد کے فوت ہونے پر جاوید بلوچ کرکینڈیا سے واپسی پاکستان آ گئے۔ اور اب انٹرنیٹ میں دہائیں پڑ رہی ہیں۔

بزم طوع اسلام لاہور کے رکن جناب محمد علی بلوچ کا تحارف گذشتہ صفحات میں تفصیلاً تحریر کیا جا چکا ہے۔

1938ء میں حلا ساقابل کی وفات پر ان کے ایک شیدائی خدیر نازی نے کراچی سے ماہنامہ ”طلوع اسلام“ کا اجرا کیا۔ لطائف النحل سے کچھ عرصہ بعد پرویز صاحب اس ماہنامہ کے سرپرست بن گئے۔ کراچی کے بعد جب لاہور میں ”بزم طوع اسلام“ قائم ہوئی تو کراچی کے حنیف صاحب کی وساطت سے محمد علی بلوچ اس کے رکن بن گئے۔

1960ء کے اواخر میں طوع اسلام کے لٹریچر کی اشاعت کے لئے میزان پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کے نام سے ایک ادارہ بنایا گیا جس کی معاونت کے لئے کراچی ”بزم طوع اسلام“ کے اصحاب نے اس وقت ایک خطیر رقم عطا کی تھی۔ 1964ء میں کراچی کی بزم توڑی گئی۔ اور پرویز صاحب نے ”میزان“ کا سرمایہ ختم کرنے کے بعد اپنے ایک خطاب میں جس کا نام انہوں نے ”حرف دلواڑ“ رکھا۔ سرمایہ فراہم کنندگان پر نازیبا الزامات بھی لگائے تاکہ ان کا بچا صیب نظروں سے اوجھل ہو جائے۔

طلوع اسلام کے اس رکن کو میزان میں بھی ہوئی رقم کے خوردہ ہونے کی ذاتی طور پر کثرت ہوئی اگرچہ اس کا سرمایہ اس میں نہیں لگا تھا تاہم وہ بعد میں کچھ عرصہ طوع اسلام کا کارکن بھی رہا کیونکہ بزم صرف کراچی کی توڑی گئی تھی۔

اس نے ”غیر جانبدارانہ“ طور پر پرویز کے کردار کے مختلف پہلوؤں کی نشان دہی کے لئے ایک پمفلٹ نما کتاب ”حدیث دگلداڑے“ تحریر کی اور اسکی حیلہ سازیوں کا بھی ذکر کیا ہے جو پرویز صاحب کی تحریروں میں عموماً ملتا ہے۔ اور اس عمل پر یہ مہارت گھسی ہے۔

حدیث دگلداڑے

”جناب پرویز صاحب کی کاروباری دیانت اور منافق مگری کا شاہکار“
 ”ایک غیر جانبدارانہ بے لاگ تبصرہ“

از

محمد علی بلوچ، بی اے (آنرز)

ارجن روڈ، کرشن نگر، لاہور

پہلے نماز کتاب ”حدیث و گلدازے“ کو محمد علی بلوچ سے اقتباسات کا خاکہ ہوں

”لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ پر انتہائی المناک اور تاسف انگیز ہے کہ باوجود قرآن کی یہ تحریک وقت کی اپنی پکار ہے، اور اس پکار کو خود اپنا زور و دھم بھی اس کی کامیابی کا ضامن ہونا چاہئے اور باوجودیکہ مخلص، ایمان پیش اور تجربہ کار کارکنوں اور فاضل زور سرمایہ کی اعانت بھی اسے پوری طرح حاصل رہی ہے۔ مگر تحریک آگے بڑھنے کے بجائے برابر ناکامیوں کا شکار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جو کارکن جتنا پرتا ہوتا جاتا ہے۔ اس کی تعدادیں تحریک سے ختم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ان کی جگہ کچھ نئے لوگ آ جاتے ہیں۔ لیکن جب وہ پرانے ہونے لگتے ہیں تو وہ بھی تحریک کا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ صورت حال جتنی المناک اور تاسف انگیز ہے اس سے کہیں زیادہ مخلص کارکنوں کے لئے لائق غور و فکر بھی ہے۔“ (حدیث و گلدازے۔ صفحہ 5)

”میرے سامنے اس وقت وہ طویل فہرست ہے جس میں ان بڑی بڑی شخصیتوں کے نام کھوائے گئے ہیں۔ جو ایک زمانہ میں تحریک کے درجہ رواں رہ چکے ہیں۔ اس میں اس شخصیت کا اسم گرامی بھی ہے جو طلوع اسلام کی ملک گیر بزموں کا بانی اور آرمکناؤر تھا۔ اس میں دو بزرگوار بھی شامل ہیں جنہیں محترم پروج صاحب کا دست راست سمجھا جاتا تھا۔ اور جنہوں نے ان کے ہر اہم صمی کا رٹے میں ان کا عرصہ دراز تک چراچ رہا تھا۔ ان میں وہ مخلص اور بے لوث جاس نار بھی شامل ہیں جنہیں طلوع اسلام کی برادری کا بزرگ خاندان سمجھا اور کہا جاتا تھا اور جن کی تقریباتیں کرتے کرتے پروج صاحب کا منہ سوکتا تھا۔ ان میں وہ پر غلط جاس نار بھی شامل تھے جنہیں ہفتوں محترم پروج صاحب کی میزبانی کا شرف حاصل رہا کرتا تھا۔ ان میں دو بزرگوار بھی شامل تھے جو ایک ہزار روپیہ سالانہ پروج صاحب کو پابندی کے ساتھ نذر کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ بتایا گیا تھا کہ طلوع اسلام کو سالانہ چھ ہزار روپیہ کا خسارہ رہتا ہے۔ ان میں بانیان طلوع اسلام کو نوٹوں اور ممبران مجلس اقبال بھی شامل ہیں۔ ان میں ممبران مجلس عاملہ، ممبران تبلیغی کمیٹی، صدر کاغذ اسمبلی اور قرآنی سفیر برائے ممالک محمدیہ کے واسطے گرامی بھی شامل ہیں۔ اگر یہ تمام بڑی بڑی شخصیتیں تحریک سے کنوہ کش ہو جاتی ہیں یا انہیں بانی تحریک سے کچھ شکایت پیدا ہو جاتی ہے تو ہر شخص

فصلک کر سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ان جیسے اقلیتوں کو ایک سے کیوں بدل کر حرمِ ناز سے رخصت ہوتے چلے گئے۔ ظاہر ہے کہ نہ تو اسے آدمیوں کا ایک دم سر بھر گیا تھا۔ اور نہ ہی حکومت پاکستان کے محکمہ صحت کی طرف سے اس عرصہ میں کوئی ایسی رپورٹ آئی ہے کہ پاکستان میں ان دنوں مرضِ ذوق و نگہاری کوئی وہابی صورت اختیار کر گئی تھی (حدیث و نگہ ازے۔ صفحہ 6)

بہر حال اسی سلسلہ و راز کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ آج کل محترم پروج صاحب کے کتاب کا رخ ”میزان“ کے ممبران اور کراچی کے احباب کی طرف ہے۔ وہ برابر ہدفِ طعن و ملامت بنے ہوئے ہیں۔ چونکہ ان میں اکثریت کراچی والوں کی تھی۔ اس لئے کراچی کی بزم بھی توڑ دی گئی۔ طوع اسلام کے قریبی حلقوں میں تحقیق کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ 13 اکتوبر 1964ء کو ایک مجلس منعقد ہوئی تھی۔ جس میں واقعات کو توڑ سوز کر پیش کیا گیا۔ اور عام لے لے کر کراچی والوں کو منافق اور منافقِ اعظم بتایا گیا پھر 12 اکتوبر 64ء کو بزم لاہور کے اراکین کو محترم پروج صاحب نے چائے پر مدعو فرمایا۔ اور اس میں میزان اور کراچی والوں کے خلاف ذہر سے بھی ہوئی تقریر فرما کر ہاضمین کے جذبات کو مشتعل کیا گیا۔ اس تقریب کا موصو کو ”یوم المظفران“ کے نام سے یاد کیا گیا۔ کیونکہ اس دن ان کے طیال کے مطابق مصلحتیں صادقین اور منافقین کا ہزارہ ہو رہا تھا۔ اس مجلس کی تقریر بقول ایک حاضر جلسہ کے اس قدر اشتعال انگیز تھی کہ کراچی والوں میں سے کوئی وہاں موجود ہوتا تو حاضرین اس کی جگہ یوں کر ڈالتے۔“ (حدیث و نگہ ازے۔ صفحہ 7)

اس کا پس منظر بلوچ صاحب کی زبانی سنئے:

”1960ء کے اوائل میں محترم پروج صاحب اور چوہدری عبدالرحمان صاحب کراچی تحریف لائے اور پروج صاحب نے احباب کراچی کے سامنے یہ توجہ پیش فرمائی کہ طوع اسلام کے طریقہ کی اشاعت کے لئے ایک پرائیویٹ لٹریچر کی تشکیل ہونی چاہئے۔ جو موصوف کی کتابوں کو شائع اور فروخت کرے۔ اور اس طرح اشاعت و فروخت کی دوسری سے موصوف کو نجات حاصل ہو جائے۔ اور وہ ہر جن اپنے تصنیفی کاموں پر توجہ دے سکیں۔ حسب سابق کراچی کے احباب نے اس اپیل پر لبیک کہا۔ اور چوں ہزار (54000) روپیہ فراہم کر دیا۔ جن احباب

نے یہ ظہیر رقم فراہم کی تھی انہوں نے یہ بات واضح کر دی تھی کہ ان لوگوں کا مقصد اس ذریعہ سے کسی قسم کا نفع حاصل کرنا نہیں ہے۔ بلکہ ان کی خواہش یہ ہے کہ ان کی کمپنی کو جو کچھ منافع حاصل ہو وہ قرآنی طریقہ کی اشاعت پر صرف کیا جاسکے۔ لیکن جب کچھ ہی عرصہ بعد کراچی کے احباب کو یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ تمام سرمایہ خورد برد ہو چکا ہے اور کمپنی الٹا مقروض ہو چکی ہے۔ تو فطری طور پر ان تمام لوگوں کے احساسات کو دھچکا لگا جنہوں نے سرمایہ فراہم کیا تھا۔ ایسا کیوں اور کس طرح ہوا؟ یہ داستان بڑی طویل اور درد ناک ہے۔ جس کی مختصر سی تفصیل میزان لطیفہ کے سرنگر نمبر 2 مورخہ 2 نومبر 1964ء میں حافظ برکت اللہ صاحب آفریدی میٹنگ ڈائریکٹر نے پیش کر دی تھی۔ جس کی کوئی تردید محترم پرویز صاحب بااثرہ کی طرف سے نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی معقول جواب دیا۔

”احباب کراچی جنہیں پرویز صاحب سے انتہائی عقیدت تھی یہی سمجھتے رہے کہ یہ سب کچھ اور اور اوجا نہیں بلکہ ناواقفیت یا بے توجہی کی بنا پر ہوا ہے اور اگر پرویز صاحب کو پوری حقیقت سمجھا دی گئی تو اس کی حلوائی فرما دیں گے۔ چنانچہ طویل عرصہ اندر اندر مذاکرات ہوتے رہے۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اس کے بعد میزان لطیفہ کے ممبران نے مہدارب صاحب سے رجوع کیا۔ جن کا پرویز صاحب پر کافی اثر تھا۔ اور وہ خود بھی اس غلط فہمی میں جکڑے تھے کہ یہ سب کچھ پرویز صاحب سے غلط فہمی یا ناواقفیت کی بنا پر ہوا ہے اور وہ اس معاملہ میں بہتر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے جناب پرویز کو بڑی منت سماجت سے یہ سمجھانے کی کوشش فرمائی کہ۔

- 1۔ میزان انکا اپنے طون بنگر سے پیدا کردہ بچہ ہے۔ اس پر دلان چڑھائیں اور اسے خاروہ سے بچانے اور کاروباری اعزاز سے چلانے کے لئے جو طریق کار بھی توجہ ہوا ہے جرنالہ قبر اسے ہی اختیار کر لیں۔ توقع ہے تاج کا نقصان گل کے فاکے میں بدل جائے گا۔
- 2۔ معاملہ کو ذاتی مفاد اور قانونی فکر سے دیکھنے کی بجائے قرآنی تحریک اور حلقہ رفقوں کے احساسات اور عزائم کے نقطہ سے دیکھیں۔ (واضح رہے کہ پرویز صاحب نے اپنے حکام و رویت کی بنیاد ہی ذاتی مفاد کے بجائے ایثار یا اپنے کی بجائے دینے پر رکھی

ہے۔ نظریات وہ ہیں اور عمل یہ کہ۔

3- رانٹنی پر اسرار ساقی لطائف کے خلاف ہے۔ جن میں کہا گیا تھا کہ آپ کتابوں کی آمدنی میں سے ایک چیرہ تک نہیں لیتے اور رانٹنی بھی ایک پائی نہیں لیتے۔ رانٹنی کو میزبان کی حیات و خدمات کا مسئلہ بتائیں۔

4- چھوٹے چھوٹے باہمی اختلاف مفید اداروں کو چاہہ کر دیتے ہیں۔ قدرے دور اندیشی اور وسعت نظر سے کام لیا جائے تو دور دور ہو سکتے ہیں۔

5- مزیدگاری میں آپ کے اخراجات کا دباؤ بڑھ گیا ہے لیکن قرآنی تعلیمات کی اشاعت کا مطالبہ بھی کم دہڑتی نہیں۔ دونوں میں موازنہ پیدا کریں۔

6- کراچی والوں کو پہلے صرف تحریک کو آگے بڑھانے کا سودا تھا اب وہ یہ بھی سوچتے ہیں کہ میزبان کو مالی نقصان سے بچایا جائے۔

7- کراچی والے آپ کی سہولت کو بہر حال مقدم سمجھتے ہیں۔ میزبان کو خسارہ سے بچانے کی تمہاراج میں غیلامی اور اہم ترین بات ان کے نزدیک یہ ہے کہ آپ کے اخراجات کو ضرور پورا کیا جائے۔ خواہ جو چیز میزبانوں کی فہم میں ہو یا ضرور رانٹنی کی صورت میں۔

8- میزبان کو ہر حال میں اور ہر قیمت پر باقی رہنا چاہئے۔ اس کے ٹوٹنے سے آپ کی قیادت پر بہت مضراثر پڑے گا۔ قرآنی تحریک بدنام ہو اور اس کے حامی دلیل ہوں گے۔ اور مخالفین بظلمیں بجا کریں گے۔ آپ کی کتابیں بیلام ہوں گی۔ اور غریبوں کی کسی کے باعث ممکن ہے کہ مل کر نہیں۔ ادارہ اور تحریک کی ہوا اکڑے گی اور جگہ ہنسائی ہوگی۔ میزبان اور بزم میں کھرے قلعے کے باعث باجی بزم کی کمر توڑ دے گی۔ کراچی والوں کی بے پناہ عقیدت کو زیر دست دھچکا لگے گا۔ اور ان کی باتیں زبان پر آنے لگیں گی۔ مثلاً

(الف) پر نہیں اور مکتبہ میں لگے ہوئے روپیہ کی بازیابی کے لئے چراغ بے لپٹ کھینچ کی حکیم سوچی گئی اور اس کی تشکیل اس طرح کی گئی کہ شخص کا وصول شدہ روپیہ جلد از جلد ہٹایا

جائے۔ (54,55) ہزارہ وصول شدہ رقم کا وہ تہائی پروج صاحب نے لے لیا۔

(ب) رائٹنگی نزلے ڈھنگ سے مقرر کی اور سولہ سترہ ہزار روپے پروج صاحب نے ڈانٹ ڈپٹ کر وصول کر لئے

(ج) میزان کے حصص فروخت کرنے کی کوشش پروج صاحب نے بالکل نہیں کی۔

(د) میزان سے میاں صاحب کو نکالنا پروج صاحب نے ضروری سمجھا تا کہ میزان کے مفاد کو بچل ڈالے جس وہ رکارڈ نہ بن سکیں۔ (حدیث دکنڈازے۔ صفحہ 8,9,10)

اس بزرگ خاندان (عبدالرب) کی یہ تمام سماجی اور چند تصاریخ بے کار تھیں۔ اور ان سب باتوں کے جواب میں پروج صاحب نے انہیں گرج فرمایا کہ:

"میزان اور وہ ایک نہیں وہ ہیں۔ اور دونوں کے مفاد میں ٹکراؤ ہے۔ اس لئے میزان کو ختم کر دینا چاہئے تاکہ انہیں سمجھوت اور مالی فائدہ ہو"۔ (حدیث دکنڈازے۔ صفحہ 12)

میزان والوں کی طرف سے بار بار یہ الزام دہرایا جا رہا تھا کہ کس قدر غیر کاروباری منطقہ عقلی اعتراض اور نارواد فیصلے کئے گئے ہیں۔ مثلاً:

1- پروج صاحب اپنے ساتھ ہزار روپے کے حصص کی قیمت نقد صورت میں ادا کرنے کے بجائے کتابوں کی صورت میں ادا کریں۔

2- پروج صاحب کا نصب کردہ پریس اصل لاگت پر 12ء 22341 روپے میں میزان کے لئے خریدا گیا ہے۔

3- پروج صاحب کے قائم کردہ مکتبہ کا فرنیچر 88ء 3542 میں خریدا گیا۔

4- پروج صاحب کے قائم کردہ مکتبہ کی کتب 39ء 9536 میں خریدی گئی۔

3- کتاب مخنی الاسلام (اسلام کا عروج) کے ترجمہ اور کتابت کی اخراجات پر جو رقم پروج صاحب ادا کر چکے ہیں۔ یعنی 2307 روپے وہ انہیں ادا کئے جائیں۔ (مصری مصنف نے غیر اسلام بھی لکھی ہے)

ان تمام معاملات میں چونکہ خود پروج صاحب ایک پارٹی تھے اور چودھری عبدالرحمن

صاحب خود ان ہی کے ساتھ پر راختہ تھے۔ جن کا ایک حصہ بھی کبھی میں نہیں لگا تھا۔ لہذا یہ تمام نقصان دو اور ضرر رساں فیصلے شرما غلطاً اور کانٹا ٹٹا نہیں از خود نہیں کرنے چاہئیں تھے۔ اور اگر غلط طریقہ پر یہ فیصلے ان دونوں حضرات نے لی جگت سے کر بھی لئے تھے تو جس وقت ان بزرگوں نے ان فیصلوں پر اعتراض کیا تھا جن کی قوم کبھی میں لگی ہوئی تھیں۔ تو ان فیصلوں کو کالعدم کر دینا چائے تھا۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ محترم پروج صاحب کی طرف سے اصل اعتراضات کا تو کوئی جواب نہیں دیا جا تا۔ تاہم مزاج والوں کو منافقت، غداہی، مفاد پرستی اور سرمایہ دارانہ ذہنیت کا طعن دیا جا تا ہے۔ اور انہیں طرح طرح سے بدنام کیا جا رہا ہے۔ ان کا سوشل بائیکاٹ کرنے کی ہدایات جاری کی جا رہی ہیں۔ کیا قرآن کریم کے تیس سالہ بد نظریے انہیں یہی حکم سکھایا ہے اور کیا یہی قرآن کی تعلیم ہے؟۔ (حدیث دنگلا لے۔ صفحہ 14-15)

”دوسری بنیادی بات خود خالق کے سلسلہ میں عرض کرنی ہے۔ جہاں تک ہمیں معصوم ہے اجتماعی طور پر علمائے اسلام کا فیصلہ یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کے بعد خلاق کا انسانی ٹیوشن ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے۔ یعنی آپؐ کی وراثت کے بعد آدمی کو یا مسلمان کہا جا سکتا ہے یا کافر، منافق نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ خلاق کا تعلق خالصتاً آدمی کے دل سے ہوتا ہے جس کا علم کسی دوسرے کو نہیں ہو سکتا۔ حضور اکرمؐ کو تو وحی کے ذریعے منافقین کا علم ہو جاتا تھا۔ لیکن آپؐ کے بعد کوئی دوسرا شخص کسی کے خلاق کا فیصلہ کرنے کا جہاز نہیں..... (حدیث دنگلا لے۔ صفحہ 21)

چنانچہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں علمائے اسلام نے لوگوں کے کفر اور فسق کے فتوے تو بے شمار دیے۔ لیکن جناب پروج صاحب سے پہلے کسی بڑے سے بڑے عالم اور مجتہد کو بھی یہ جسارت نہیں ہو سکی کہ وہ کسی آدمی کے خلاف خلاق کا فتویٰ صادر کر سکے۔ یہ بڑا اعزاز آج چودھویں صدی میں محض جناب پروج کو حاصل ہوا ہے کہ وہ لوگوں کے حقائق و خفاق کے فتوے صادر کر کے عظیم بذات الصدور ہونے کے مدعی بن رہے ہیں۔“ (حدیث دنگلا لے۔ صفحہ 22)

جناب پروج صاحب کے خلاف جب پارے پاکستان کے علمائے کرام نے مختلف طور پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا تھا تو موصوف نے لکھا تھا کہ:

”اس سے بھی بڑا کرایہ اور سوال سامنے آتا ہے اور یہ کہ ان حضرات کو (یا کسی اور کو) یہ اتھارٹی کہاں سے مل جاتی ہے کہ وہ کسی کے کفر اور اسلام کا فیصلہ صادر کریں؟ عدا کے معنی یہ ہیں کہ انہوں نے کسی مذہبی مدرسہ سے کچھ کتابیں پڑھی ہیں۔ تو کیا ان کتابوں کے پڑھ لینے سے کسی کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ جسے چاہے کافر قرار دے دے؟“۔ (کا لنگری، صفحہ 23)

”تو کیا جناب پرویز صاحب یہ بتانے کی تکلیف فرمائیں گے کہ خود پرویز صاحب کو کسی مذہبی مدرسہ سے کچھ کتابیں پڑھے بغیر ہی یہ اتھارٹی کہاں سے حاصل ہو گئی ہے کہ وہ جسے ان کا مئی م ہے منافق بتائیں اور لوگوں کے خلاف خفاق کے فتوے صادر فرمائیں؟۔

جناب پرویز صاحب نے فرمایا تھا کہ:

”باقی رہے مفتی۔ سوسلٹی سلطنت میں یہ ایک منصب تھا کہ جس پر کوئی شخص حکومت کی طرف سے تعینات ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ مفتی نہیں ہوتا تھا۔ جس طرح آج کل ایجوکیشن جنرل یا ادارتی جنرل حکومت کی طرف سے تعینات ہوتے ہیں۔ اور ہر وکیل اپنے آپ کو نہ ایجوکیشن جنرل و دیگرہ قرار دے سکتا ہے اور نہ ہی اس منصب کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے مفتی کی حیثیت مشیر قانوں کی ہوتی ہے۔ اس کا کام صرف مشورہ و بارائے دینا تھا۔ فیصلہ حکومت خود کرتی تھی یا اس کی طرف سے مقررہ کردہ قاضی۔ اب نہ وہ حکومتیں باقی ہیں نہ ان کی طرف سے مقررہ کردہ مفتی۔ لیکن یہ حضرات ابھی تک اپنے آپ کو انہی معنوں میں مفتی سمجھتے ہیں۔ اور صرف مفتی کے فرائض ہی سرانجام نہیں دیتے۔ بلکہ قاضی کی حیثیت سے فیصلے بھی صادر کرتے ہیں۔“

”کیا محترم پرویز صاحب ہمیں بتائیں گے کہ ان کی طرف سے خفاق کے یہ فتویٰ کس اتھارٹی کی بناء پر صادر کئے جا رہے ہیں؟ کیا وہ خود حکومت ہیں؟ یا حکومت پاکستان کی کوئی صاحب اقتدار ہستی؟ یا حکومت پاکستان نے آپ کو اس مقصد کے لئے تعینات فرمایا ہے کہ آپ لوگوں کے دلوں میں جھانک کر ان کے حلق پر ایمان کے فیصلے صادر فرمایا کریں؟ اگر ان میں سے ایک صورت بھی نہیں تو آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ آپ لوگوں پر خفاق کا گناہ و ماحرام لگائیں؟ واضح رہے کہ اسلام کی رو سے خفاق کا وہ کفر و مباح سے کہیں بدتر ہوتا ہے۔“

”یہ گفتگو ان لوگوں کے حلق سے نہیں بچا پائے جس جناب پر وجہ صاحب کو اتنا طویل عرصہ لگ گیا جیسا کہ قبل ان کے آنحضرتؐ کو بھی منافقین کو بچانے میں نو سال کا عرصہ لگ گیا تھا۔ حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کو براہِ صاحب منافقین کو اچھی طرح پہچانتے تھے اور پہلے دن ہی سے پہچانتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرمؐ نے کبھی کسی منافق کو کوئی ذمہ داری کا کام نہیں سونپا۔ کبھی کسی منافق کے غلوں، دیانت اور تقویٰ کا اعتراف فرما کر اس کی قریبیں نہیں فرمائیں۔ جس پر آگے چل کر آپ کو بچھتا چڑا ہوا کہ میں نے فلاں کام فلاں آدمی کو سونپ دیا تھا۔ مگر وہ تو منافق نکل آیا۔ کیا جناب پر وجہ صاحب حضور اکرمؐ کے صوبہ کرام سے کسی عہدار، عہدہ اور میاں عہدار کی مثال پیش فرما سکتے ہیں۔ جنہیں آپ نے ہاتھ اور ٹیپنگ ڈائریکٹر کے عہدہ پر سرفراز کیا ہو لیکن بعد میں وہ منافق نکل آیا ہو۔ اس کے برخلاف پر وجہ ان لوگوں کو منافق قرار دے رہے ہیں۔ جنہیں اہم تر ذمہ داریوں کے کام سونپے گئے اور عرصہ دراز تک آپ ان کے غلوں، دیانت اور خدمات جلیلہ کے گن گاتے رہے۔“ (حدیث و گہوارے صفحہ 24-25)

”حضور اکرمؐ اپنے دور کے منافقین کو پہلے ہی دن سے پہچانتے تھے۔ لیکن 9 سال تک انہیں برداشت فرماتے رہے۔ اور ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی اقدام نہیں فرمایا۔ بعض صحابہ کرام اس بات کا اصرار بھی کرتے لیکن آپ یہی جواب دیا کرتے تھے کہ میں اسے پہنچ نہیں کرتا کہ لوگ ہاتھ داتیں۔ کسی تحریک کے ایک بچے کا نڈکایہ طرف ہوتا ہے۔ جس کی جناب پر وجہ کو ہوا بھی نہیں لگی۔ ان میں تو اس وقت تو بڑی بات ہے۔ ذرا سی ٹھکانہ تنہید یا دیانت دارانہ مخالفت کو برداشت کرنے کی بھی صلاحیت نہیں ہے۔“ (حدیث و گہوارے صفحہ 25)

”لذائق کے سلسلہ میں ایک اور بات بھی کچھ لینا ضروری ہے۔ لذائق دراصل ایک قسم کا جھوٹ ہی ہوتا ہے اور آدمی جھوٹ یا تو دفعِ محض کے لئے ہوتا ہے یا جالبِ محض کے لئے۔ آدمی لذائق جیسے گھٹاؤ نے جرم کا ارتکاب اس لئے کرتا ہے کہ مومنین کی جماعت سے اسے کوئی اندیشہ ہوتا ہے اور یا اس لئے کہ حکومت و مملکت میں مجھے کوئی اہم منصب حاصل ہو جائے گا یا

دولت ثروت یا عزت و شوکت حاصل ہو سکے گی۔ یہی وجہ ہے کہ منافقین کا گروہ منہجید تھا۔ اب غور فرمائیے کہ محترم پروج صاحب کی جماعت مونٹین آج کس دور سے گزر رہی ہے کیا وہ ان کی دور کی آئینہ دار ہے یا نہی دور کی منظر ہے؟ آپ کی جماعت مونٹین میں شامل نہ ہونے سے منکرین کو کیا نقصان پہنچے گا؟ ہاں ہے اور جو لوگ اس جماعت میں شامل ہیں انہیں کون سے فائدے حاصل ہو رہے ہیں؟ ہمارا تجربہ تو یہ ہے کہ جو لوگ آپ کی جماعت کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں وہ انہیں اور بیگانوں سب کی غفروں میں گر جاتے ہیں۔ انہیں منکر حدیث، منکر شان و رسالت جیسے دل آزار القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ گمراہوں میں تفرقہ پڑ جاتے ہیں۔ گمراہ لہجی ان کے ساتھ اچھوتوں جیسا سلوک کرتے ہیں۔ لوگ انہیں مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔ وہ پورے معاشرہ سے کٹ کر رہ جاتے ہیں تو ان غریبوں کو وہ کون سا مادی یا غیر مادی فائدہ حاصل ہو جاتا ہے جس کی خاطر وہ منافقانہ طور پر آپ کی جماعت میں داخل ہوں گے؟“۔ (حدیث دنگدازے۔ صفحہ 26-27)

”دوسری بات ہمیں ان لوگوں سے متعلق کہنی ہے جن پر (Egoism) یا پھارٹس کا الزام لگایا گیا ہے۔ اگر یہ لوگ محض اس مقصد سے آپ کی تحریک میں شامل ہوئے کہ لوگ اس کی تعریف کریں؟ اور اس طرح وہ ان کی نگاہوں میں بڑا بڑا بن جائے اس سے اس کا نفس موٹا ہوتا ہے۔ اس کے پندار کو تسکین ہوتی ہے..... انا“

”تو کیا ساری دنیا میں تعریف کرانے اور لوگوں کی نگاہوں میں بڑا آدمی بننے، اپنے نفس کو بھلانے اور اپنے اس پندار کو تسکین کرنے کے لئے محض پروجی معاشرہ ہی رہ گیا تھا جس کی کل کائنات چند سوا افراد سے زیادہ نہیں ہے؟ کیا پروج صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اجتماعات صرف ان کے ہاں ہی ہوتے ہیں اور کہیں اجتماعات نہیں ہوتے؟ کیا وہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہاں اور کہیں محض ان کے ہاں ہی بچھائی اور اٹھائی جاتی ہیں اور کسی جماعت کو نہ تو وہاں بھر چیں اور نہ کریں؟ کیا ہمارا محض ان کے ہاں ہی رہی جاتی ہے اور جو ٹھے برتن محض ان ہی کے ہاں صاف کئے جاتے ہیں؟ کہ اس غریب کا دل کو یہ تمام کام اور کہیں بھر نہیں آسکتے تھے اس لئے وہ اپنے پندار نفس کی تسکین کے لئے آپ کے معاشرہ میں داخل ہونے پر مجبور ہو گیا تھا۔ محترم.....

دعا کیسی، کہاں کا عشق، جب سر پھوڑنا ضرور
تو پھر اسے شگول، تیرا ہی سنگ آستان کیوں ہوا

(حدیث دنگلازے۔ صفحہ 30)

”کیا محترم پروج صاحب تائیں گے کہ وہ ان تمام حضرات کو کسی چیز سے خارج کرنا چاہتے ہیں؟ کیا وہ انہیں اپنی کوئی سے نکالنا چاہتے ہیں یا لاہور بدر کرنا چاہتے ہیں یا پاکستان بدر کرنے پر تھے ہوئے ہیں؟ اگر یہ سب کچھ نہیں تو ظاہر ہے کہ وہ انہیں اپنی جماعت ہی سے خارج کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ انہیں واقعی پروج کی جماعت ہی سے خارج کرنا چاہتے ہیں تو خدا کے واسطے یہ تو تائیں کہ ہر فرقہ اور پارٹی اور کسے کہتے ہیں؟ اگر آپ کی جماعت کوئی فرقہ یا پارٹی نہیں ہے۔ کیونکہ فرقہ پرستی اور پارٹی بازی قرآن کی نص صریح سے شرم ہے تو آپ کو ان لوگوں کے نکالنے پر کیوں اصرار ہے؟ جس طرح آپ کا مئی چاہے قرآن کی دعوت دیجئے اور جس طرح ان لوگوں کا مئی چاہے قرآن کی دعوت یہ لوگ دیتے جائیں۔ قرآن کریم کی دعوت دینا کوئی آپ ہی کی اجازت داری نہیں ہے۔“ (حدیث دنگلازے۔ صفحہ 36-37)

”صحافتی بازی گری کی ایک تکنیک یہ بھی ہے کہ جب آپ کے کسی کام پر اعتراض کیا جائے تو آپ کسی مشہور ہستی کا نام لے دیجئے جس کا تقدس و احترام مخاطب کے لئے مسلم ہو۔ اور اس ہستی کی ایسی ہی مفروضہ قطعی کی نشان دہی کر دیجئے جیسی آپ سے سرزد ہوئی ہے اور کہہ دیجئے کہ یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اپنے جرم کو بھلا کرنے کے لئے کسی مشہور ہستی کو اپنی سیل پر لاکھڑا کرنا تو دنیا کے بہت سے شاطروں کا شیورہ رہا ہے۔ لیکن اس مقصد کے لئے حضور اکرمؐ کی ہستی کو وی قطعاً استعمال کر سکتا ہے جس کے دل میں خوف خدا بلکہ ایمان کا شائبہ بھی نہ رہا ہو۔

حسب عادت اس مقام پر بھی پروج صاحب نے کٹر بیعت اور تحریف سے کام لیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضور اکرمؐ پر اس اعلان کا الزام بھی کبھی نہیں لگایا گیا کہ آپ معاذ اللہ پیسے کے معاملے میں گڑبڑ کرتے ہیں۔ آپ کے حلقہ متابعین نے محض یہ الزام لگایا تھا کہ آپ صدقات میں سے ہم لوگوں کو کم دیتے ہیں اور دوسرے ضرورت مندوں کو زیادہ۔ یہ بات نہیں کہ انہیں یہ

ثقافت پیدا ہوئی کہ آپ محاذِ اللہ خود کچھ لے لیتے ہیں۔ دینا جانتی ہے کہ حضور اکرمؐ نے صدقات کے اصول کو اپنے اور اپنے اہل و عیال پر حرام کر رکھا تھا۔“ (حدیث دکندار سے۔ صفحہ 37-38)

”ایک ہی سطر میں وہ بالکل متضاد ہوئے کہ جانا جناب پرہیز صاحب لی کا کمال ہے ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ ”غزوہ تبوک حضورؐ کی حیاتِ حبیب کی آخری ہم تھی۔ جو سن 9ھ میں واقع ہوئی تھی“ آخری ہم“ کے الفاظ کو ذہن میں رکھئے۔ یعنی بعد میں کوئی ہم پیش نہیں آئی اور دوسری طرف یہ اور مان بھی ہے کہ اس کے بعد ان کے استعمال کلی کا انتظام کیا گیا۔ کیا انتظام کیا گیا اور کہاں انتظام کیا گیا؟ اسی زمین پر یا ساتویں آسمان پر، پرہیز صاحب نے یہ بتانے کی مطلق زحمت نہیں فرمائی۔ پرہیز صاحب کو تسلیم فرمایا جائے کہ ایک طرف قرآن کریم کی اس دھمکی اور دوسری طرف حضور اکرمؐ کے کریماں اخلاق غفور و دگر و دگر حسن معاشرت نے ان منافقین پر یہ گہرا اثر چھوڑا کہ وہ خود ہی اپنے خالق سے تائب ہو گئے اور انہوں نے اپنی اصلاح خود ہی کرتی کہ ان احکام پر عمل کرنے کی ضرورت آئی اور نہ اس کی ضرورت لاحق ہوئی۔ ایک داعی کا کردار یہ ہوتا ہے وہ نہیں جس کا مظاہرہ محترم پرہیز صاحب نے فرمایا جیسا تو لوگ ان کے گرد سے چھٹتے جا رہے ہیں۔ پرہیز صاحب کو ”داعی انقلاب“ کہلوانے کا تو بہت شوق ہے اے کاش! اور داعی انقلاب کا کردار بھی اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں۔“ (حدیث دکندار سے۔ صفحہ 43-47)

پرہیز صاحب اپنی کتابوں میں سورہ یوسف کی آیت نمبر 108 کا حوالہ دے کر اسلامی تعلیمات کو کلی ہونا بصیرت جاسٹے اور پرکھنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ ایسی ہی چند آیات بعد ترجمہ درج کرنے کے بعد بلوچ صاحب لکھتے ہیں:

”لیکن پرہیز صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے اس انداز کے داعی بننا اور مشنوالوں کی قلعہ ضرورت نہیں ہے۔ میری قرآنی تحریک کو تو ایسے کارکن درکار ہیں جو۔

چشم بند لب بند و گوش بند

کا صدیق ہوں۔ وہ بالکل الٹ کر نہ دیکھیں کہ جو قلم ہم نے دیا تھا اس کا کیا ہو؟ جو خدمت ہم نے سرانجام دی تھی ان کا کیا نتیجہ نکلا۔ غرض وہ نڈا نکھوں سے دیکھیں اور نہ عقل و

شعور کو کام میں لائیں۔ اہل بیت بھی اپنے دل کے درپہلوں میں سے جھانک کر یہ دیکھ لیا کریں کہ ان میں کتنی تہذیبی آئی ہے۔ یا پھر اتحاد کیلئے لیا کریں کہ تحریک کتنی پھیلی ہے اور اس۔ دل کے ان درپہلوں کی بات ہی کیا ہے۔ ایک فرقہ بدوش صوفی کی حیثیت پر جب آپ اس خیال سے ان میں جھانکتے رہیں گے کہ ان میں کتنا نور و ولایت پیدا ہو گیا ہے تو کچھ دن کی مشق کے بعد ان درپہلوں میں نور و ولایت بھی نظر آنے لگتا ہے۔ وہ (پرویز صاحب) فرماتے ہیں کہ:

قرآنی تحریک کی پوری عمارت اُلفت کی بنیادوں پر استوار ہوتی ہے۔ اُلفت کے یہ معنی ہیں کہ اس میں داخل ہونے والے کے سامنے صرف ایک مقصد ہو۔ یعنی اس دعوت اور تحریک کا فروغ اور کامیابی اور اس کے ذریعے اپنی اصلاح نفس..... اگر اس مقصد کے علاوہ کوئی اور جذبہ دل میں پیدا ہو گیا تو اُلفت خرابی۔ سواہری ہوگئی۔“ (حدیث دہلہ آئے۔ صفحہ 69)

”محترم پرویز صاحب نے صورت حال کی اصلاح و درستی کے بجائے کراچی کے اصحاب کے خلاف اقدامات شروع کر دیے۔ تاکہ انہیں منافق قرار دے کر جماعت سے خارج کر دیا گیا چونکہ شکایت باطنی معاملات سے متعلق تھیں۔ اس لئے پرویز صاحب نے اس خطاب میں جس کا نام انہوں نے ”حرفِ دلواؤ“ رکھا ہے۔ شاطرانہ طور پر یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ (خاکم بد امن) حضور اکرمؐ پر بھی منافقین کی طرف سے اسی قسم کے گناہ نے الزامات لگائے جاپا کرتے تھے۔ یعنی جب منافقین نے حضور اکرمؐ تک کو نہیں چھوڑا تو میری بستی ہی کیا ہے؟ چنانچہ وہ (پرویز صاحب) فرماتے ہیں۔

”اس قسم کے کینہ فطرت لوگوں کا آخری حربہ یہ ہوتا ہے کہ دانی انقلاب کے خلاف پیسے کے معاملہ میں الزامات لگا دینے جائیں۔ خود فرمائیے کہ اسے اقدس و اعظم، جسے زمانہ قبل از نبوت لوگ امن کہہ کر پکارتے تھے۔ جس کے حقائق ہر قل کے دربار میں ایسوفیان بھی مباحثت دشمن بھی اس کا اعتراف و اعلان کرتا تھا کہ ہم نے اس میں جھوٹ اور بددیانتی کی کوئی بات نہیں دیکھی۔ اس ذات گرامی کے حقائق یہ بدناماویہ مشہور کرتے تھے کہ آپ (معاذ اللہ) پیسے نے کرماء میں گزرا کرتے ہیں۔ و منهم من يعلقون في الصدقات (38-9) ان میں وہ بھی ہیں جو بہت المال

کے روپے کے معاملے میں بھی فقہ پر الزام لگاتے ہیں۔ اور مٹھنے دیتے ہیں خود کہتے کہ ان باتوں سے حضورؐ کا کلیجہ کس طرح چھلکی ہوتا ہوگا؟ (حدیث دہلگانہ۔ صفحہ 74)

(اوپر حدیث دہلگانہ صفحہ 38 کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ پرہیز نے یہاں تحریف کی ہے) ”تو حضرات ایسے ہیں قرآنی تحریک کا انہام جو عظم و بصیرت کے نام سے شروع کی گئی تھی اور خالصتاً کو رائے تھکید پر ختم ہو رہی ہے۔

دعوتِ آغاظم انہام بنکر

آپ سوچنے اور بار بار سوچنے کہ کیا آپ کو اس انداز پر اپنی بیش قیمت توانائیاں اور بیش قیمت سرمایہ ضائع کرنے کے لئے چار ہونا چاہئے؟ کیونکہ اگر کچھ کو لینے کے بعد کل کو کراپی والوں کی طرح آپ کو بھی مایوسی ہوئی تو یہ مایوسی حریفِ دل شکنی کا باعث ہوگی۔“

(حدیث دہلگانہ۔ صفحہ 76-77)

جناب پرہیز نے اپنے خطاب میں کراپی والوں سے معاشرتی پابنکات پر زور دیتے ہوئے فرمایا: ”اس رسول سے یہی نہیں کہا گیا کہ وہ ان سے جنگ کرے یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے ہر قسم کے معاشرتی تعلقات منقطع کرے۔ معاشرتی تعلقات میں کسی کی موت پر تعزیت اور دعا کے بغیر آخری چیز ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے حلقوں حکم کیا گیا کہ لا فصل علی احمد منہم صات اہدا ولا تقم علی قبرہ (84:9) ہیں اس گروہ سے جماعتِ مومنین پاک اور صاف ہوئی۔

”پرہیز صاحب نے دعویٰ فرمایا ہے معاشرتی تعلقات کے انقطاع کا اور دلیل دی ہے اس کی قبر پر نہ کھڑا ہونے اور نماز نہ پڑھنے کی وہ بھی صرف حضور اکرمؐ سے خاص کیا۔ تو کیا یہ معاشرتی پابنکات اس مردہ سے ہو گا جو مرجھا؟ یا اس کے اقارب سے جو اس جرم میں ملوث نہیں ہیں؟..... لہذا اس آیت کریمہ سے معاشرتی تعلقات کے انقطاع پر دلیل لانا جاہلاً فاسد لال ہے۔ اس آیت میں تو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ ان کے لئے دعا سے معفرت نہ کریں۔ یہاں معاشرتی پابنکات کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے؟ پرہیز صاحب فرماتے ہیں: ”غزوہ نہ ہو کہ حضور اکرمؐ کی حیاتِ طیبہ کی آخری صبح تھی جو سن 9ھ میں واقع ہوئی تھی۔“

یہ منافقین غزوہ تبوک تک میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد ان کے استعمال کا انتظام کیا گیا۔

(حدیث دہگداڑے۔ صفحہ 77)

جناب پرویز کہتے ہیں۔ ”اعلاں کا معیار ایک ہی ہے یعنی فطرت جس کا ذکر میں (پرویز) نے شروع کیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کے سامنے صرف ایک مقصد ہو اور وہ یہ کہ قرآنی فکر سے وابستگی کے بعد میرے اپنے اندر کس قدر تبدیلی پیدا ہوگئی اور میری اس رفاقت سے اس آواز کے آگے بڑھنے میں کس حد تک مدد ملی“۔ (حدیث دہگداڑے۔ صفحہ 83)

جناب پرویز کہتے ہیں۔ ”آپ کی تو تحریک کا مقصد ہی یہ ہے کہ قرآنی تعلیم کی رو سے آپ کے اندر اپنے تبدیلی کس قدر پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے آپ کے ہاں عزت اور فضیلت اپنے کا معیار ”تبدیلی“ ہونا چاہئے۔ میں نے اس مرتبہ کئے اجلاس میں اپنے ایک خطاب کا موضوع رکھا ہے کہ مومن کسے کہتے ہیں؟ آپ اسے بغور پڑھئے اور پھر اس کی روشنی میں اپنا محاسبہ کرتے رہئے کہ آپ کے اندر کس قدر تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔“ (حدیث دہگداڑے۔ صفحہ 83)

پرویز صاحب اپنے لٹریچر میں اکثر اس اعلان کا اعادہ فرماتے رہتے ہیں۔ کہ پارٹی بازی کو قرآن کریم نے شرم قرار دیا ہے اور یہ کہ مروج اسلام کوئی سیاسی پارٹی یا مذہبی فرقہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ محض ایک ”بزم“ ہے، جیسے بزم اقبال وغیرہ۔ اب ابوجی صاحب کی زبان پر حقیقت بھی ملاحظہ فرمائیے۔

”پرویز صاحب نے اس ہی انکشاف میں اپنے قرآنی معاشرہ کے اندر کم از کم دو پارٹیوں یا دو فرقوں کا وجود خود ہی تسلیم فرمایا ہے۔ ایک پارٹی تو ان ناقدین کی ہے جو پرویز پر مبنی اور تنقیدی معلومات میں تنقید کر رہی اور جسے وہ منافق قرار دے کر اپنے معاشرہ سے خارج کر رہے ہیں۔ اور دوسری پارٹی صحیحین مخلصین کی ہے جو ان سے اندھی عقیدت رکھتی ہے جس کے اجتماع میں وہ اپنا یہ (مذہب بالہ) خطبہ اور شکوہ فرما رہے ہیں۔ تو خود اس قرآنی معاشرہ کو کہیں کہا جائے گا جس میں یہ دونوں پارٹیاں یا فرقے چمپ رہے ہیں۔ حالانکہ آپ پوری قوت سے سال با سال سے چیلنج آ رہے ہیں کہ ہم کوئی فرقہ یا پارٹی نہیں ہیں اور ہمارے نزدیک فرقہ بندی یا پارٹی بازی

شرک کے مترادف ہے۔“

غلام وائزی پر دیر صاحب اپنے اس خطبہ میں بار بار ان منافقین کو اپنے گروہ یا جماعت سے نکال دینے کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ بھی فرماتے ہیں کہ:

”مجھ تک یہ ہے کہ جو شخص آپ کی تحریک کا رکن بننا چاہے۔ اس کے متعلق بھی جی ان مکان حقیقی کر لی جائے کہ وہ کسی ذہنیت کا انسان ہے۔ یہ اس سے بدتر جہاں ہے کہ آپ ہر اس شخص کو جو آپ کے قادم مہری پر دستخط کر دے مہر عائیں۔ اور بعد میں اسے مذہبیت سے خارج کرنا چاہے۔“ (حدیث دکنڈازے۔ صفحہ 87)

نکس فرماتے ہیں کہ:

”زندگی میں آپ کے رفیقوں دوست بنے ہیں اور ان میں سے کئے ایسے ہوتے ہیں جن سے کچھ وقت کے تجرہ کے بعد آپ کے تعلقات باقی نہیں رہتے انہیں اپنے دوستوں کے حلقہ سے خارج کرنے میں آپ اپنے آپ کو بھی مورد الزام نہیں ٹھہراتے۔ لیکن اگر کوئی تحریک انہی حالات میں کسی کو اپنے حلقہ سے خارج کر دیتی ہے تو آپ اس شخص کو نہیں بلکہ تحریک کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں۔“ (حدیث دکنڈازے۔ صفحہ 87)

جن جادو اور جہالت



نور محمد علی شاہ



مولا علی علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے تحریریں اور شادات کے "حجت دینی" ہونے سے انکار کرنے والے اور اسلام اور قرآن کی اس دور میں بالکل نئی تفسیر کر کے والے غلام احمد صاحب پر وجہ اور ان کے خاص خیالات سے ہمارے اکثر ناظرین کرام واقف ہوں گے۔ اور کچھ عرصے سے پاکستان کے دینی اخبارات و رسائل میں ان سے متعلق ایک تلخیرنی فتوے کا بہت چرچا ہو رہا ہے جو مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے قریباً ایک ہزار علماء کی تصدیق اور توثیق کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اس فتوے سے متعلق بعض مباحث اور پرویز صاحب اور جناب مولانا مفتاح محمد شلیح صاحب کی ایک مختصر مراسلت بعض رسائل میں ام نے چھی ہے لیکن وہ اصل فتویٰ ہماری نظر سے نہیں گزرا ہے اور نہ پرویز صاحب کے بارے میں رائے قائم کرنے کا رائے ظاہر کرنے کے لیے ہمیں اس خاص فتوے کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ ہم پرویز صاحب کے خاص نظریات و خیالات سے جس حد تک بطور خود واقف ہیں، انہی کی بنیاد پر چارے شرح صدر کے ساتھ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام میں ایسے خیالات کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جس شخص کے یہ خیالات ہوں اس کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام سے جھینا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر ان انکار و خیالات کے بعد بھی آدمی مسلمان ہی، ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اسلام کوئی حصین اعتقاد دینی و فکری انتظام نہیں ہے بلکہ ہندو ازم کی طرح اس میں بھی ہر شے و متعلق تضیدہ کی گنجائش ہے۔

ہمارے ملک کے وزیراعظم چنڈ جواہر لال نہرو نے اب سے بہت پہلے (جب وہ وزیراعظم بلکہ صرف سیاسی لیڈر تھے) اپنے خاص دلچسپ اعلام میں لکھا تھا کہ ہندومت کے دائرہ میں ہے جو مختلف اور بعض اوقات متضاد خیالات اور رسوم داخل ہیں اکثر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہندومت پر سب معنوں میں نہ ہب کا اطلاق نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود اس کے باوجود اس کی گرفت کتنی سخت

ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ایک شخص کلمہ کلمہ خدا کا منکر ہو لیکن یہ کوئی نہیں کہ سکا کہ یہ شخص ہندو نہیں رہا۔ جو لوگ ہندو مگر انوں میں پیدا ہوئے ہیں وہ چاہے کتنی ہی کوشش کریں ہندو مت ان کا چچا نہیں چھوڑ سکتا۔ (چندت جی کی اصل تحریر اس وقت سامنے نہیں ہے۔ یہ اس کا ضمون ہے جو حنفیہ میں محفوظ ہے۔ اب سے قریب 2 سال پہلے ان کی خود نوشت سوانح ”میری کہانی“ کا اردو ترجمہ چھاپا تھا ہاں اسی میں انہوں نے یہ بات اپنے خاص دلچسپ انداز میں لکھی ہے)۔

میں بڑا تعجب اور ساتھ ہی دکھ ہوتا ہے جب ہم کسی ایسے صاحب سے جن کو ہم دین سے عداوت اور بے جا نفرت قرار دے سکتے، ایسی بات سنتے ہیں جس کا حاصل اور نتیجہ یہ نکلا ہے کہ کوئی شخص جب تک اپنے کو مسلمان کہے اور توحید و رسالت کا اقرار کرے خواہ دین کی اساسی چیزوں کے بارے میں بھی اس کے خیالات میں کتنا ہی زلیخہ اور انحراف آجائے اور حقائق دین کی دوہیں ہی دور از کار نظر نہ آتا ہو ہیں کرے وہ مسلمان ہی رہتا ہے اور اس کے حقیقی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اسلام کی سرحد اور اس کے دائرہ سے نکل گیا۔

ہم بار بار غور کرنے کے بعد بھی بالکل نہیں سمجھ سکے کہ اس مسئلہ میں ایسے حضرات کا واقعی موقف کیا ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے۔ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے لیکن کہتا ہے کہ وہ اللہ جس کی وحدانیت کا میں کلمہ میں اقرار کرتا ہوں مختلف زبانوں میں مختلف انسانی ہستیوں کے روپ میں آتا رہا ہے اور ہرے اس زمانے میں ملاں ہستی کی شکل میں اس نے ظہور کیا ہے اس لئے میں اس ہستی کی پرستش کرتا ہوں۔

خدا را بتایا جائے کیا اس مگر ہاں عقیدہ کے بعد بھی یہ کہا جائے گا کہ اس کا کلمہ شریف پر ایمان ہے اور یہ اب بھی مسلمان اور ملت محمدیہ کا ایک عضو ہے؟ اسی طرح فرض کیجئے کہ ایک شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور کلمہ کے دونوں جزیوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو واحد معبود اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول مانا ہے لیکن کہتا ہے کہ لوگوں نے اپنے فرسودہ اور دیکھا ہوئی خیالات کی بناء پر نبی و رسول کے معنی بالکل غلط سمجھے اور توہم پرستی کے تحت جبرئیل، فرشتے اور وحی کا ایک خاص تصور اس کے ساتھ جوڑ لیا۔ حقیقت میں رسول جس قوم کا

مردن خمیر پنہ را در صلح ہوتا ہے اور اپنی خداوندی عقل اور فہم و فراست سے قوم کی راہنمائی کرتا ہے اور ایک دستورِ حیات وضع کر کے اس کو دیتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے سارے نبیوں و رسولوں کی اصلی حیثیت بس یہی تھی، ان کو یہ پسند اور توہم پرست لوگوں نے نبوت و رسالت کا ایک بخیر اللہ ل اور توہم پرستانہ تصور گمراہی کے اسلام میں داخل کر دیا۔ صحیح اسلامی عقیدہ وہ ہے جو میں پیش کر رہا ہوں اور سچا مسلمان میں ہی ہوں۔ فرمایا جائے کیا اس طرح ان عقیدے کے بعد بھی اس کو مسلمان ہی کہہ جائے گا کیونکہ اپنے کو وہ مسلمان ہی کہتا ہے اور کل کا انکاری بھی نہیں ہے؟۔

اسی طرح فرض کیجئے ایک شخص کل پڑھتا ہے اپنے کو مسلمان کہتا ہے۔ قرآن کو "خدا کی کتاب" بھی مانتا ہے لیکن کہتا ہے کہ قرآن کے بارے میں "کلام اللہ" "کلمہ" "دینی الہی" ہونے کا جو تصور عام مسلمانوں کا ہے وہ بالکل غلط اور جاہلانہ ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ایک خیالات اور اچھی تجویزیں آتی تھیں۔ آپ ان کو ایک خاص خطیبانہ انداز سے مرتب کر کے قلمبند کر دیتے تھے اور اس کو خدا کی طرف نسبت کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے کیونکہ ہر اچھی بات کا سرچشمہ خدا ہی کی ذات ہے قرآن کے "کتاب اللہ" ہونے کا مطلب بس اتنا ہی ہے اور عام مولویوں اور مسلمانوں نے جو یہ کہہ رکھا ہے وہ ان کی جہالت ہے۔

فرمایا جائے کیا اس شخص کے اس عقیدے کے باوجود یہ کہا جائے گا کہ قرآن کے کتاب اللہ ہونے پر اس کا ایمان ہے اور وہ صاحب ایمان اور مسلمان ہے؟۔

ہمارا خیال ہے کہ کوئی صاحب بھی جن کو دین کی ابجد کا بھی علم ہو ان سوالات کا جواب اثبات میں نہیں دیں گے اور مندرجہ بالا گمراہانہ خیالات رکھنے والے لوگوں کو مسلمان نہیں کہیں گے حالانکہ یہ سب اپنے کو مسلمان کہتے اور کل پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔

جن لوگوں نے غور نہ کیا ہو انہیں سوچنا چاہئے کہ دعوائے اسلام اور جہدِ ہر گز کے اقرار کے باوجود ایسے لوگوں کو مسلمان کیوں نہیں کہا جاسکتا؟۔ وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے دین کی ایسی مسلم باتوں کا انکار کیا ہے جن کا دینی حقیقت اور دینی عقیدہ ہونا پھرے یقین اور قطعیت کے ساتھ امت کو معلوم ہے اگرچہ انہوں نے یہ انکار تاویل کے پردہ میں کیا ہے۔

علاء و مصطفیٰ کی خاص اصطلاح میں دین کی ایسی حیثیتوں کو "ضروریات دین" کہتے ہیں۔ یہاں ضروریات کے معنی فرائض و ادابہات کے نہیں ہیں بلکہ "نافی الملک حقیقات" اور "بدیہیات" کے ہیں۔ ایسی کسی ایک چیز کا بھی انکار کر دینے کے بعد آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اگرچہ یہ انکار تاویل کے پردہ میں اور تفکوں کے اقرار کے ساتھ ہو جیسا کہ مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہو چکا۔

پردہ صاحب کے مسئلہ کی نوعیت بھی یہی ہے۔ زیادہ تفصیلات میں جاننے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے اصرار چند برسوں سے منصب رسالت کی جوئی تحریج کی ہے جس کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے تشریحی ارشادات کو "سمیر ملت" کے دینی اور ہنگامی احکام قرار دیتے ہوئے اس کے تحت شری ہوئے سے انکار کیا ہے (جو ان کی دعوت کا مرکزی نقطہ بنا ہوا ہے)۔ امارے نزدیک اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ تاویل کے پردہ میں حقیقت رسالت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب رسالت کا انکار ہے۔

انکار کی ایک صورت تو یہ ہے کہ آدمی صاف کہے کہ میں ملاں کو نبی اور رسول نہیں مانتا۔ یہ بالکل سیدھا سادہ کفر ہے جس میں کوئی دجل و فریب اور کوئی پردہ نہیں۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ رسول اور رسالت کے الفاظ کا تو انکار نہ کرے بلکہ اقرار کرے لیکن نبوت کی حقیقت اور رسول کے منصب کی بالکل ہی ایسی تحریج کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ رسول کی جو حیثیت قرآن مجید نے بیان کی ہے اور جوامت میں پایا اختلاف مسلم جلی آرہی ہے وہ باقی نہ رہے۔ یہ انکار رسالت کی نہایت خطرناک اور فریب کارانہ صورت ہے اور علمی و دینی اصطلاح میں کفر و انکار کی اس صورت کو اٹھارواں فرقہ کہا جاتا ہے۔

اگر دین کی مسلم اور بنیادی حیثیتوں کی اس قسم کی طعنائت تاویلوں کو بھی کفر نہ کہا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ عید و رسالت بھی بنیادی دینی اصطلاح کی بھی کوئی حقیقت متعین نہیں ہے جس کا جوئی چاہے اس کے معنی تراش لے، اور اسلام کے بارے میں اس سے زیادہ غلط اور گمراہانہ بات کوئی نہیں کہی جاسکتی۔

ایک فریب یا مغالطہ

یہاں ایک مغالطہ کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جب کسی عرف دین اللہ کے بارے میں غلط اور خدا ترس علماء بھی اپنے منہ کی فریضہ اور امت کی خیر خواہی کے لحاظ سے مجبور ہو کر یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ اس شخص نے اپنا دشت اسلام سے قطع کر لیا اور یہ اسلامی برادری سے نکل گیا۔ اس لئے اب مسلمان اس کے ساتھ مکاتبت جیسے وہ معاملات نہ کریں جو صرف مسلمانوں کے ساتھ کئے جاسکتے ہیں۔ تو اس کے حامیوں کی طرف سے علماء کے اس فیصلہ کو بے اثر و بے وقعت بنانے کے لئے ایک دیکھنا نہ چال یہ بھی چلی جاتی ہے کہ طبقہ علماء کے بعض غیر غلط افراد یا بعض خاص مشقوں کی طرف سے تحفہ کے بارے میں جو بے احتیاطیاں اور افسوسناک زیادتیوں کو بچھلے دور میں ہوئی ہیں ان کی فہرست مرتب کر کے عوام کے سامنے رکھ دی جاتی ہے اور بڑے معصومانہ انداز میں کہا جاتا ہے کہ ان مولویوں مفتیوں کے فتوؤں کا کیا اعتبار ان لوگوں نے تو فلاں فلاں کا براہ راست اور خادمانہ دین و ملت کو کاڑھا ہے.....۔“

حالانکہ یہ شخص مغالطہ یا فریب ہے۔ اگر کچھ لوگوں نے اس بارے میں دانستہ یا نادانستہ لفظی کی تو کسی بھی مشق کی رو سے اس سے یہ قولاً زہم نہیں ہو جاتا کہ اب قیامت تک جس اللہ کے خلاف بھی لڑی دیا جائے وہ لڑنا غلط ہی ہوگا۔

اگر یہ لوگ اپنی اس غلط مشق کے ذریعے سیدھے سادے بدگمان خدا کی آنکھوں میں دیدہ و دانستہ خاک بھونکن نہیں چاہتے ہیں بلکہ غلط فہمی یا کی سنگی کی وجہ سے یہ باتیں کرتے ہیں تو ہم ان سے کہنا چاہتے ہیں۔ خدا! آپ سوچیں کہ انسانوں کا وہ کون سا معاملہ اور جاری کتاب زندگی کا وہ کون سا باب ہے جس میں کبھی غلطی نہیں ہوئی اگر کسی معاملہ میں کچھ لوگوں سے غلطی ہو جائے دیدہ و دانستہ غلطانیت کے کسی حاضر کی بناء پر کسی کا کوئی غلط فیصلہ کرنا اس کی دلیل ہے کہ اس باب میں اب جو کوئی بھی کچھ کہے گا وہ لڑنا غلط ہی ہوگا تو پھر تو زندگی کی گاڑی ایک قدم بھی نہیں چل سکے گی۔

کیا ہم ایس کی طرف سے مجرموں کے چالانوں اور عدالتوں کی طرف سے ان کے لئے سزاؤں کے فیصلوں میں کبھی کبھی غلطی ہو جانے کو دنیا بنا کر ہم ایس کے ہراس چالان کو جو وہ کسی چور یا کو یا دوسری قسم کے کسی مجرم کا کرے اور اس کی سزا کے ہر عدالتی فیصلہ کو غلط ہی کہا جائے مجبور حکم پر ایس اور سارے عدالتی نظام کو لا حاصل اور بے اعتبار قرار دے کر اس کو ختم کر دیا جائے گا؟۔

اور کیے طبیعوں، ڈاکٹروں کی تشخیص و جوجہ میں کبھی کبھی غلطی ہو جانے کی وجہ سے سارے جگہ صحت کو فضول اور ناقابل اختیار قرار دے کر سارے ہچکچاہٹوں کو توڑ ڈالا جائے گا؟۔

کبھی اعتقاد بات اور کتنا پھر مطالعہ ہے جس کو ہمارے زمانے کے طغیوں اور ان کے حامیوں نے ”منطقی“ بنا دیا ہے؟۔

واقعہ یہ ہے کہ پرہیز صاحب کے حلق اب، اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کو نبی ماننے والے ان کے امتیاز کے بارے میں اب سے پہلے کا اور خدا ترس علماء نے جو فیصلہ کیا وہ اس وقت کیا جب یہ بات غیر منطقی طور پر سامنے آگئی کہ انہوں نے تحریف اور تاویل کے پردہ میں دین کی ان اساسی حقیقتوں کا انکار کیا ہے جن کے انکار کے بعد کسی شخص کے لئے اسلام کے نہایت وسیع دائرہ میں بھی کوئی گنجائش نہیں رہتی اور مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اسلامی برادری والے تعلقات ایسے شخص سے منقطع کر لیں اور دین و شریعت کے امن و عہد کرام پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس صورت حال کے بارے میں بلا خوف و تردد لازم مسلمانوں تک اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچا دیں۔

خدا ہر ہے کہ تھوڑا اور ”روشن بنیادی“ کے اس زمانے میں اس دینی ذمہ داری کا ادا کرنا اور فیشن کے خلاف اس طرح کے شرعی فیصلے کا اعلان کرنا کوئی خوشگوار اور ”تلف بخش“ کام نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو ملامت کے طعنوں اور ملامت کے تیروں کا نشانہ بنانا ہے۔ اگر علماء فیشن سے مرعوب ہو کر اس فرض کا ادا کرنا چھوڑ دیں تو اسلام اور کفر کا امتیاز ہی ختم ہو جائے گا۔ اور اللہ و رسول اور دین کے ساتھ یہ علماء کی خدا داری ہوگی۔

بارہی کے ساتھ ہم کہتے ہیں کہ علماء کرام کا یہ بھی فرض ہے کہ اس طرح کا کوئی فیصلہ انتہائی احتیاط، ہماری خدا ترسی اور ذمہ داری کے پورے احساس کے ساتھ صرف اسی وقت کریں جب شرعہ وہ اس کے لئے بالکل مجبور ہوں اور اس میں بھی ملت اور امت کی خیر خواہی کو ”رجحاً“ اصول کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔

واللہ یقول الحق و هو یهدی المسبیل

مولانا محمد منظور نعمانی

مدیر ”الفرقان“ ٹکسٹو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

تمام مذاہب عالم میں یہ فخر اسلام اور صرف اسلام کو حاصل ہے کہ وہ عالمگیر کسی ادنیٰ تفسیر و تبدل کے آج بھی مسلمانوں کے پاس اسی طرح محفوظ ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مہم بہارک میں اس کو امت مسلمہ کے سامنے پیش کیا تھا۔

نورِ آں ابد رحمت و رفعتان است

فہم و فہمائہ ہامہ و نکاتان است

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کی جو امانت اسجد مسلمہ کے سپرد کی تھی اس کی امت نے جس طرح حفاظت کی دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ حافظ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو زبانی یاد کیا۔ قراء نے وجود قرأت درسم خط اور الخطا کی املا سیکھی اور لہجہ کی حفاظت کی۔ مفسرین نے اس کی تشریح و تفسیر کو ضبط کیا محدثین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، اعمال اور احوال کو محفوظ رکھا۔ فقہاء نے تمام احکام کو مدون کیا۔ متکلمین نے ایمان، بات و عقائد کو برہنہ کی تحریک و تفسیر سے پیدا کیا۔ صوفیاء کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھی کیفیات اعمد و فی سوز و گمراہ اور نسبت احسانی کو باقی رکھا۔ اہل عربیت نے زبان عربی کا تحفظ کیا اور صرف و نحو، معنی و احوال اور لغت و تفسیر کی تدوین کی۔ غرض تعلیم نبوی کی حفاظت کے لئے جس گوشہ سے بھی کسی خدمت کی ضرورت تھی امت نے اس کی تکمیل کی۔

اور اس طرح مجلسن اسلام بیستہ صدیہا در ہا کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود حق تعالیٰ نے اپنے لئے لی تھی۔ لیکن جس طرح ہر باغ میں کچھ خود زود پودے اور بے کار درخت اور فصل بولے آگ آتے ہیں جن کا وجود اس باغ کی بہار پر اثر اعمار داتا ہے اور اگر مالی امن کو بچاؤ بن سے اٹک نہ کر نہ چھٹکے تو باغ کی بہار کا مستی اس کو کر رہ جائے۔ اسی طرح اسلام میں بھی یہ ملین ملت

کے بالقابل ہر دور میں کچھ نوابت ملت پیدا ہوتے رہے جس سے باغ اسلام کی بیدار پر ہر بارز و مل کا خطرہ منڈا جا رہا ہو۔ حاکمین ملت ان نوابت ملت کا برابر استیصال کرتے رہے جس سے اس باغ کی بیدار ہمیشہ بے غزائیں رہی۔ ”یہ نوابت“ یعنی خود زود و خود ساختہ افکار و خیالات کے حامل کبھی اس امت میں اندر ہی سے پیدا ہوئے اور کبھی غیروں کے افکار و نظریات کو لے کر باہر سے اس امت میں آ شامل ہوئے۔

پھر جس طرح باغ کے خود زود و چودوں میں بعض کا ضرر کم ہوتا ہے اور بعض کا زیادہ اسی طرح ان نوابت میں بھی بعض کا ضرر کم تھا اور بعض کا زیادہ۔ مل و محل کی تاریخ جن لوگوں کے سامنے ہے وہ باسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے فرق باطلہ میں سے کس فرق کا اس امت پر کتنا ضرر مرتب ہوا ہے۔ ان تمام فرقوں میں سب سے زیادہ جس فرق سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا وہ فرق باطنیہ ہے جس نے سارے اسلام کی تحریف کر کے ٹکڑے ٹکڑے الحاد و خدق اور اہمیت کا ہم آہنگ بنانے کی مذموم کوشش کی لیکن حاکمین ملت نے فتنہ باطنیہ کا باغ و بہن سے استیصال کر کے رکھ دیا اور ان کے تمام افکار و خیالات کا قلع قمع کر کے ملت کو اس کے ضرر سے نجات دی۔

انگریز کے عہد غومت مہد میں یہاں جو تحریکیں اسلام کو مسخ و محرف کرنے کے لئے اٹھیں ان میں سب سے پہلا تحریک نیچریت کی ہے۔ پھر ایک طرف تقابلیت نے نئی جوت کے روپ میں ختم لیا اور دوسری طرف چکر الویت نے افکار حدیث کا فتنہ برپا کیا۔ اس کے بعد نہ کسار تحریک نے سرائیہ اور پھر ان سب تحریکوں کا سزا ہوا مظلوم مسٹر پرویز کے حصہ میں آیا اور ان سب پر کیونزم کا قلعن اور مستزاد ہوا۔ چنانچہ پرویز کی لڑکچہ میں کیونزم کا چوراہا معاشی و خانچہ اور اس کی مذہب بیزار ی۔ نیچریت کی بارہ پرستی و تقابلیت کا افکار و خدق۔ چکر الویت کا افکار ملت، نہ کسار کی تحریف و تاویل سب غرایاں نکجا موجود ہیں اور مسٹر پرویز کے قلم کے روانی نے ان غلطیوں میں اور اضافہ کر دیا ہے فواللہم وجسا علی وجہہم۔

علماء کرام نے اگرچہ فتنہ پرویز کی کے صوبہ ہوتے ہی اس کے خلاف آواز بلند کر دی تھی لیکن جب اس فتنہ کا زور بڑھنے لگا اور پانی سر سے اونچا ہو گیا تو تمام علماء کی خدمت میں مسٹر

پردہ کے عقائد و نظریات کے بارے میں ایک استفتاء پیش کیا گیا اور ہر مکتب فکر کے علماء نے جب کسی ادنیٰ اختلاف کے ان عقائد و نظریات کے کفر صریح ہونے پر موصوفہ قیثہ کر دی اور صاف لکھ دیا کہ جو شخص اس قسم کے عقائد و نظریات کا اعتراف کرے اس کے کافر و کفر ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ علماء کرام کا جب یہ حنفی فتویٰ شائع ہوا تو مسٹر پرویز جو ساری عمر مسلمانوں کی کافر گری میں مشغول رہے اور ان کو اپنے خود ساختہ دین کی طرف دعوت دیتے رہے اپنی تکفیر پر اس قدر سخت برہم ہوئے کہ یارائے ضبط نہ رہا اور لگے علما کی حقیر کرنے کہ ان کا تو کام ہی ہے لوگوں کو کافر بنانا۔ مسٹر موصوف سے خصم میں اور کچھ نہ بن سکا تو وہی پرانا رنگ اکوڑ چہ لعل لیا جو ان سے پہلے ان کے پیش رو غا کسار استمال کر چکے تھے اور غا کساروں کا بھی یہ حربہ اپنا نہیں تھا بلکہ وہ اسے قادیانیوں سے مانگ کر لائے تھے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جس وقت قادیانیوں کے خلاف تمام علماء کا حنفی فتویٰ ان کی تکفیر کے متعلق شائع کیا گیا تو مردانہ اعلام احمد قادیانی کے مضمون پر چلے محمد حسین امروہوی نے ایک رسالہ اس مضمون کا مرتب کیا کہ تکفیر تو ہمیشہ سے ہوتی چلی آئی ہے۔ چنانچہ فلاں فرقہ نے فلاں فرقہ کے لئے یہ لکھا ہے اور فلاں شخص نے فلاں کو کافر کہہ دیا لہذا اس فتویٰ تکفیر سے بالکل متاثر نہ ہونا چاہئے۔

پھر جب غا کساروں کے خلاف فتویٰ لکھا تو انہوں نے اپنے مرکز فکر و اشاعت ”ادارہ عالیہ ہند“ سے ایک طویل مقالہ اسی مضمون کا شائع کیا اور اس میں وہ تمام باتیں تمام و کمال دہرائیں جو محمد حسین قادیانی کے رسالہ میں مذکور تھیں۔ اب مسٹر پرویز کے خلاف کفر کا فتویٰ شائع ہوا تو انہیں بھی مصداق تو اصولہ بل ہم قوم طاعون اپنے قیثہ ردوں کی بجی غوغا آرائی دل سے پھڑائی اور لگے ان کی نے میں نے مانے تشابہت قلوبہم قاتلہم اللہ ہی یوفیکون۔ چنانچہ مسٹر موصوف نے ”ادارہ عالیہ ہند“ کے مقالہ کی مدد سے فوراً ایک مقالہ ”کافر گری“ کے نام سے لکھا اور اس کو چاہا شائع کیا تاکہ کسی نہ کسی طرح اس فتویٰ کی اہمیت کم کر دی جائے۔ (مسٹر پرویز نے اپنے اس مقالہ کی تیاری کے سلسلہ میں ”ادارہ عالیہ ہند“ کا جن انتظام میں شکر یہ ادا کیا ہے وہ یہ ہیں:..... ”ہم نے ان فتوؤں میں سے بیشتر کو محترم جہر رشید الدولہ صاحب سہارہ انجمن

حضرت شاہ دولہ صاحب گجرات کے ایک مقالہ سے لیا ہے جسے ادارہ عالیہ ہندو یا پھر وہاں ہونے والے شائع کیا اور جس کا عنوان ”کفر ذرا اسلام“ یعنی مولوی کا غلط مذہب نمبر 10۔۔۔“ حوالے بھی دیں سے نقل کئے گئے ہیں، اس کے لئے ہم ہر صاحب کے شکر گزار ہیں۔“ طلوع اسلام۔

اپریل 62ء۔)۔ حالانکہ سید مکی سادہ بات یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی کی غلط تکفیر کر دی تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ دنیا میں جب بھی کسی کی تکفیر کی گئی تو وہ غلط ہی کی گئی۔ اور جب بھی کسی کی تکفیر کی جائے گی تو وہ ہمیشہ غلط ہوگی۔ روزانہ ڈاکٹروں سے علاج میں غلطی ہو جاتی ہے۔ جج اپنے فیصلوں میں غلطی کرتے رہتے ہیں لیکن کتنا احمق ہے وہ شخص جو یہ کہنے لگے کہ ڈاکٹروں کا تو کام ہی غلط علاج کرنا اور جنوں کا تو قتل ہی ہے ہمیشہ غلط فیصلے دینا۔ پھر ایک ہے کہ ایک ڈاکٹروں یا ایک دو جنوں کا غلطی کرنا اور ایک ہے تمام ڈاکٹروں اور تمام جنوں کا ایک فیصلہ پر متفق ہو جانا۔ جو شخص ان دونوں میں فرق نہ کرے وہ کتنا بیوقوف ہے۔ پھر جس طرح علاج کا ایک اصول ہے مقدمات کے جانچنے کا ایک طریق ہے اس طرح کفر و اسلام کے امتیاز کا بھی ایک معیار ہے۔ مسٹر پرویز کا کفر اتنا واضح ہے کہ ہر عالمی جو اسلام کے مبادیات سے واقف ہو ان کے خیالات و عقائد پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کفر میں شک نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مسٹر پرویز کے عقائد و نظریات آپ کے سامنے ہیں آپ پڑھ کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اللہم ارنا الحق حلقا و ارزقنا التباہ و اربا الباطل باطلات و ارزقنا اجتنابہ

علماء امت کا متفقہ

فتویٰ

پر ویز کافر ہے

(مع احکامات جدیدہ)

شائع کردہ

شعبہ تصنیف، مدرسہ عربیہ اسلامیہ جامع مسجد نبویؐ ڈن کراچی 5

(مشہور آفٹ پریس کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چودھری غلام احمد راج جو اپنے مخصوص خیالات و افکار اور معتقدات کے داعی ہیں جن کی ترجمانی ان کی ”دعوت“ کا قیاب یا نہ ہونا ”طلوع اسلام“ برابر کر رہا ہے اور جن کے نظریات و افکار کی اشاعت کیلئے ملک میں جاہلانہ ”بزم طلوع اسلام“ کے نام سے انجمنیں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف نے خود اپنے قلم سے متعدد ضخیم کتابیں لکھ کر شائع کی ہیں۔ علامہ ان کے الحاد و زندقہ سے واقف ہیں مگر وہ اس آئے دن ان کی تلوین کا شکار ہوتے رہتے ہیں اس لئے عوام کی آگاہی کے لئے حضرات علماء کرام سے مذکورہ ذیل استفاء کیا جاتا ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس شخص کے مذکورہ ذیل عقائد ہوں اور وہ ان کی دعوت و اشاعت میں برحق مصروف ہو شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی رو سے ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ آیا وہ دائرہ اسلام میں داخل اور مسلمان ہے یا ملحد زندقہ اور کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج؟

چودھری صاحب کے خیالات و نظریات اور عقائد ”بزم طلوع اسلام“ کے حوالہ سب صفحات درج ذیل ہیں:

اللہ و رسول:

- 1- ”اللہ و رسول“ سے مراد ہی ”مرکزیت“ (Central Authority) اور ”نبولی الامر“ سے مطہم ”افسران ماتحت“۔ (معارف القرآن الزہود، ج 4 ص 626۔ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

- 2- "قرآن کریم میں جہاں اللہ اور رسول کا ذکر آیا ہے اس سے مراد "مرکز نظام حکومت" ہے۔
(معارف القرآن ج 4 ص 623)
- 3- "بالکل واضح ہے کہ اللہ اور رسول سے مراد "مرکز حکومت" ہے۔"
(معارف القرآن ج 4 ص 624)
- 4- "اللہ اور رسول سے مراد ہی "مرکز ملت" ہے۔ (معارف القرآن ج 4 ص 654)
- 5- "اللہ اور رسول سے مراد "مسلمانوں کا امام" ہے۔"
(معارف القرآن ج 4 ص 624)
- 6- بعض مقامات پر اللہ اور رسول کے الفاظ کی بجائے قرآن اور رسول کے الفاظ بھی آئے ہیں جن کا مفہوم بھی وہی ہے یعنی "مرکز ملت" جو قرآنی احکام کو نافذ کرے۔"
(معارف القرآن ج 4 ص 630)
- 7- قرآن کریم میں "مرکز ملت" کو اللہ اور رسول کے الفاظ میں تعبیر کیا گیا ہے۔
(معارف القرآن ج 4 ص 631)

اللہ اور رسول کی اطاعت:

- 1- "اللہ اور رسول کی اطاعت" سے مراد "مرکزی حکومت کی اطاعت ہے جو قرآنی احکام کو نافذ کرے گی۔" (اسلامی نظام از پروج ص 86 شائع کردہ ادارہ علوم اسلام کراچی)
- 2- "اللہ اور رسول یعنی "مرکز نظام ملت" کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے۔"
(معارف القرآن ج 4 ص 631)
- 3- "رسول اللہ کے بعد "خلیفۃ الرسول" رسول اللہ کی جگہ لے لیتا ہے اور اب خدا اور رسول کی اطاعت سے مراد بھی جدید مرکز ملت کی اطاعت ہوتی ہے۔"
(معارف القرآن ج 4 ص 686)

۴۔ ”اس آیت مقدسہ میں عام طور پر اولی الامر سے مراد لئے جاتے ہیں اور باپ حکومت (مرکزی اور مانت سب کے سب) اور اس کی تفریح یوں کی جاتی ہے کہ اگر قوم کو حکومت سے اختلاف ہو جائے تو اس کے تصفیہ کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن (اللہ) اور حدیث (رسول) کو سامنے رکھ کر مناظرہ کیا جائے اور جو پارہ جائے فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے۔ ذرا غور فرمائیے کہ دنیا میں کوئی نظام حکومت اس طرح قائم بھی رہ سکتا ہے کہ جس میں حالت یہ ہو کہ حکومت ایک قانون نافذ کرے اور جس کا بھی چاہے اس کی مخالفت میں کھڑا ہو جائے اور قرآن و احادیث کی کتابیں بغل میں داب کر مناظرہ کا منتفی دیدے۔

اس آیت مقدسہ کا مفہوم بالکل واضح ہے اس میں اللہ اور رسول سے مراد ”مرکزیت“ (Central Authority) ہے اور اولی الامر سے مفہوم انفرادی مانت۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقامی الامر سے کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو بجائے اس کہ وہیں مناظرات شروع کر دے امر متنازعہ کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کر دے اسے مرکزی حکومت کی طرف (Refer) کر دے مرکز کا فیصلہ سب کے لئے واجب التحکم ہو گا۔“ (اسلامی نظام میں 110-111)

رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے:

”یہ تصور قرآن کی بنیادی تعلیم کے مطابق ہے کہ اطاعت اللہ کے سوا کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے۔ حتیٰ کہ خود رسول کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتا دیا گیا ہے کہ اسے بھی قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے، لہذا اللہ اور رسول سے مراد وہ مرکز نظام دین ہے جس سے قرآنی احکام نافذ ہوں۔“ (معارف القرآن ج 4 ص 616)

رسول کی حیثیت:

۱۔ ”اور تو اور انسانوں میں سب سے زیادہ ممتاز و اہم (محمد) کی پوزیشن بھی اتنی ہے کہ وہ

اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔ اسے بھی کوئی حق نہیں کہ کسی پر اپنا حکم چلا دے۔ خدا اپنے قانون میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔“ (”سلیم کے نام“ از پرویز ج 2 ص 34 شائع کردہ ادارہ مظلوم اسلام لاہور)

2۔ ”پھر اسے بھی سوچنے کو محبت رسول سے ملے گا کیا ہے؟ یہ مفہوم قرآن نے خود متعین کر دیا ہے جب نبی اکرم خود موجود تھے تو ”پہنچیت مرکز ملت“ آپ کی اطاعت فرض اور لیکن تھی۔“

(مقام حدیث از پرویز ج 1 ص 19 شائع کردہ ادارہ مظلوم اسلام کراچی)

رسول کی اطاعت اس لئے نہیں کہ وہ زندہ نہیں:

”عربی زبان میں اطاعت کے معنی ایسی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔ اسلامی نظام میں اطاعت امام موجود کی ہوگی جو قائم مقام ہوگا“ خدا اور رسول کا ”یعنی“ مرکز نظام حکومت اسلامی“۔ (اسلامی نقطہ ص 112)

ختم نبوت کا مطلب:

1۔ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انتخاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعہ پیدا ہوا کرنے کا اور انسانی معاشرہ کی پاک و پور شخصیات کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کرے گی۔“ (”سلیم کے نام“ از پرویز ج 2 ص 34 شائع کردہ ادارہ مظلوم اسلام کراچی)

2۔ ”اب سلسلہ نبوت ختم ہو گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔ صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا کوئی فیصلہ ان غیر متبدل اصولوں کے خلاف نہ ہو جائے جو حق نے عطا کئے ہیں اور جو اب قرآن کی وحی میں محفوظ ہیں۔“ (”سلیم کے نام“ اکیسویں ج 2 ص 120)

3۔ ”تم نے دیکھ لیا سلیم! کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ تھا کہ اب انسانوں کو صرف اصولی

راہنمائی کی ضرورت ہے۔ ان اصولوں کی روشنی میں تعلیمات و خود متحین کریں گے لیکن ہمارے پاس یہ عقیدہ پیدا ہو گیا (اور اسی عقیدہ پر مسلمانوں کا عمل چلا آ رہا ہے) کہ زندگی کے ہر معاملہ کی ہر تحصیل بھی پہلے سے متحین کر دی گئی ہے اور ان حاصل میں اب کسی قسم کا رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ یہ عقیدہ اس عظیم مقصد کے متافی ہے جس کے لئے غم نبوت کا انتخاب عمل میں لایا گیا تھا۔۔۔ ("اسلم کے نام" بیسواں خط 103 ص 2)

قرآن عبوری دور کے لئے:

- 1- "اب رہا یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت نہیں تو پھر قرآن میں وراثت وغیرہ کے احکام کس لئے دیئے گئے ہیں، ہوس اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرہ کو اپنے متحین کردہ پروگرام کی آخری منزل تک آہستہ آہستہ منتقل کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ جہاں اس پروگرام کی آخری منزل کے متعلق اصول اور احکام متحین کرتا ہے۔ عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہنمائی دیتا چلا جاتا ہے۔ وراثت و طرف لین دین و صدقہ و خیرات سے متعلق احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں جس میں سے معاشرہ گزر کر انتہائی منزل تک پہنچتا ہے۔" (احکام و نبوت از پرویز۔ تعارف۔ ص 23 شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ کراچی)
- 2- "قرآن میں صدقہ و خیرات وغیرہ کے لئے جس قدر ترغیبات و تحریکات یا احکام و ضوابط آتے ہیں وہ سب اسی عبوری دور (Transitional Period) سے متعلق ہیں۔" (احکام و نبوت ص 167)
- 3- "اس نظام کے قیام کے بعد کوئی غلط اور محتاج باقی نہیں رہ سکتا لہذا مفسرین اور متاجروں کے متعلق اس قسم کے احکام صرف عبوری دور سے متعلق ہیں۔" ("اسلم کے نام" دوسرا خط۔ ج 1 ص 24 شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام لاہور)

شریعت محمدیہ منسوخ:

۱۔ ”ظہور اسلام“ بار بار متنبہ کرتا رہا ہے اور اب پھر ملت کو متنبہ کرتا ہے۔ کہ خدا کے لئے ان چہ روزگاروں کو بند کرو۔ دین کی بنیاد صحیح قرآن اور فقہ قرآن ہے جو اہل آلہ و انبیاء کے لئے واجب العمل ہے۔ روایات اس عہد مبارک کی تاریخ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والدین معہ نے اپنے عہد میں قرآنی اصول کو کس طرح متشکل فرمایا تھا یہ اس عہد مبارک کی شریعت ہے۔ قرآنی اصول کی روشنی میں کسی فرد کو (جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں اسی لیے پوچھنے والے نے قرآنی اصول کو متشکل کرنے کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ”والدین معہ“ کا بھی اضافہ کیا ہے۔) جزئیات مستحبہ کر کے اپنے عہد کے لئے شریعت بنا دیے کائنات میں ہے خواہ وہ کتنا ہی اچھا ہو (بقول مرزا) یا کتنا ہی مزاح شمای رسول (بقول مسعودی) کا دعویٰ رکھیں نہ ہو۔ بلکہ یہ حق صرف صحیح قرآنی خطوط پر قائم شدہ مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کا ہے کہ وہ قرآنی اصول کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب و معدول کر سکے جن کی قرآن نے کوئی تصریح نہیں کی۔ پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پڑنے پر تبدیل کی جاسکتی ہیں یہی اپنے زمانہ کے لئے شریعت ہیں۔“

(مقام حدیث ج ۱ ص 391 شائع کردہ ادارہ ظہور اسلام کراچی)

۲۔ ”اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیفیں فرمودہ جزئیات کو قرآنی جزئیات کی طرح قیامت تک واجب الاجرا (یعنی ناقابل و تحیر تبدیل) رہنا تھا تو قرآن نے ان جزئیات کو بھی خود ہی کیوں نہ صحیفیں کر دیا یہ سب جزئیات ایک ہی جگہ مذکور اور محفوظ ہو جاتیں..... اگر خدا کا مصلحت یہ ہوتا کہ ذکوۃ کی شرح قیامت تک کے لئے لازماً فیصلی ہوئی چاہئے تو وہ اسے قرآن میں خود بیان کر دیتا اس سے ہم ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ مصلحت خداوندی تھی نہیں کہ ذکوۃ کی شرح ہر زمانہ میں ایک ہی رہے۔“

(مقام حدیث ج ۲ ص 292-293 شائع کردہ ادارہ ظہور اسلام کراچی)

ساری شریعت میں رد و بدل:

1- "قرآن کے ساتھ انسان کو بصیرت عطا ہوئی ہے اس لئے جن امور کی تفصیل قرآن نے خود بیان نہیں کی اس کی تفصیل قرآنی اصولوں کی روشنی میں از روئے بصیرت متعین کی جائے گی۔ یہی رسول اللہ نے کیا اور ہمارے لئے بھی ایسا کرنا منشا قرآنی اور سنت رسول اللہ کے عین مطابق ہے۔ اس باب میں اخلاق، معاملات اور عبادات میں کوئی تفریق و تخصیص نہیں اگر تفریق مقصود ہوتی تو عبادات کی جو نیاست قرآن خود ہی متعین کر چکا۔" (مقام حدیث، ج 1 ص 424)

2- "جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادت دونوں پر منطبق ہو گا یعنی اگر جائیں رسول اللہ (قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے زمانے میں کسی قحطی کے ماتحت کچھ رد و بدل ہو گا یہ کچھ تو دہرایا کرنے کی اصولاً ہمارا ہوگی۔"
(قرآنی فیصلے از پروجس 13-14 شائع کردہ ادارہ علوم اسلام کراچی)

انکار حدیث:

3- "مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی اس کی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول اللہ کو اس دینی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور دینی بھی دی گئی تھی جو قرآن کے ساتھ بالکل قرآن کے ہم پایہ (مخلوہ) ہے۔ یہ دینی روایات میں ملتی ہے۔ اس لئے روایات عین دین ہیں۔ یہ عقیدہ پیدا کیا اور اس کے ساتھ ہی روایات سازی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے روایات کا ایک انبار جمع ہو گیا..... اس طرح اس دین کے مقابل جو اللہ نے دیا تھا ایک اور "دین" تدوین کر کے رکھ دیا اور اسے "اہل سنت رسول اللہ" قرار دے کر امت کو اس میں الجھا دیا۔" (مقام حدیث، ج 1 ص 421)

مسلمانوں کا مذہب حدیث یعنی جھوٹ ہے:

2- ”بہر حال جھوٹ پہلی سادش کے ماتحت بولا گیا یا بعد میں ”اہلہان مسجد“ نے ”نیک کاموں“ کے لئے اس جھوٹ کی حمایت کی، نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ یعنی یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا۔ وہی حلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ قرآن کی مثل ضمیر اور پایا گیا۔“ (مقام حدیث ج 2 ص 122)

احادیث کا مذاق اڑانا:

”آپے ہم آپ کو چند ایک نمونے دکھائیں ان ”احادیث مقدسہ“ کے جو حدیث کی صحیح ترین کتابوں میں محفوظ ہیں اور جو ملا کی غلط افہمی اور کوتاہ اندیشی سے ہمارے دین کا جزو بن رہی ہیں، دیکھئے کہ ان احادیث کی رو سے وہی جنت جس کے حصول کا قرآنی طریقہ اوپر مذکور ہے کتنے سے دامنوں ہاتھ آ جاتی ہے؟“

لکھئے اب روایات کی رو سے جنت کے ٹکٹ خریدئے۔ دیکھئے کتنی سستی جا رہی ہے۔

سب سے پہلے سلام تسلیم کیجئے اور ہاتھ ملائے لکھئے! جنت مل گئی۔

اب وہاؤں کی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ ”جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا ہے۔“

اب مسجد میں چلئے اور وضو کیجئے۔ جنت حاضر ہے۔

مسلم کی حدیث ہے کہ وضو کرنے والے کے تمام گناہ پانی کے ساتھ نیک جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کا آخری قطرہ ہر عضو کے آخری گناہ کو ساتھ لے کر چلتا ہے۔

کہئے؟ کس قدر سستی رہی جنت! وضو کیا تو تمام گناہ اس کے پانی میں بہ گئے اور اگر ساتھ دو رکعتیں نفل بھی پڑھ لے تو طور و سول اللہ سے بھی آگے کے جنت میں پہنچ گئے۔

اس سے بھی آسان! مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص سواذان کے جواب میں اذان کے

اللہ عز و ج ۱۱ ہے..... تو یہ شخص جنت میں جائے گا۔

جیسے قانون کی اصطلاح میں جرم کہا جاتا ہے اسے مذہب کی زبان میں گناہ کہتے ہیں جرم ایک مرتبہ کا بھی کم نہیں ہوتا لیکن عادی جرم کے لئے تو سوسائٹی میں کوئی جگہ ہی نہیں۔ اس کے برعکس ملہ کے مذہب نے جرائم کے لئے ایسا لائسنس دے رکھا ہے کہ سب گناہ تک جرم پر جرم کئے جاؤ لیکن ساتھ نمازیں بھی پڑھتے جاؤ سب جرم معاف ہو جائیں گے..... قرآنی کی حدیث ہے کہ چالیس دن تک تکبیر کوئی کے ساتھ نماز پڑھا صحت ادا کرنے والا دوزخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے۔

لہجے ایک چلہ پورا کر لہجے اور عمر بھر کے لئے جوئی آئے کیجئے۔ دوزخ میں آپ بھی نہیں جا سکتے۔ (مقام حدیث ج 2 ص 96-100)

امدادیٹ نیوی کے ساتھ مسٹر ہاسٹنر ایس کا یہ سلسلہ اس کتاب کے صفحہ 12 تک چلا گیا ہے۔

آج اسلام دنیا میں کہیں نہیں:

”اس حیرت انگیز سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں صرف ہوتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پہلے زمانے کے ”مذہب“ میں تبدیل کر دیا جائے چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہر قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔“ (”سلیم کے نام“ پندرہویں خط ص 251، 252 طبع اول، اگست 1953ء، شائع کردہ ادارہ ملاح اسلام کراچی)

ذات ہاری تعالیٰ:

”اور چونکہ ”خدا“ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اللہ متفکس کرنا چاہتا ہے اس لئے قوانین خداوندی کی اطاعت اور حقیقت انسان کی اپنی فطرت عالیہ کے لوازم کی اطاعت ہے۔“ (معارف القرآن ج 4 ص 420)

آخرت سے مراد مستقبل:

”قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کی بجائے ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا

ہے۔ اسی کا نام ”ایمان یا آخرت“ ہے اور یہ بجائے خوش بہشت یا انتساب ہے جسے رسالت محمدیہ نے انسانی دکھ میں پیدا کیا ہے یعنی پیش دکھ، مستقبل پر کھنکھائی و بالآخر ہم ہو قنوں۔ اس زندگی میں بھی مستقبل پر اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی۔ ”(اسلم کے نام“ اکیسواں خط ص 124)

جنت و جہنم:

”بہر حال مرنے کے بعد کی ”جنت اور جہنم“ مقامات نہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔“ (لغات القرآن از پروج 1 ص 449۔ شائع کردہ ادارہ علوم اسلام لاہور)

ملائک:

- 1- ”اس سے ظاہر ہے کہ ان مقامات میں ”ملائک“ سے مراد وہ نفسیاتی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں“ (الطیلس و آدم از پروج ص 195۔ شائع کردہ ادارہ علوم اسلام لاہور)
 - 2- ”قرآن کریم نے ”ملائک“ پر ایمان کو ”ایمان“ میں سے قرار دیا ہے۔ (مثلاً ۲/۲۸۵) یعنی ایک شخص کے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ۔ کتب۔ رسل۔ آخرت پر ایمان لانے کے ساتھ ملائک پر بھی ایمان لائے۔
- سوال یہ ہے کہ ملائک پر ایمان کے معنی کیا ہیں؟

اس کے معنی یہ ہیں کہ ملائک کے حلق وہ تصور رکھا جائے جو قرآن نے پیش کیا ہے اور انہیں وہی پوزیشن دی جائے جو قرآن نے ان کے لئے متعین کی ہے۔ ”ملائک“ کے حلق قرآن میں ہے کہ انہوں نے آدم کو بچھوڑا۔ (۳/۱۳۳) یعنی وہ آدم کے سامنے جھک گئے۔ جیسا کہ آدم کے عنوان میں بتایا جا چکا ہے آدم سے مراد خود آدمی (یا نوع انسان) ہے۔ لہذا ملائک کے آدم کے سامنے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ یہ قوتیں وہ ہیں جنہیں انسان سکڑ کر سکا ہے۔ انہیں انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے۔ کائنات کی جوتقوتیں ابھی تک ہمارے علم میں نہیں آئیں، انہیں چھوڑ دیئے۔ جوتقوتیں ہمارے علم میں آ چکی ہیں ان کے حلق صحیح ایمان یہ ہوگا کہ ان سب کو انسان

کے سامنے جھکنا چاہئے۔

اب ظاہر ہے کہ جس قوم کے سامنے کائناتی قوتیں نہیں جھکتیں وہ قوم (قرآن کی رو سے) صاف آدمیت میں شمار ہونے کے بھی قائل نہیں چہ جائیکہ اسے "جماعت مومنین" کہا جائے۔
(کیونکہ مومن کا مقام عام آدمیوں کے مقام سے کبھی اونچا ہے)۔

(لغات القرآن از پروفیسر ج 1 ص 244)

جبریل:

"انکشاف حقیقت کی روشنی" (ذریعہ پراسرار) کو جبریل سے تعبیر کیا گیا ہے۔
(الحکم و آدم ص 283)

قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد:

فہم کے طور پر صرف "سورہ فاتحہ" کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے جس کی سات آیتوں کی نمبر وار تشریح ہے۔

1- "زندگی کا ہر حسین نقش اور کائنات کا ہر قیمتی گوشہ، خالق کائنات کے عظیم القدر نظام ربوبیت کی ایسی زندہ شہادت ہے جو ہر چشم بصیرت سے بے ساختہ داد حسین لے لیتی ہے۔"

2- وہ نظام جو تمام مہاشیائے کائنات اور عالمگیر انسانیت کو ان کی مضمر صلاحیتوں کی نشوونما سے تشکیل تک لے جا رہا ہے۔ عام حالات میں بدترک، اور ہنگامی صورتوں میں انتھائی تغیر کے ذریعے۔

3- انسان کو یہ تمام سلامتی نشوونما بلا حرج و معاوضہ ملتا ہے، لیکن اس کی ذات کی نشوونما اور اس کے مدارج کا تقصیر اس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے۔ جن کے نتائج خدا کے اس قانون مکافات کی زد سے مرتب ہوتے ہیں جس پر اسے کامل اقتدار حاصل ہے۔

4- اے عالمگیر انسانیت کے نشوونما دینے والے اہم ترین اسی قانون عمل ربوبیت کو اپنا

خاصہ حیات دلاتے اور اسی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق اپنی صلاحیتوں کی بھرپور اور مناسب نشوونما کر سکیں اور پھر انہیں تیرے ہی دئے گئے طریق کے مطابق صرف کر سکیں۔

5۔ ہماری آرزو یہ ہے کہ یہ پروگرام اور طریق، جو انسانی زندگی کو اس کی منزل مقصود تک لے جانے کی سیدھی اور مستقیم راہ ہے، بکھر اور ابھرا کر ہمارے سامنے آ جائے۔

6۔ یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر، کج چلی تاریخ میں، سعادت مند جماعتیں، زندگی کی شاندار اپنی و خوشگوار، سرفرازی و سر بلندی اور سامانِ زیست کی کشادگی و فراوانی سے بہرہ و یاب ہوئی تھیں۔

7۔ اور ان کا انجام امن و خوش بخت اقوام جیسا نہیں ہوا تھا جو اپنے انسانیت سوز جرائم کی وجہ سے بکھر چاد و برباد ہو گئیں، یا جو زندگی کے صحیح راستہ سے ہٹ کر اپنی کوششوں کو نتائج بدوش بنائیں اور اس طرح ان کا کاروبار حیات ملن قیاس آرائیوں کے سرب اور توہم پرستیوں کے بیچ و خم میں کھو کر رہ گیا۔

(مفہوم القرآن از پروین چارہ اول ص 1۔ شائع کردہ میزانِ نبوی پبلیشرز اسلام آباد)
 پروین کی پوری کتاب ”مفہوم القرآن“ اسی تخریص و الحاد سے بھر پور ہے جس کا نمونہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اب تک اس کتاب کے چار پارے شائع ہو چکے ہیں۔

آدم علیہ السلام:

”ہمارے ہاں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ ”آدم“ جس کے جنت سے نکلنے کا قصہ قرآن کریم کے مختلف مقامات میں آیا ہے (مثلاً ۲/۳۱) نبی تھے۔ قرآن سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ قرآن کریم نے مختلف مقامات پر قصہ آدم کی جو تفصیل بیان کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا۔ اہل علم و فکر قصہ آدم کسی خاص فرد (یا جڑے) کا قصہ نہیں بلکہ خود ”آدمی“ کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی

انہوں میں بیان کیا ہے۔ اس داستان کا آغاز انسان کی اس حالت سے ہوتا ہے جب اس نے قدیم (Primitive) انفرادی زندگی کی جگہ پہلے پہل تمدنی زندگی (Social Life) شروع کی۔
(لغات القرآن از مہدی ج 1 ص 214)

حضور کو کوئی حسی ہجڑہ نہیں دیا گیا:

- 1- ”رسول اکرم کو قرآن کے سوا کوئی ہجڑہ نہیں دیا گیا۔“ (سلیم کے نام۔ ج 3 ص 36)
- 2- ”حائنین ہار ہار نبی اکرم سے ہجڑات کا تقاضا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بار ان کے مطالبہ کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ ہم نے رسول کو کوئی حسی ہجڑہ نہیں دیا۔ اس کے ہجڑات صرف وہ ہیں:

(۱) یہ کتاب جس کی شکل و نظیر کوئی نہیں کر سکا۔ (۲۹/۵۱)

اور

(۲) خود اس رسول کی اپنی زندگی جو سیرت و کردار کے بلند ترین مقام پر فائز ہے۔ (۱۰/۱۶)

ان کے علاوہ اگر تم ہجڑات دیکھنا چاہتے ہو تو قبل انظرُوا مَاذَا لَمْی السَّمُوتِ
والْأَرْضِ پر غور کرو۔ قدم قدم پر ہجڑات دکھائی دیں گے۔
غور کرو سلیم! حضور نبی اکرم کو کوئی حسی ہجڑہ نہیں دیا جاتا۔

(سلیم کے نام ج 3 ص 91-92)

3- ”نبی اکرم کو قرآن کے سوا (جو عقلی ہجڑہ ہے) کوئی اور ہجڑہ نہیں دیا گیا۔“

(سارف القرآن ج 4 ص 731)

انکار معراج:

”سورہ بنی اسرائیل کی آیت اسرائیلی میں کہا گیا ہے کہ خدا اپنے بندے کو رات کے اہت
مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا تاکہ وہاں سے اپنی آیات دکھائے..... خیال ہے کہ

اگر یہ واقعہ خواب کا نہیں تو یہ حضور کی شبِ ہجرت کا بیان ہے۔ اس طرح مسجدِ اقصیٰ سے مراد مدینہ کی مسجد نبوی ہوگی جسے آپ نے وہاں جا کر تعمیر فرمایا۔ (سوانح القرآن ج 4 ص 736)

حقیقہ تقدیر کا انکار:

”مجھ ہی اسلامہ نے یہ سب کچھ اس خاموشی سے کیا کہ کوئی بھلا آپ ہی نہ کا کہ اسلام کی گامی کس طرح دوسری پڑی پر جا پڑی۔ انہوں نے تقدیر کے مسئلہ کو اتنی اہمیت دی کہ اسے مسلمانوں میں جزا و نجان بنادیا۔ چنانچہ ہمارے ایمان میں وہ القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ کا پھنا جزا و نافی کا داخل کیا ہوا ہے۔ (قرآنی فیصلے ص 190)

وزن اعمال کی الیون:

”اس پیشانیہ نے جس کا ہمارے یہاں نکلا بیت نام ہے، آہستہ آہستہ مسلمانوں کو یہ الیون پانی شراب کی کردیا کے معاملات و دنیا دہوں کا حصہ ہیں جو اس مردار کے پیچھے چلے ہوئے ہیں مذہب انسان کی عاقبت منور نے کے لئے ہے۔ اس نے جس قدر حکم دے رکھے ہیں ان کے محقق یہ کبھی نہ پچھو کہ ان کی عاقبت کیا ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ جو خدا ہی جان سکتا ہے۔ مذہب میں محض کا کوئی کام نہیں۔ تم صرف یہ سمجھ لو کہ ہاں بات کا حکم ہے اس لئے اسے کرتا ہے اور اس کا“ ثواب“ تمہارے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا اور یہ تمام پڑیاں قیامت کے دن ترازو میں رکھ کر تولی جائیں گی اور جنت میں لے جانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔“ (قرآنی فیصلے ص 6)

نظر یہ ارتقاء:

”یہ سوال کہ دنیا میں“سب سے پہلا انسان“ کس طرح وجود میں آیا۔ ذہن انسانی کے لئے جو بزرگ ہجرت و استجاب رہا ہے چنانچہ ان مذاہب میں جن میں توہم پرستی نے حاکم کی جگہ لے رکھی ہے اس عقیدے کے عمل میں عجیب و غریب انسانہ طرازیوں سے کام لیا گیا ہے لیکن قرآن کریم نے اس کے حقائق جو کچھ بتایا ہے وہ ٹھیک ٹھیک وہی ہے جس کی طرف علم و بصیرت کے انکشافات راہ نمائی کئے جا رہے ہیں۔ سائنس کے انکشافات کی رو سے خاک کے ذرے مختلف

اور لفظی منازل طے کر کے قرنہا قرن کے بعد انسانی صورت میں متکفل ہو گئے ہیں۔ یعنی سب سے پہلے کوئی ایک فرد صورت انسانی میں جلوہ گر نہیں ہوا بلکہ ایک نوع وجود پذیر ہوئی، ان متنوع مراحل کی تفصیل قرآن کریم کی آیات جلیلہ میں عجیب انداز میں کھلی ہوئی ہے۔

(الحسن دادم از پروردگار 63 ص 64۔ شائع کردہ دارالعلوم اسلام کراچی)

ارکان اسلام:

”اسلامی نظام زندگی میں یہ تہذیبی اس دن سے ہو گئی جب دین مذہب سے بدل گیا۔ اب ہماری صلوٰۃ وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا الٹو رنگی کہلاتی ہے۔ ہمارے روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں برت کہتے ہیں، ہماری زکوٰۃ وہی شے ہے جسے مذہب دان یا خیرات کہہ کر پکارتے ہیں۔ ہمارا حج مذہب کی یاत्रا ہے۔ ہمارے ہاں یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ”ثواب“ ہوتا ہے۔ مذہب کے ہاں اسی کو یمن کہتے ہیں اور ثواب سے نجات (نکلی یا Salvation) ملتی ہے۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح دین (نظام زندگی) بیکر مذہب بن کر رہ گیا۔ اب یہ تمام عبادات اس لئے سر انجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ان امور کا خالق و دیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ۔ آج ہم بھی اسی مقام پر ہیں جہاں اسلام سے پہلے دنیا تھی۔“

(قرآنی فیصلے از پروردگار ص 301-302 شائع کردہ دارالعلوم اسلام کراچی)

نماز:

1۔ ”علم میں محسوس (پارسوں) کے ہاں پرستش کی رسم کو نماز کہا جاتا تھا۔ (یہ لفظ ہی ان کے ہاں کا ہے اور ان کی کتابوں میں موجود ہے) لہذا صلوٰۃ کی جگہ نماز نے لے لی۔ اور قرآن کی اصطلاح ”اقیموا الصلوٰۃ“ کا ترجمہ ہو گیا۔ نماز پر جو جب کا زی نے اس طرح پٹری بدلی تو اس کے پیچھے (؟) کا ہر پکڑا سے حزل سے دور لے جاتا گیا۔ چنانچہ اب حالت ہو چکی ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ سے ذہن نماز پر ہٹنے کے

علاوہ کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہو گا اور نماز پڑھنے سے مراد ہے خدا کی پرستش کرنا۔

(قرآنی فیصلے ص 26-27)

2۔ ”قرآن کریم نے ”نماز پڑھنے“ کے لئے نہیں کہا۔ قیام صلوٰۃ۔ یعنی نماز کے نظام (Institution) کے قیام کا حکم دیا ہے۔ مسلمان نمازیں پڑھتے ضرور ہیں لیکن انہوں نے نظام صلوٰۃ کو قائم نہیں کیا ان کی نماز، ایک وقت مسجد کے لئے، ایک عورت (مسجد) کی چار دیواری کے اندر، ایک عارضی عمل بن کر رہ جاتی ہے۔“

(معارف القرآن، ج ۳ ص ۳۲۸)

پردہ کے نزدیک ”الام الصلوٰۃ“ سے مراد ہے۔

3۔ ”معشرہ کو ان دنیاویوں پر قائم کرنا جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمارت استوار ہوتی جائے۔ قلب و فکر کا وہ انقلاب جو اس معاشرہ کی روح ہے۔“

(الکام برایت ص 87)

کم از کم دو وقت کی نماز:

”سورہ نور میں صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء کا ذکر (طہرا) آیا ہے جہاں کہا گیا ہے کہ تمہارے گھر کے ملازمین کو چاہئے کہ وہ تمہاری (Privacy) کے اوقات میں اجازت لے کر کمرے کے اندر آیا کریں۔ یعنی من قبل صلوٰۃ الفجر و حين تضعون ثيابکم من الظہیرۃ و من بعد صلوٰۃ العشاء (۲۳/۵۸) ”صلوٰۃ الفجر“ سے پہلے اور جب تم دوپہر کو کپڑے اتار دو چہلو اور صلوٰۃ العشاء کے بعد۔“ اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے (کم از کم) یہ دو اوقات متعین تھے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے ان کا ذکر نام لے کر کیا ہے۔“ (نکات القرآن از پیر ج 3 ص 1043-1044)

نمازوں میں رد و بدل:

”جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادت دونوں پر

منطبق ہوگا۔ یعنی اگر چاہیں رسول اللہ (یعنی قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی فعل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا۔ اپنے زمانے کے کسی حکم کے تحت کچھ روہ بدل ناگزیر سمجھے تو وہ یہاں کرنے کی اصولاً ممانعت ہوگی۔“ (قرآنی فیصلے ص 14-15)

ذکوۃ:

1- ”ذکوۃ اس ٹیکس کے علاوہ دوسرے کچھ ٹیکس جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے۔ اس ٹیکس کی کوئی شرع حدیں نہیں کی گئی، اس لئے کہ شرع ٹیکس کا انحصار ضروریات ملی پر ہے۔ حتیٰ کہ ہنگامی صورتوں میں حکومت وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضروریات سے زائد ہو۔ لہذا جب کسی ہنگامی اسلامی حکومت نہ ہو تو پھر زکوۃ بھی باقی نہیں رہتی۔“ (قرآنی فیصلے ص 35)

2- ”ظاہر ہے کہ دہاری حکومت، بنو اسلامی حکومت نہیں ہے۔ اس لئے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ آج کل زکوۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حکومت ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ اگر یہ حکومت اسلامی ہوگی تو یہی ٹیکس زکوۃ ہو جائے گا ایک طرف ٹیکس اور اس کے ساتھ دوسری طرف زکوۃ، قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے۔“

(قرآنی فیصلے ص 37)

3- ”اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق از حدیٰ لحدیٰ حساب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرع شرعی تھی، مگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا میں لحدیٰ ہے تو یہی میں لحدیٰ شرعی شرع قرار پا جائے گی اور جب قرآنی نظام ربوبیت اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو اس کی نوعیت کچھ اور ہی ہو جائے گی۔“ (مسلم کے نام۔ پانچواں خط۔ ج 1 ص 77-78)

(یعنی جب ”اشتراکی نظام“ مکمل طور پر ملک میں رائج ہو جائے گا تو زکوۃ کی ضرورت سرے سے ختم ہو جائے گی کیونکہ زکوۃ کا حکم تو پروردگار کے نزدیک عبوری دور سے متعلق ہے)

- 4- ”زکوٰۃ (یعنی حکومت کے ٹیکس) کی شرح میں فقیر و مہمل کی ضرورت ایک ایسی حقیقت ہے جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نظر نہیں آتی۔“ (قرآنی فیصلے ص 12)
- 5- ”زکوٰۃ سے مراد ارحامی فیصدی ٹیکس نہیں بلکہ یہ ایک پروگرام ہے جس کی سرانجام دہی مومنین کے ذمہ ہے۔“ (تکامد رویت ص 164)
- 6- ”ایثار و زکوٰۃ - فروغ انسانی کی نشوونما کا سامان - بحکم پہنچانا (ترکیہ کے معنی ہیں نشوونما - بالیدگی)۔“ (تکامد رویت ص 87)

صدقات اور صدقہ فطر:

- 1- ”صدقات ان ٹیکسوں کا نام ہے جو حکومت اسلامیہ کی طرف سے دہائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے عائد کئے جاتے ہیں، انہی میں صدقہ فطر ہے۔“
(قرآنی فیصلے ص 50)
- 2- اب سنت رسول اللہ کا صرف اتنا مصدقہ ہی کیا جاتا ہے کہ روزے سے پہلے صدقہ فطر نکال کر اپنے اپنے طور پر غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے اگر ایسا نہ کیا جائے گا۔ تو روزے معلق رہ جائیں گے۔ خدا تک نہیں پہنچیں گے۔ گو یا صدقہ فطر ملت کے اجتماعی مصارف کے لئے نہیں بلکہ ذاک کے ملک ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیلہ بکس میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچی جائیں۔ غور فرمایا آپ نے کہ بات کیا تھی اور کیا کہن گئی..... لیکن جب تک دین کی باگ مولوی کے ہاتھ میں ہے صدقات نکلنے رہیں گے زکوٰۃ دی جاتی رہے گی قربانیاں ہوتی رہیں گی۔ لوگ حج بھی کرتے رہیں گے اور قوم بدستور رہے گھر، بے در، بھوک، تنگی، اسلام کے ماتھے پر ٹنگ کے چپکے کا موجد بنی رہے گی۔ کتنا بڑا ہے یہ انتظام جو ہزار برس سے اسلام سے لیا جا رہا ہے۔ اور غور کیجئے اس انتظام کے لئے آک کارکن لوگوں کو بنایا جاتا ہے۔ (قرآنی فیصلے ص 51-52)

حج:

1- ”نماز ان کی پوجا پاٹ، حج ان کی یاترا اور سوہاٹی۔ خود نکلا..... حج کرنے جاتے ہیں تاکہ عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ادا کر آئیں اور آتے وقت دھرم کا پانی منہ کی ڈبیوں میں بند کر کے لے آئیں تاکہ اسے مردوں کے کفن پر چھڑکا جائے۔ نتیجہ اس کا وہ سکرات موت کی چمکیاں جن میں ہماری کی ہماری امت آج گرفتار ہے۔“

(معارف القرآن ج 4 ص 392)

2- ”اول ترجیح یہ اپنے مقصد کو چھوڑ کر محض ”یاترا“ بن کر رہ گیا ہے۔ حاتی وہاں جاتے ہیں تاکہ اپنے تمام سابقہ گناہ آپ دھرم سے دھو کر اس طرح دھوئیں آ جائیں جس طرح پچھلائی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا“۔ (قرآنی فیصلے ص 63)

3- ”حج عالم اسلامی کا وہ عالمگیر اجتماع ہے جو اس امت کے مرکز محسوس (کعبہ) میں اس غرض کے لئے منعقد ہوتا ہے کہ ملت کے تمام دنیاوی امور کا حل قرآنی دلائل و ہدایت کی روش سے تلاش کیا جائے اور اس طرح یہ امت اپنے فائدے کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے۔“ (ملات القرآن۔ ج 2 ص 474)

قربانی:

1- ”حج عالم اسلامی کی بین الاقوامی کا غرض کا نام ہے، اس کا نظریں میں شرکت کرنے والوں کے خود غور و فطرت کے لئے جانور ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ بس یہ قحی قربانی کی حقیقت جو آج کیا سے کیا بن کر رہ گئی ہے۔ (رسالہ قربانی از پرویز۔ ص 3)

2- ”قرآن کریم میں جانور ذبح کرنے کا ذکر حج کے ضمن میں آیا ہے عرفات کے میدان میں جب یہ تمام نماز گاہان ملت ایک لاکھ عمل طے کر لیں گے تو اس کے بعد منی کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع رہے گا۔ جہاں یہ باہمی بحث و فیصلے سے اس پروگرام کی تفصیلات طے کریں گے۔ ان مذاکرات کے ساتھ باہمی نیابتیں بھی ہوں

آجنگی میں ہر جگہ جانوروں کا ذبح کرنا بغیر کسی مقصد و غایت کو اپنے ساتھ لئے ہوئے۔
 وہاں بھی سب کچھ ضائع کر دیا جاتا ہے اور یہاں بھی۔ وذلک عسران العین۔
 (قرآنی فیصلے ص 65)

تلاوت قرآن کریم:

”یہ عقیدہ کہ چاہے قرآن کے الفاظ و ہر اے سے ”ثواب“ ہوتا ہے یکسر غیر قرآنی عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ درحقیقت مہذب سحر کی یادگار ہے۔“ (قرآنی فیصلے ص 104)

ایصال ثواب:

”اس سے آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ ”ایصال ثواب“ کا عقیدہ کس طرح ”مکافاتہ عمل“ کے اس عقیدہ کے خلاف ہے جو اسلام کا بنیادی قانون ہے، خدا جانے اس قوم نے کہاں کہاں سے ان عقائد کو پھر سے لے لیا۔ جنہیں بتانے کے لئے قرآن آیا تھا اور اس صورت میں جبکہ خود قرآن اپنی اصل فعل میں ان کے پاس موجود ہے۔ اس سے بڑا تقیر بھی آسمان کی آنکھ نے کم ہی دیکھا ہوگا۔“ (قرآنی فیصلے ص 98)

دین کے ہر گوشہ میں تحریف ہو چکی ہے:

”اور دین جو محمد رسول اللہ نے دنیا تک پہنچایا تھا اس کا کون سا گوشہ اور کونسا شعبہ ہے جس میں تحریف نہیں ہو چکی۔“ (قرآنی فیصلے ص 66)

برہمن سماجی مسلمان:

”یہ ہر رنگ کی ”خدا پرستی“ میں ”نیک عملی“ کی راہیں بتانے والے ”برہمن سماجی مسلمان“ کیا جانیں کہ قرآن کی رو سے ”خدا پرستی“ کسے کہتے ہیں اور ”نیک عملی“ کیا ہوتی ہے؟۔
 (”اسلم کے نام“۔ اٹھارواں خط ج 2 ص 15)

قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے:

”اسی حقیقت کو قرآن نے سورہ آل عمران میں زیادہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس

میں پہلے یہ بتا دیا گیا ہے کہ اسلام کی راہ کو کسی ہے اور اسے حضرات انبیاء کرام نے کس طرح اختیار کیا۔ اس کے بعد اس حقیقت کا اعلان ہے کہ فوز و فلاح اور سعادت و برکات کی یہی ایک راہ ہے۔ و من یتبع غیر الاسلام فینا ظن یرقیل منه و هو فی الآخرۃ من الخاسرین (3: 85)۔ جو قوم اس راہ کو چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کرے گی تو اس کی یہ راہ قابل قبول نہیں ہو گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ آخر الامر چاروں برادر ہو جائے گی۔

اس کے بعد مسلمانوں کی تاریخ سامنے لائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کھف بھدی اللہ قومًا کفروا بعد ایمانہم بھلا سوچو کہ خدا اس قوم پر زندگی کی راہیں کس طرح کشادہ کر دے گا جس نے ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کر لی ہو و شہدوا ان الموسیٰ حق و جاءہم المینت حال انکھان کی طرف خدا کا واضح شاہد حیات آچکا تھا۔ اور وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے تھے کہ ان کے رسول نے اس شاہد حیات پر عمل کیا ہو کہ کس طرح قیصری شاہج پھرا کر دکھائے تھے۔ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد اس قوم نے کفر کی راہ اختیار کر لی۔ و اللہ لا یھدی القوم الظالمین سو ایسی ظالم قوم کو خدا کسی طرح سعادتوں کی راہ دکھائے۔ اولئک جزاؤہم ان علیہم لعنة اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین ان کی اس روش کا فطری نتیجہ یہ ہوا کہ یہ قوم ان تمام آسودگیوں سے محروم ہو گئی جو نظام خداوندی سے وابستگی سے حاصل ہوتی تھیں اور ان تمام آسائشوں سے بھی محروم ہو گئی جو فطرت کی قوتوں کو ستر کرنے سے ملتی تھیں حتیٰ کہ ان کی ذلت و پستی کی وجہ سے دوسری قومیں بھی انہیں اپنے پاس نہیں آنے دیتیں اور دور دور رکھتی ہیں لا یخلف عنہم العذاب ولا ہم یبظرون۔ اس نام پر کہ انہوں نے اپنا نام مسلمان رکھا چھوڑا ہے ان کی اس چال میں کسی طرح کی واقع نہیں ہو سکتی، نہ ہی انہیں اس سے زیادہ مہلت مل سکتی تھی بختمی مہلت خدا کے قانون اجمال و تردد کا کی رو سے ملا کرتی ہے۔

دیکھو سلیم اقرآن نے واضح الفاظ سے بتا دیا ہے کہ اس راستے کو جو سرفرازیں شروع میں نصیب ہوئی تھیں وہ ان بیعتات (قرآن کے واضح قوانین) پر چلنے کا نتیجہ تھیں جو انہیں خدا کی طرف سے ملے تھے مگر جب انہوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تو یہ ان تمام برکات سے محروم ہو گئے۔ ("سلیم کے نام"۔ سنی تہذیب و تمدن، ج 3 ص 197-199)

پردہ کی شریعت میں صرف چارچ می حرام ہیں:

محمد متحج ایڈوکیٹ نے دارالاشاعت قرآن فلفہ سے 96 صفحاٹ کا ایک رسالہ شائع کیا تھا جس کا نام ہے "حلال و حرام کی تحقیق"۔ ماہنامہ "طلوع اسلام" بابت مئی 1936ء میں اس رسالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جو داو تحقیق دی گئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

"سید محمد متحج صاحب نے اس رسالہ میں بتایا ہے کہ قرآن کی رو سے صرف مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں۔ ان کے علاوہ اور کچھ حرام نہیں۔"

یہ قرآن کا واضح فیصلہ ہے جس میں کسی لنگ و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ رے مروجہ اسلام میں حرام و حلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں اور کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی شے کو حرام قرار دے دیں۔ یہ حق صرف اللہ کو حاصل ہے۔

(طلوع اسلام مئی 1936ء ص 69)

چودھری غلام احمد پردہ کی تمام کتابیں اسی قسم کے مقالہ و نظریات سے بھری ہیں اور اب ایک مستقل فرقہ انہوں نے اپنے مقالہ کی بنیاد پر قائم کر لیا ہے۔

حضرت علامہ کرام اللہ روئے شرع بیان فرمائیں کہ اس فرقہ کے بانی اور ان کے پیغمبر کیا تھیں؟ کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟ اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنے مثلاً ان سے نکاح کرنا، مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا اور ان کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے ہاتھ کا لپیچہ کھانا جائز ہے؟ اور کیا وہ کسی مسلمان کے وارث ہا سکتے ہیں؟۔ "ہینو" و "نوجروا"

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وافلہ الموافق للصواب۔

الحمد لله رب العالمین ، والعالیۃ للمتقین ، ولا عدوان الا علی الظالمین

۔ (الصلوة والاسلام علی سیدنا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرمایا کہ اس کی تشریح و

تفسیر کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معبوث فرمایا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل اور تقریر سے قرآن کریم کی مکمل تشریح فرمائی، قرآن کریم کے سب سے پہلے مفسر آپ ہی ہیں۔ امت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تشریح کو اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کر لیا اور اس طرح قرآن کریم کی تفسیر و تشریح ٹھیک اسی طرح مخلوق ہو گئی جس طرح اس کے خالق و مخلوق ہیں۔

پھر امت کے مسلسل تعامل و تجارت نے اس کی حفاظت پر مہریں ثبت کیں، لہذا اب کسی کو یہ حق نہیں کہ قرآن کریم کی کوئی نئی تفسیر کرے یا ضروریات دین، اللہ، رسول، آخرت، جنت، دوزخ، ملائک، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کی کوئی نئی تشریح کر کے ان میں تحریف کرے یا ان کی کوئی ایسی حراوی بیان کرے جو امت کے اجماع اور اس کے چودہ سو سال تعامل و تجارت کے خلاف ہو۔

اسی طرح امت مسلمہ نے اجماعی طور پر قرآن کریم کی ہدایت اور حکم کے بموجب اہل عت، رسول علیہ السلام کو پیشہ دین کا جزو لازم سمجھا اور اس سے انحراف کو کفر و الجاد قرار دیا۔ دین اسلام کے مسلمات اور قرآنی نکلات و شرعی مصطلحات میں نئی نئی تفسیر و تشریح کا فتنہ سب سے پہلے با حنیہ قرطبی نے برپا کیا، امت نے بالاعتقاد ان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا۔

مثل کفر الزنادقة والملاحدة۔ الی ان قال۔ تلعبوا بجمع آیات کتاب اللہ عزوجل فی تاویلها جمیعاً بالیوطن النبی لم یدل علی شیء منہا دلالة ولا اشارة لالہا فی عصر السلف الصالح اشارة و کذلک من بلغ مبلغہم من غیر ہم فی تعلیة النور الشریعة ورد العلوم الضرورية النبی نقلہا الامة خلفہا من سلفہا (ص 445۔ ملاحظہ ہوا کفار الملحدين ص 15)

محقق محمد بن ابراہیم النوزیری اچکار الحق ص ۳۳۵ میں فرماتے ہیں: جیسے نادق اور ملاحدہ کا کفر ہے کہ ان لوگوں نے قرآن کریم کی تمام آیات کو مخلوق بنا لیا اور ان کی تاویل

نہ بری معنی سے پھیر کر ایسے خود ساختہ معانی سے کی کہ جن پر نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ اور نہ سلف امت سے اس بارے میں کوئی اشارہ ملتا ہے اور یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو آج شریعت کے مٹانے اور ضروریات دین کے (جو سلف سے خف تک تجارت طے آ رہے ہیں) انکار میں ان کے طرز کو اختیار کریں۔
اور علامہ محمد امین شافعی رحمہ اللہ کے الفاظ میں لکھتے ہیں:

يعلم مما هنا حكم الفروع النيامية فانهم في البلاد الشامية يطهرون الاسلام والصوم والصلوة مع انهم يعطون لتاسيع الارواح وحل الخمر والزنا والالوهية تظهر في شخص بعد شخص ويحملون الحشر والصوم والصلوة والحج ويلبسون المني بها غير المعنى المراد يتكلمون في جناب نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كلمات قطعية ، وللعلامة المحقق عبد الله بن محمد بن العبادي فيهم فتوى مطولة و ذكر فيها انهم يتحلون عقائد النصرانية والاسماعيلية الذين يلبسون بالفرعطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لا يحل اقرارهم في ديار الاسلام بجزئية ولا غيرها ولا تحل مناسكتهم ولا ذبحاتهم (ج 3 ص 411 - طبع استنبول)

یہاں سے درود اور تیسرا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ و نماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تاسخ ابرواح کے قائل ہیں اور شراب و زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے نیز حشر اور روزہ نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں ہیں اور

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں گستاخانہ نکلاتے ہوئے نکلتے رہتے ہیں۔ علامہ محقق عبدالرحمن حمادی کا ایک ان کے بارے میں ایک طویل فتویٰ ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرآن و احادیث اور باہتویہ کہا جاتا ہے۔ صاحب موافقت نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جڑ پھیلنے کے لیے کرپا کسی اور طریق سے دارالاسلام میں رہنے دو چارواغوں نے ان سے خارج کرنا محال ہے اور ان کے ہاتھ کاڑھے کھانا۔

اس دور آخر میں انگریز نے اپنی مذہب و افراط کو پورا کرنے کے لئے مرزا غلام احمدؒ کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے طرح طرح کی تاویلیں کر کے آیات و نصوص کے معنی بگاڑنے کی انتھک کوشش کی جس سے امت میں ایک فتنہ پیدا ہوا۔ آخر علماء حق نے بالافتاح مرزا غلام احمدؒ کو دہلی اور اس کے قسب میں ان کو خارج از اسلام قرار دیا۔ بعد ازاں امتیاز علیہ السلام نے اطاعت رسول علیہ السلام کا استہزاء و احتقاف کرتے ہوئے اسیر کو واجب الطاعت قرار دیا اور نبی اور رسول کو بحیثیت اسیر کے مطاع بنانا اور ایک نیا اسلام تصنیف کیا اور علماء اسلام نے اس کے متعلق بھی بالافتاح دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔

فرض علماء امت کا ہمیشہ یہ ایم فریضہ رہا ہے کہ اس قسم کے مذہب و افراط اور مجاہدوں کے کفر والہو کی کتاب کشائی کر کے امت کے سامنے ان کی اصل حقیقت واضح کر دیں اور دین کی حفاظت کا وعدہ الٹے پا کر دیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ خِلْفِ عَدُوِّهِ يَنْقُورُ عَنْهُ تَحْرِيفُ الْعَالَمِينَ

و اندھاں الصیقلین و تاویل الجملین۔

برہنچلی نسل میں سے ارباب دیانت اس علم کے حامل ہوں گے جو غالی لوگوں کی تحریف اور باطل پرستوں کی غلط بیانی اور جاہلوں کی سن مانی تاویل کو دور کرتے رہیں گے۔

اب اس دور کے علماء اور زعماء کی قاطبہ سلاطین چودھری غلام احمد پروج نے اپنے ذمے لی ہے۔ اشتیاء میں پروج کی کتابوں کے جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چودھری غلام احمد پروج کے مذکورہ ذیل عقائد ہیں۔

”تحقیقات“

- 1- قرآن کریم میں جہاں بھی ”اللہ و رسول“ کا نام آیا ہے اس سے مراد ”مرکب ملت“ ہے۔
- 2- جہاں اللہ اور رسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد ”مرکزی حکومت کی اطاعت“ ہے۔
- 3- قرآن کریم میں ”اولی الامر“ سے مراد افسرانِ ماعت ہیں۔
- 4- رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔
- 5- رسول کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اس قانون کا انصاف تک پہنچانے والا ہے۔
- 6- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو یہ حیثیت ”مرکب ملت“ آپ کی اطاعت فرض تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تعمیری ہے۔
- 7- فہم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔
- 8- قرآن کریم کے احکام وراثت، قرض، لین و دین، صدقہ و خیرات، زکوٰۃ و طہر و سب صمدی دور سے متعلق ہیں۔
- 9- شریعت محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی ”شریعت“ وہ ہے جس کو اس مہد کا مرکب ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرجع و مدون کرے۔
- 10- مرکز ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاقی فرض جس چیز میں چاہے رد و بدل کر دے۔

- 11- ”مرکز ملت“ اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں رد و بدل کر سکتا ہے۔
- 12- حدیث غبی سازش ہے اور جھوٹ، جو مسلمانوں کا مذہب ہے۔
- 13- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے خسر کرنا۔
- 14- آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہوتا ہوا قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔
- 15- تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے۔ اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو سکے۔
- 16- اللہ تعالیٰ کا کوئی تاریخی وجود نہیں بلکہ وہ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔
- 17- جنت و جہنم مقامات نہیں انسانی راسخ کی کیفیات ہیں۔
- 18- لرختے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں۔ ”ایمان بالملائکہ“ کا مطلب یہ ہے کہ ان قوتوں کو انسان کے سامنے جھکا ہوا دیکھا جائے۔
- 20- جبریل انکشاف حقیقت کی روشنی کا نام ہے۔
- 21- قرآن کریم کے مضموم میں اللہ۔
- 22- آدم علیہ السلام کا کوئی شخص وجود نہیں قرآن کریم میں جس کا آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوع انسانی ہے۔
- 23- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کے علاوہ کوئی نئی چیز نہیں دیا گیا۔
- 24- معراج غراب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان ”سبحا تعنی“ سے مراد سجدہ نبوی ہے۔
- 25- تقدیر کا عقیدہ مائیدانیات میں بخوبی اساتذہ کا داخل کیا ہوا ہے۔

- 26- خواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک نکتہ ہے جو مسلمانوں کو پختی مِلتی ہے۔
- 27- انسان کی پیدائش آدم و حوا سے نہیں بلکہ اللہ کے نظریہ ارشاد کے مطابق ہوئی ہے۔
- 28- نماز، حج یا چاہے ”روزہ“، ”حجرت“ اور ”حج“ یا ”ترا“ ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سر انجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، اور نہ ان امور کا نہ فائدہ ہے نہ کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ۔
- 29- نماز بخوبی سے لی ہوئی ہے قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ ”قیام صلا“، یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے جس کا مطلب معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر روایتاً نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امارت استوار ہوئی ہے۔
- 30- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے کم از کم دو اوقات (یعنی صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العصر) تھے۔
- 31- زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح حصص نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق لازمی فیصدی مناسب سمجھا جاتا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اور اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تخمینہ فیصدی ہے تو یہی نہیں فیصدی شرعی قرار پائے گی۔
- 32- آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب قرآنی نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہو گا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا۔
- 33- صدقہ فطر ذاک کے نکتہ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر ٹیکس میں ڈالا جاتا ہے کہ روزے کی وجہ سے (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔
- 34- حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین المللی کانفرنس ہے۔

- 35- قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شرکاء کا غرض کے لئے ”راشخ“ سمیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی۔
- 36- تلاوت قرآن کریم ”مہد حر“ یعنی جادو کے زمانے کی یادگار ہے۔
- 37- ایصال ثواب کا عقیدہ مکافات عمل کے عقیدے کے خلاف ہے۔
- 38- دین کے ہر گوشے میں قریف ہو چکی ہے۔
- 39- قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے اور موجودہ مسلمان برہمنوں جی مسمن ہیں۔
- 40- صرف چار چیزیں مراد، بیتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں، باقی حرام و حلال کی جو طوائف تھیں ہیں وہ سب انسانوں کی مخلوق ساختہ ہیں۔

مذکورہ بالا عقائد و نظریات نصوحی قرآن و حدیث، اشعار اور چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے قطعاً خلاف اور کفر ہیں۔ اب ہم ہر تنقیح کا قرآن و حدیث و اشعار کی روشنی میں جانچو لیتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ غلام احمد راج نے کس طرح اسلام کو مسخ کر کے ایک نئے اللہ اور مذہب کو جنم دیا ہے۔

(۱)

”قرآن کریم میں جہاں بھی ”اللہ و رسول“ کا نام آیا ہے

اس سے مراد ”مرکز ملت“ ہے

یہ کھلی ہوئی تحریف و التواء اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے۔ واضح رہے کہ قطعاً ”اللہ“ کی دلالت اپنے معنی پر ظاہر و قطعی ہے اور اسی طرح لفظ ”رسول“ کی دلالت بھی، اور اللہ غاثر میر کے معنی ظاہر و قطعی کو چھوڑ کر کوئی دوسرے معنی مراد لینا اللہ و مذہب کے سوا کچھ نہیں۔

لفظ کی دلالت اپنے معنی پر یا قطعی ہوتی ہے یا عربی یا اصطلاحی۔ اور ”اللہ و رسول“ کی دلالت ”مرکز ملت“ پر ان تینوں دلائلوں میں سے کوئی سی بھی نہیں۔ عربی زبان کی مستحالات میں

سے کسی اہمت میں بھی اللہ و رسول کے معنی مرکز ملت کے نہیں اور نہ کسی علم کی اصطلاح میں اس کے یہ معنی ہیں بلکہ ایک حالی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت ہے، قرآن کریم اسی زبان میں نازل ہوا ہے جو عرب میں بولی یا لکھی جاتی تھی، یہ زبان آج بھی زندہ ہے، اللہ و رسول کے الفاظ اس میں قدیم سے مستقل چلے آتے ہیں۔ عربی زبان کے اشعار و محاورات محفوظ ہیں۔ پروجہ نے اللہ و رسول کا جو مفہوم اپنے ذہن سے متعین کیا ہے اس کے ثبوت میں عربی زبان کا نہ تو کوئی محاورہ پیش کیا جاسکتا ہے اور نہ کوئی شعر۔

قرآن کریم جس ذات گرامی پر نازل ہوا اس نے اللہ و رسول کے معنی مرکز ملت کے نہیں بتائے اور نہ جن نفوس قدسیہ کو قرآن کریم کا اولین مخاطب بنایا گیا تھا ان میں سے کسی نے اس کے یہ معنی سمجھے۔ پھر قرآن کریم کی بے شمار آیات میں اور اللہ و رسول کا ذکر آیا ہے مگر اس سے مرکز ملت مراد تھا تو کسی آیت میں اس کی وضاحت کیوں نہ کی گئی؟۔ حریدہ برآں قرآن کریم میں اللہ و رسول پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیا مرکز ملت پر بھی ایسی طرح ایمان لانا ضروری ہو گا؟ اللہ پر ایمان نہ لانا مکفر ہے، کیا مرکز ملت پر بھی ایمان نہ لانے کا نتیجہ مکفر ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کی صفات جلیلہ قرآن مجید میں ذکر ہوئی ہیں کیا یہی صفات مرکز ملت کی ہوں گی؟۔

انفرض اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت قطعاً نہیں ہو سکتا یہ مرادۃ الخاد و ذوق ہے اور اللہ و قرآن کو باطنی مذاہم پہنچانے کی بدترین کوشش۔ قرآن کریم نے اس عمل کو الٰہی دے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد ہے:

ان الذين يلحدون في آياتنا لا ينفخون علينا ان يلقى في النار خبير ام من ياتي امانا يوم القيمة لا يعملوا ما شئتم الله بما تعملون بصيرة (حج ع محمد پ ۲۳)

یاد شدہ لوگ جو ہماری آیات میں الخاد (کج روی) کی راہیں نکالتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں، ہمارے آگ میں ڈالا جائے گا وہ مکفر ہے یا وہ جو آئے گا قیامت کے دن امن سے۔ کئے جاؤ جو چاہو جنگ جو تم

کرتے ہو وہ دیکھتا ہے۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیات کو سن کر جو لوگ سچ روی سے باز نہیں آتے اور سیدھی سیدھی باتوں میں وہی جتنی شبہات پیدا کر کے ٹیڑھ نکالتے ہیں یا خواہ مخواہ تو زمرہ زد کر ان کا مطلب غلط لیتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ لوگ اپنی نگاہوں اور چالاکوں پر مغرور ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ سے ان کا حال پوشیدہ نہیں۔ جس وقت اس کے سامنے جائیں گے خود دیکھ لیں گے۔ فی الحال اس نے ذیل دے رکھی ہے وہ مجرم کو ایک دم نہیں پکڑتا اس لئے آگے فرمایا ”اعملوا ما شئتم انه بما تعملون بصير“ یعنی اچھا جو تمہاری سمجھ میں آئے کئے جاؤ مگر یاد رہے کہ تمہاری سب حرکات اس کی نظر میں ہیں ایک دن ان کا پورا خیر یا زور جھٹکتا پڑے گا۔

(2)

جہاں اللہ و رسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد

مرکزی حکومت کی اطاعت ہے

یہ بھی قرطب معنوی اور الحاد و زندقہ کی بدترین مثال ہے اور لفظ کی قطعی و گناہ بری دلالت سے صریح الخراف۔ یہاں بھی وہی سوالات ہوں گے جو اس سے پہلی تنقیح کے ذیل میں کئے گئے تھے مزید برآں ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر کسی جگہ نظام حکومت نہ ہو تو وہاں اللہ و رسول کی اطاعت کیا نظر ہوگی؟

یہ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اسلام کی اساس اولین ہے سارے دین کی عمارت اسی پر قائم ہے، اسی لئے قرآن کریم میں اس کا جگہ جگہ ذکر آیا ہے اور نہایت تاکید کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

قل اطيعوا الله واطيعوا رسوله فان تولوا فان الله لا يحب

الکافرين (آل عمران ص 4 پ 3)

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو جس اگر تم اس سے
امراض کرو (پارہ کھو) کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو پتہ نہیں کرتا۔

اس آیت میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے انحراف کرنے والوں کو کافر کہا
جا رہا ہے تو کیا حکام حکومت کی اطاعت سے انحراف کرنے والوں کو بھی کافر کہا جائے گا۔

(3)

”قرآن کریم میں ”اولی الامر“ سے مراد ”افسران ماتحت ہیں“

یہ قرآن مجید کی کلی تفسیر ہے۔ پارہ ہے کہ آیت کریمہ ”اطعوا اللہ و اطعوا اللہ
المرسول و اولی الامر منکم“ کی جو تعبیر و تفسیر ہونے کی عبادت میں کی گئی ہے وہ قطعاً کفر
ہے اور امت محمدیہ کے قطعی فیصلے کے خلاف ہے۔ ”اللہ کی اطاعت“ سے مراد اوامر الہی ہیں جو
قرآن کی صورت میں امت کو دینے گئے ہیں اور ”اطاعت رسول“ سے مراد وہ احکام نہیں ہیں
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں نافذ فرمائے تھے اور ان کا تمام تر ذخیرہ
کتاب حدیث میں محفوظ و منضبط ہے۔ اور ”اولی الامر“ سے مراد بااقتدار طبقہ ہے جو سلسلہ فی
الدین کے وصف سے متصف ہو اور اعلیٰ کلمۃ اللہ اور اجرام احکام شریعت میں دل و جان
سے سامی ہوں نیز ظاہر ہائی کہ جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں ان
ہی کو حق ہے کہ اللہ و رسول کے کلام کی ضرورت کے وقت تعبیر و تفسیر کریں اور ان ہی کی اطاعت
امت پر فرض ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ”ترجمان قرآن“ اور ”خبر امت“ کے قلم سے
مہم صحابہ پیش مشہور ہوئے ہیں ان سے ”اولی الامر“ کی جو تفسیر اور احکامات روایت ہیں
جو یہ ابن ابی الحداد و ابن ابی حاتم اور حاکم متقول ہے وہ یہ ہے کہ:

یعنی أهل الفقه والدين و أهل طاعة الله الذين يعلمون الناس

معاني دينهم و يأمرهم بالمعروف و ينهونهم عن المنكر

فأوجب الله طاعتهم على العباد (ج 2 ص 176)

یعنی وہ حضرات جو فقہ دین کے حامل ہوں اور اللہ کی اطاعت میں سرگرم ہوں اور لوگوں کو دین کے معانی سمجھاتے ہوں، نیکی کا حکم دیتے ہوں اور برائی سے روکتے ہوں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی اطاعت اپنے بندوں پر فرض کی ہے۔

یہی تفسیر حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد سے بھی منقول ہے۔ (ماہنامہ ابوالکھیر - ج 2 ص 176)

خاطر ہے کہ امت کی جن ہستیوں کی زندگی قرآن کی حراولت میں گزری ہو اور جو سرچاپ شریعت مقدسہ سے آراء و عقائد ہوں وہی اللہ اور اس کے رسول کے دین کی تفسیر و تشریح کے اہل ہیں اور ضرورت کے وقت ان ہی کی اطاعت کو واجب قرار دیا جاسکتا ہے، چاہل بے دین، افاقی اور بد عقیدہ افسران باقت اور حکام وقت جنہوں نے انگریز کی اطاعت و خدمت گزاری میں اپنی زندگیاں گموائی ہوں ان کو دین کی تفسیر و تشریح کا حق کیسے دیا جاسکتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض روایات میں "اولوالامر" کی تفسیر کے سلسلہ میں بطور مثال حضرات ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم جیسے اکابر و فقہاء صحابہ کے نام منقول ہیں، اور بعض روایات میں صرف صحابہ کرام کو "اولی الامر" کا مصداق قرار دیا ہے۔ ان تخریجات کی روشنی میں ہر مسلمان فیصلہ کر سکتا ہے کہ "اولی الامر" سے افسران، قضا، اور اللہ و رسول سے "عز و کرامت" یا "تکھم حکومت" نہ لیں صرف ان کو قرا لیا جائے اور کیا ہے۔

(4)

"رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے"

ایسا کہنا قطعاً کفر ہے، اطاعت رسول دین کے مسلمات میں سے ہے۔ امت محمدیہ صحابہ ائمہ و تابعین نے اطاعت رسول کو ہمیشہ دین کا جزو لازم سمجھا ہے، رسول پر ایمان لانے کا مطلب ہی اس کی اطاعت و فرمانبرداری ہے، اور نہ صرف یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

عبد و عظم کی اطاعت ضروری ہے بلکہ ہر رسول مطاع ہوتا تھا اور ہر امت پر اپنے رسول کی اطاعت فرض رہا و ہم بھی۔ دیکھئے قرآن کریم کس طرح صبر کے ساتھ بیان کر رہا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ط (انعام 9 پ 5)

ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے۔

پھر صرف رسول کی اطاعت کا حکم دیتے ہی اکتفا نہیں کیا کیا بلکہ اس کی اطاعت کو طرہائے تعالیٰ کی اطاعت لہرایا گیا۔ ارشاد ہے:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ط (انعام 11 پ 5)

جو رسول کی اطاعت کرے اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور محبت الہی کے دعویداروں سے صاف کہہ دیا گیا کہ تمہارے اس دعوے کی سچائی اسی وقت ظاہر دہیاس ہوگی جب کہ تم اپنا دعاء اطاعت میں سرگرم ہو گے۔ معلوم ہوا اپنا رسول کے بغیر محبت الہی اور اپنا دعاء قرآن کا دعویٰ سرسر ٹھو اور باطل ہے، ارشاد ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آل عمران 3 پ 4)

آپ فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری راہ چلو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخش دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اطاعت رسول کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ چند آیات درج ذیل ہیں۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ط فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

الْكَاذِبِينَ۔ (آل عمران 3 پ 4)

آپ کہہ دیں اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی پھر اگر اعراض کریں تو (خدا بخشنے والا مہربان نہیں ہے) کہ اللہ کو کافروں سے محبت نہیں۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

(آل عمران ع 14 پ 4)

اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ تم پر رحم ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلُّوْا عَنَّهُ وَ أَنتُمْ

تَسْمَعُونَ (الانفال ع 3 پ 9)

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اس سے مت بھڑکن۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فِي الْأَمْرِ الَّتِي تَلْهُبُ رُبَّمَا

(الانفال ع 6 پ 10)

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور آپس میں نہ جھگڑاؤ جس

بامرور ہو جائے اور پانی رہے گی تمہاری دوا۔

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ وَيُؤْتِ مِمَّا رَزَقَهُ فَأُولَئِكَ هُمُ

الْمُتَّقُونَ (النور ع 7 پ 18)

اور جو کوئی اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ڈرتا رہے اللہ

سے اور تقویٰ اختیار کرے سو وہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ

وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ إِن تُطِيعُوا فَبِخَيْرٍ ؕ وَأَن تَعْصُوا لِرَسُولِ

الْإِبْلَاحِ الْعَمِينَ (النور ع 7 پ 18)

آپ کہہ دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، پھر اگر تم

امراض کرو گے تو اس کا ذمہ ہے جو بوجھ اس پر رکھا اور تمہارا ذمہ ہے جو

بوجھ تم پر رکھا اگر اس (رسول کی) اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور

پیغام لانے والے کئے نہیں مگر پیچھا دینا کھول کر۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ

در جموں (النور 7 پ 18)

قائم رکھنا اور دینے روز کو اور اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم پر رحم ہو۔

يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و لا تعصوا

اعمالکم (نور 4 پ 28)

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنے احوال کو پاگل نہ کرو۔

پھر اطاعت رسول کا بار بار تاکید یہی حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کر گیا کہ جب تک لوگ اپنے تمام باہمی جھگڑوں اور زندگی کے تمام فیصلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم نہ بنائیں گے ان کا ایمان کامل نہیں ہے اور یہ بھی صاف کہہ دیا گیا کہ رسول برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلوں کو دل کی کشادگی اور ذہن دھب کی ہم آہنگی کے ساتھ قبول کر لینا ضروری ہے اور شاد ہے:

فلا و رملك لا يلمنون حتى يحكمواك فيما شجر بينهم ثم لا

يجلدوا في انفسهم حرجا مما قضيت و يسلموا تسليما۔

(النساء 9 پ 5)

سو قسم ہے میرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تم کو فی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان سے اٹھے، پھر نہ پاویں اپنے جی میں کسی قسم کی تنگی تیرے فیصلے سے اور قبول کریں خوشی سے۔

یہ آیت کریمہ جس حقیقت کبریٰ کو بیان کر رہی ہے اس پر غور کرنے کے بعد کسی مومن کو اور امت رسول کے بارے میں شک و شبہ نہیں رہ سکتا۔ آیت میں جو حکم بیان کیا جا رہا ہے وہ قرآن کے جہاں اہلین کے ساتھ قطع نہیں بلکہ پوری امت محمدیہ پر قیامت تک اس کے اسے کی ملک ہے۔

غرض اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس سے انحراف کر سکے اور شاد ہے:

و ما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله و رسوله امرا ان

يَكُونُ لَهُمْ الْخَيْرُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمِنْ بَعْضِ الثَّلَاثَةِ وَرَسُولُهُ فَقَدْ
حُصِّلَ مُنْظَرًا مَبِينًا. (الاحزاب ج 5 پ 22)

اور کسی ایماندار مرد یا عورت کا یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی
بات کا فیصلہ کر دے تو ان کو رہے اختیار اپنے کام کا اور جس نے تا فرمانی
کی اللہ کی اور اس کے رسول کی تو وہ مرجح اور صاف گمراہی میں چڑ گیا۔

آیت بالا واضح طور پر بتا رہی ہے کہ رسول کے فیصلے کے مقابلے میں کسی مومن کو فیصلہ
کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کے لئے سعادت و سلامتی کی راہ بھی ہے کہ وہ رسول کے فیصلوں کے
سامنے اپنا سر جھکا دے، ورنہ بصورت دیگر اس کے حصہ میں ضلال و گمراہی کے سوا کچھ نہیں، علامہ
آلوسی رقمطراز ہیں:

أَيُّ أَنْ يَخْتَارُوا مِنْ أَمْرِهِمْ مَا شَاءُوا وَأَيْلَ يَحِبُّ عَلَيْهِمْ أَنْ
يَجْعَلُوا رَأْيَهُمْ تَبَعًا لِرَأْيِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاخْتِيَارُهُمْ
نَلُّوا لَا اخْتِيَارَهُ - (روح المعاني ص 22 ج 22)

یعنی ان کو یہ حق نہیں کہ اپنے امور کے متعلق جو چاہیں فیصلہ کریں بلکہ ان
پر لازم ہے کہ اپنی آراء کو بتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے
مہر رک کے تابع رکھیں اور اپنی پسند کو آپ کی پسند کا پابند بنائیں۔

اور یہی نہیں کہ رسول کی اطاعت کا تاکیدی حکم دیا گیا بلکہ رسول کی مخالفت کرنے
والوں کو عذاب الیم سے ڈرایا بھی گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

فَلْيَحْذَرُوا الَّذِينَ يَخْلَفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور ج 9 پ 18)

سو ڈرتے رہیں وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں اس کے حکم کا اس سے کہ
آپ سے ان پر کچھ خرابی یا پیچھے ان کو عذاب دردناک۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

و من يتشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير
سبيل الملمين قوله ما تولى و نصله جهنم و مائة مئبر
(النساء ج 17 پ 5)

اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جبکہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے
سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف تو ہم اس کو حوالہ کریں گے وہی طرف
جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری
جگہ ہے۔

یعنی جب کسی کو حق بات واضح ہو چکے پھر اس کے بعد بھی رسول کے حکم کی مخالفت کرے اور
سب مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنے لئے ہمارا اختیار کرے تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے، احمیانا باد۔
ان آیات کے بعد جب ہم ان احادیث کی طرف آتے ہیں جس میں جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو امت پر فرض و لازم قرار دیا گیا ہے تو وہ اس کثرت سے ملتی ہیں
کہ ان کا شمار بھی دشوار ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں چند احادیث درج فرماتے ہیں:

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل
امی بدخلون الجنة الا من امی قبل من امی قال من اطاعنی
دخل الجنة و من عصانی فقد امی (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں
کے جو انکار کریں، عرض کیا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا جس نے میری
امت کی جنت میں داخل ہوا اور جس نے اطاعت کی تو اس نے انکار کیا۔

عن جابر فی حدیث طویل فی اخرہ۔

فمن اطاع محمدا فقد اطاع اللہ و من عصی محمدا فقد

عصى اللہ و محمد فرق بین الناس (رواہ البخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں آتا ہے کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خط امتیاز سمجھنے والے ہیں مومن اور کافر کے درمیان۔

عن مالك بن انس مرسلًا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تركت فيكم امرين لئن تغفلوا ما تمسكتن بهما كتاب الله و سنة رسوله (موطا)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک اس پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم و الذي نفس محمد بيده لو بداكم موسى فاتبعتموه و تركتموني لفضلتكم عن سواء السبيل و لو كان حيا و انرك ليوثي لا تبعي (دارمی)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں اور تم ان کا اتباع کرو اور مجھ کو چھوڑ دو تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ اور اگر وہ پیچیدہ حیات ہوتے اور میری نبوت کو پاتے تو میری ہی اتباع کرتے۔

پرتاج کے کفر و ضلال کا نقطہ اولیٰں اطاعت رسول کا انکار ہے اسی لئے علماء امت نے اطاعت رسول کو اصلی دین قرار دیا تھا اور اس سے سرمو تہاؤ کو زنجی و منکال کا سرچشمہ۔ امام اہل

سنت امام احمد بن حنبلؒ کی تفسیر کے الفاظ پڑھئے، پھر یہ یہ الفاظ کس طرح صادق آتے ہیں۔

قال الامام احمد في رواية الفضل ابن زياد: نظرت في المصحف فوجدت طاعة الرسول صلى الله عليه وسلم في ثلاثة وثلاثين موضعا لم جعل يتلوا فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم الآية وجعل يكررها ويقول و ما الفتنة الشريك لعلة الازارء بعض قوله ان يقع في قلبه شيء من الزيف فليزيع قلبه فليهلكه وجعل يتلو هذه الآية (فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم)

(انصار المسلول علی شاتم الرسول ص 55)

امام احمدؒ نے فرمایا (جیسا کہ فضل بن زیاد کی روایت ہے) کہ میں نے قرآن پاک میں غور کیا تو چونتیس (33) مقامات پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم موجود پایا پھر آپ اس آیت کی تلاوت فرماتے گئے فليحذر الذين امن (چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے کہ ان کو کوئی فتنہ نہ پہنچ جائے) امام احمدؒ اس آیت کو بار بار پڑھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ فتنہ کیا ہے؟ شرک ہے، ہو گا یہ کہ جب کوئی شخص آپ کے کسی قول کو رد کرے گا تو اس کے دل میں کئی سی پیدا ہو گی اور پھر جب اس کا دل کئی میں جتا ہو جائے گا تو اس کو ہذا کر دے گا۔ (خیرے رب کی قسم وہ ایمان نہیں لائیں گے جو ہتکندہ ماننے اختلافات میں آپ کو حکم فرمادیں)۔

الحمت رسول کا انکار و حیثیت رسول سے برأت و بیزاری ہے جو سراسر کفر ہے۔

علامہ شیخ شفاء قاضی میاض سے نقل ہیں کہ:

قال ابو حنيفة و اصحابه من يروى عن محمد صلى الله عليه

او کذاب بہ فہو مرئد (رد المحتار ص 401)

امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب نے فرمایا جو شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاری کا اقرار کرے یا آپ کو جھٹلائے وہ مرتد ہے۔

رسول کے فیصلوں سے انکار و حقیقت رسالت سے انکار ہے اور رسالت سے انکار کفر ہے۔ آیت کریمہ ”وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ“ کی تفسیر کے سلسلہ میں علامہ شہاب بخاری لکھتے ہیں:

ای الا لیطیعہ من بعث الیہ و یرضی بحکم فمن لم یرض بہ لم یرض برسالئہ فہو نازک لما یحب علیہ کافر..... قال القاضی کاشہ ای اللہ احتج بذلك علی أن الذی لم یرض بحکمہ و ان اظهر الاسلام کافر و قبل فی توجیہہ ان لم یرض بحکمہ لم یرض بحکمہ اللہ تعالیٰ و من لم یرض بحکمہ اللہ تعالیٰ فہو کافر۔ (لسم الریاض ج 3 ص 352)

یعنی جن لوگوں کی طرف نبی کو بھیجا گیا وہ اس کی اطاعت کریں اور اس کے فیصلوں پر رضا مند رہیں۔ ان کا اقرار کریں جتنا جو شخص اس کے فیصلے پر راضی نہیں وہ اس کی رسالت سے بھی راضی نہیں وہ اپنے فرض کا تارک اور کافر ہے۔ قاضی (عیاض) نے فرمایا گویا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو انور و نیل بیان فرمایا ہے کہ جو شخص رسول کے فیصلوں سے رضا مند نہ ہو اگرچہ وہ اسلام کا اقرار کرے کافر ہے۔ آیت کی توجیہ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص رسول کے فیصلوں پر راضی نہیں تو وہ اللہ کے فیصلوں پر بھی راضی نہیں اور جو اللہ کے فیصلوں پر راضی نہیں وہ کافر ہے۔

لطف یہ ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا عقیدہ نہ رکھنے کی وجہ سے“ علامہ احمد پروردگار بھی اپنے فتوے کی رو سے کافر ہے۔ پروردگار نے تو فی 53 میں دارالمصنفین کے

موقر، ممتاز، "معارف" میں شائع ہوا تھا۔ اور حال میں ملک کے مختلف جرائمکند مجذبات میں اس کو نقل کیا گیا ہے جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"اتباع رسول کی اس سے بھی دلیل اور کون سی ہو سکتی ہے لہذا یہ واضح ہو گیا کہ بعض وقتی اور خاصہ عارضی معاملات میں حضور کی اطاعت پر حیثیت اس پر قائم تھی لیکن حضور کی اطاعت پر تنبیہ رسول مستقل اور قیامت تک کے لئے فرض بلکہ شرط ایمان ہے اور یہی وہ اطاعت ہے جس سے سر پہلی ابدالہاد کے جنم کا موجب ہوتی ہے۔"

(ایشیالاہور 17 اپریل 1962ء۔ جلد 11 شمارہ نمبر 14۔ ص 10 کا لم 3)

(5)

یہ کہنا کہ "رسول کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ وہ اس

قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے"

قصداً کفر ہے کیونکہ اس عقیدہ کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حیثیات کا انکار لازم آتا ہے جن کو قرآن کریم نے نہایت صراحت سے بیان کیا ہے۔ قرآنی آیات کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلم، مرئی، شارح کتاب الہی، امت کے تمام معاملات اور فیصلوں میں قاضی، تمام نزاعات اور جھگڑوں میں حکم اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تشریحی اختیارات کے حامل ہیں۔ یہی وجہ ہے جس کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو قابلِ تحقیر نمونہ اور آپ کی اطاعت کو سب مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے اور ہدایت آپ کی ہی اطاعت سے وابستہ کی گئی ہے، امور مذکورہ بالا کو مان لیں کرنے کے لئے آیات ذیل پر نظر ڈالئے۔

وَبَايَعْتُمْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰیٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّیْهِمْ (البقرہ ص 15 پ 1)

اے ہمارے پروردگار! ان لوگوں میں خود انجی کے اندر سے ایک رسول

معصوم فرمایا جو انہیں تحریری آیات چاہ کر مٹائے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کا ”ترکیہ“ کرے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین اوصاف بالترتیب مذکور ہیں۔

1- لوگوں کو قرآن چاہ کر مٹاؤ۔

2- انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیجئے۔

3- ان کا ترکیہ و تہذیب کرنا۔

وَاتَّوَلْنَا إِلَٰهَ الذِّكْرِ لِنُنْذِرَ لِّلنَّاسِ مَا نَزَلَ إِلَيْهِمْ

(انحل۔ ص 6 پ 14)

اور (اے نبی) یہ یادداشت (قرآن حکیم) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو واضح کر دو جو حق پران کی طرف اتاری گئی ہے۔

یعنی آنحضرت کا کام یہ ہے کہ ”کتاب اللہ“ کے مضامین کو خوب کھول کر لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مطلب وہی مستتر ہے جو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِنُحْكِمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَادَ اللَّهُ

(الاسراء۔ ص 16 پ 5)

چونکہ ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان جو کچھ اللہ تمہیں سمجھائے اس سے فیصلہ کرو۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے اپنی پیچی کتاب تجھ پر اس لیے اتاری کہ ہمارے سمجھانے اور بتانے کے موافق آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں گویا آپ کو مسلمانوں کی زندگی کے معاملات کا حکم اور قاضی مقرر کیا جا رہا ہے لہذا مسلمانوں کی سعادت اسی میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں سے سر موٹا ہونہ کریں اور آپ کے فیصلوں کے سامنے گرو نہیں جھکاویں۔

بأمرهم بالمعروف و ينہاہم عن المنکر و یحلی لہم
الطیبات و یحرم علیہم الخبیات و ینزع عنہم أمرہم
والأغلال النعی کانت علیہم (الاعراف۔ 19 پ 9)
”وہ ان کو معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے ان کو روکتا ہے اور ان کے لئے
پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے اور ان پر
سے دوزخ بھرا اور نعمت اتار دیتا ہے جو ان پر چڑھے ہوئے تھے۔“

اس آیت شریفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذیل کی تشریحی اختیارات تفویض کئے
جا رہے ہیں۔

- 1- نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔
 - 2- پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرنا۔
 - 3- لوگوں کے اوپر سے دوزخ بھرا اور قیدی اتار دینا جن میں کچلی اشیاء جھکاویں۔
- اب ظاہر ہے کہ ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جن حیثیات کو واضح طور پر
جاں کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک حیثیت کا انکار بھی قرآن کا انکار ہے۔

(6)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو بحیثیت“
مرکز ملت“ آپ کی اطاعت فرض تھی آپ کی وفات کے
بعد آپ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی
کسی زعمہ کے احکام کی تابعداری ہے“

یہ بات بھی کفر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ میں قیامت تک کے
لئے واجب الاطاعت ہے اور آپ کی مذکورہ بالا حیثیات بحیثیت رسول و نبی ہیں اور جب آپ کی

رسالت و نبوت باقی ہے تو آپ کی حیثیات بھی باقی رہیں گی۔

اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا انکار آپ کی رسالت و نبوت کا انکار ہے اور یہ کہنا کہ ”اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی پیروی ہے“۔ آٹھ غلط ہے۔

عربی زبان کی لغت اور محاورہ سے اس بات کی سند نہیں پیش کی جا سکتی بلکہ قرآن مجید میں اطاعت کے ساتھ آپ کی اتباع کا بھی بار بار حکم آیا ہے۔ اس کی پود کیا تاویل کرے گا۔

(7)

”ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے“

یہ صریح الامور و مذاق ہے۔ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم ہوگئی اور اب کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا لہذا قیامت تک کے لئے حاکم و سعادت آپ کی اطاعت میں منحصر ہے۔

واضح رہے کہ یہ عقیدہ ”کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے“ رسول کی رسالت کے انکار کے مترادف ہے تاہم ہر مسلمان کلمہ طیبہ میں رسول کی رسالت کا اقرار کرتا ہے اور تمام عالم اسلامی کے گوشہ گوشہ سے اذان میں آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر آپ کی رسالت صرف اس بنا پر تھی کہ خدا کی طرف سے قرآن کریم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں دیا اور بس اس سے آگے کچھ نہیں۔ آپ ہمارے لئے مطہر تھے ذرا امر نہ حاکم نہ قاضی اور نہ شارع تو پھر آپ کی رسالت اعلیٰ و باضہ اس زمانہ میں عملاً ختم ہو چکی اور کلمہ طیبہ میں رسالت محمدی کا اقرار ایمان ہے معنی ظہور۔

یاد رہے کہ ہر زمانے میں جس طرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح حد حسب قرآن پر بھی۔ بلکہ درحقیقت صاحب قرآن پر ایمان لانے کے بعد ہی قرآن پر ایمان مکمل ہوتا ہے کیونکہ جب تک صاحب قرآن پر ایمان نہیں ہوگا قرآن پر ایمان کا دعویٰ سچا نہیں ہو سکتا،

اگر رسول کی رسالت کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو قرآن کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ہر زمانے میں طاعت رسول کا تاکید عزم دیا ہے اور امت مسلمہ نے طاعت رسول کو ہر زمانے کے لئے سند و حجت جانا اور اس سے انحراف کو کفر و الحاد کہا ہے۔

آخر حضرت ابو بکر و عمر و دیگر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، انجمن کا طرز عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کے بعد آپ کی اطاعت و ارشادات کے ساتھ کیا رہا؟ اسلام کی پوری تاریخ شاید یہ کہ خلفاء راشدین کے سامنے جب کوئی مسئلہ پیش ہوا اور کسی نے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد گرامی حلیا فوراً اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا اور کسی نے یہ آواز نہ اٹھائی کہ اب تو نبوت ختم ہو چکی اس لئے لوگوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

(8)

”قرآن کے احکام وراثت، قرض، لین دین، صدقہ و

خیرات، زکوٰۃ سب عبوری دور سے متعلق ہیں“

یہ بھی کلمہ صریح ہے، کتاب و سنت میں ان احکام کے وقتی اور عبوری ہونے کے متعلق تصریح تو کہا، اشارہ تک موجود نہیں۔

قرآن کریم کے متعلق اس قسم کا عقیدہ کہ اس کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں قرآن سے کھلا ہوا انکار و تحریف قرآن کریم نے بلا تکلف الفاظ میں اعلان کیا ہے۔

و تمت کلمت ربک صدقا و عدلا لایبدل لکلمتہ۔

(الانعام ص 14 پ 8)

تیرے رب کا کلمہ صدق و عدل کے ساتھ مکمل ہو گیا کوئی بدلے والا نہیں اس کی بات کر۔

کلمات اللہ میں وراثت، قرض، لین دین، صدقہ و خیرات، زکوٰۃ وغیرہ تمام احکام شامل ہیں نیز:

ومن لم یحکم بما أنزل اللہ فاولئک هم الکفرون

(المائدہ ص 6 پ 6)

جرم النزل اللہ کے مطابق معاملات کے فیصلے نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

اس آیت میں تمام احکام مذکور داخل ہیں، اور یہ سمجھنا کہ قرآنی احکام کے ایک حصہ میں تو تبدیلی کی جاسکتی ہے اور دوسرے حصے میں نہیں، یہی ذہنیت ہے جس کے متعلق قرآن نے کہا ہے:

الفل متون بعض الكتاب و تکفرون بعض -

(البقرہ ص 10 پ 1)

کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے سے انکار کرتے ہو۔

اصل یہ ہے کہ غلام احمد پوری شخصی حکایت کے بارے میں چہرہ پراہنہ کی قطع نظر اختیار کئے ہوئے ہے، اور اس کا نام اس نے ”قرآنی حکام ربوبیت“ رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں وراثت، قرض، لین و دین، زکوٰۃ و غیرہ کے احکام صراحتاً شخصی حکایت کا اثبات کرتے ہیں تو وہ ان احکام کو قرآن کریم کے احکام ہاتھ ہوتے جواب دیتا ہے کہ یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہیں، بالفاظ دیگر جب یہ عبوری دور ختم ہو جائے گا اور ناکہ ربوبیت کا سورج طلوع ہوگا تو یہ احکام سب منسوخ ہو جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہوتے تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اشارہ یا کنایہ فرماتا کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی احکام ربوبیت قائم کرنا ہے البتہ صدقہ و خیرات اور وراثت کے احکام ہم اس وقت کے لئے دے رہے ہیں جب تک یہ احکام قائم نہ ہو جائیں لیکن قرآن کریم میں سرے سے اس کا کچھ ذکر ہی نہیں کیا اس قسم کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں۔

علامہ ابراہیم محمد رسول اللہ والہین معہ کے دور سعادت میں پوری کا تفسیف کردہ حکام ربوبیت قائم ہوا تھا یا نہیں؟ در صورت اثبات تاریخ کے کسی حوالہ سے دکھایا جا سکتا ہے کہ عبوری دور کے احکام ختم ہو گئے تھے؟۔“

اور در صورت بھی جب یہ نظام اس وقت بھی قائم نہ ہو سکا اور محمد رسول اللہ
والذین معہ کا عہد معاوضہ آگئیں بھی جب اس کا تحمل نہ ہو سکا تو اس خود ساختہ نظام کی حیثیت
کیا رہ جاتی ہے۔

(9)

”شریعت محمد یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد
مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر
زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور
اس کی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے“

یہ بھی کلام صریح ہے اور فتح نبوت کا اظہار۔ شریعت محمد یہ قیامت تک آنے والی امت کے
لئے ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک نبی کی شریعت کو دوسرا نبی ہی منسوخ کر سکتا ہے اور جب آپ خاتم
النبیین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت متوہدہ صفات پر نبوت اور رسالت ختم ہو گئی تو آپ کی
شریعت بھی آخری شریعت ظہری۔ پھر کسی مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کو شریعت جدید مرتب و
مدون کرنے کا حق کس طرح مل گیا؟

پھر امت رسول یا اتباع رسول جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آیا ہے۔ وہی اور
عارضی حکم نہیں بلکہ دائمی ہے اور ہر زمانے کے لئے ہے قرآن کریم میں اشارہ یا کنایہ بھی یہ
ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت و اتباع کا حکم آپ کی حیات تک محدود
ہے اس کے بعد جدید شریعت مدون کر لی جائے۔ بلکہ اس کے برخلاف صراحت کے ساتھ اس امر
کی وضاحت موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے دین و شریعت
سے نہ پھرنے کا حکم دیا گیا ہے نہ انہی آیت کے بعد ملاحظہ ہو:

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الْفَاحِشَاتُ أَوْ

قتل انقلبتم علی اعقابکم ۛ و من یقلب علی عقبہ فلن یضر
اللہ شیئاً ۛ و سيجزى الله الشاکرین ۝

(آل عمران۔ ع 15 پ 4)

”اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ایک رسول ہیں، مگر دیکھتے آپ سے پیچھے
بہت سے رسول، پھر کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا
تم پھر جاؤ گے اگلے پاؤں اور جو کوئی پھر جائے گا اگلے پاؤں تو ہرگز کچھ
نہیں بگاڑے گا اللہ کا اور اللہ ثواب دے گا شکر گزاروں کو۔“

اسی طرح جب یہ لڑا یا گیا کہ:

لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوة حسنة لمن کان یرجو اللہ
و الیوم الآخر (الانعام۔ ع 3 پ 21)

”بلکہ تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں عمدہ نمونہ
عمل ہے اس شخص کے لئے جو اللہ اور روزِ آخرت سے اس کا گناہ ہو۔“

تو اس سے متعجب یہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی صرف آپ کے
عہد کے لئے نمونہ تھی بعد میں آنے والے زمانے کے لئے نہیں۔ بلکہ آیت کریمہ تمام مسلمانوں کو
بلا اشتہار کسی زمان و مکان کے یہ ہدایت دے رہی ہے کہ ہرچے مومن کے لئے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ کمال ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
کے بعد امت کے واجب العمل ہونے پر احتجاج (استدلال) کرتے تھے۔

اعمر ج ابن مسعود و ابن ابی حاتم عن حفص بن غاصم قال
قلت لعبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رأیتک فی السفر لا
تصلی قبل الصلاة و لا یعلھا فقال یا ابن النبی صحت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا و کذا قلتم اڑہ بصلی
قبل الصلوۃ و لا بعدها و بقول اللہ تعالیٰ لقد کان لکم فی
رسول اللہ اسوۃ حسنۃ و اخرج عبدالرزاق فی المصنف
عن قتادۃ قال ہم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان ینہی
عن الخمرۃ فقال رجل ایس قد راہت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یلبسہا قال عمر بلی قال الرجل ثم یقل اللہ
تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ و اخرج
الشیخان و غیرہما عن ابن عباس قال اذا حرم الرجل امرآئہ
فہو بمن مکفرہا و قال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ
حسنۃ الی غیر ذلک من الاخبار۔

(تفسیر روح المعانی ج 21 ص 168)

ابن جہاور ابن ابی حاتمؒ نے شخص بن حاتمؒ سے روایت کی ہے کہ میں
نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے عرض کیا ”میں نے آپ کو سڑ میں دیکھا
ہے کہ آپ نہ فرض نماز سے پہلے منیٰ و نوافل پڑھتے ہیں اور نہ اس کے
بعد“۔ اس پر آپ نے فرمایا ا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ کافی عرصہ رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو نہ فرض سے پہلے نماز پڑھتا
ہوا دیکھا اور نہ اس کے بعد (اس سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مسجد میں منیٰ و نوافل ادا نہیں کرتے تھے بلکہ گھر میں جا کر ادا فرماتے
تھے۔ جیسا کہ احادیث کثیرہ میں مذکور ہے)۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد
کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ محدث کبیر عبد الرزاق
معنف میں بروایت قتادہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے
سرخ و عاری دار پہڑے کے پیٹے سے منع کرنا چاہا اس پر ایک شخص نے

کہا "کیا آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کا کپڑا پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں ماس پر اس شخص نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے پر اپنی بیوی کو حرام کر لے تو یہ وہ قسم ہے جس کا کفار و منافقوں کی ہے اور پھر آپ نے یہ آیت چھی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

مزید برآں ہر زمانے کے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رسول جس امر کا حکم دیں اس کی تعمیل کرنا اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَنْ نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ (حشر۔ ع 1 پ 28)
"اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔"

اس آیت پر منکرین حدیث کی طرف سے شبہ کیا جاتا ہے کہ آیت کریمہ فُتًی اور غُتًم کے سلسلے میں نازل ہوئی ہے۔ اس کا جواب واضح ہے کہ لفظ کا عموم معتبر ہے نہ کہ خصوص سبب۔ آیت کریمہ کے الفاظ عام ہیں۔ علامہ شہاب بخاری فرماتے ہیں:

هَذَا مَحْمُولٌ عَلَى الْعُمومِ فِي جَمِيعِ أَوَامِرِهِ وَنَوَاهِيهِ لِأَنَّهُ لَا يَأْمُرُ إِلَّا بِالصَّالِحِ وَلَا يَنْهَى إِلَّا عَنِ الْمُنْكَرِ وَانْكَشَتْ الْإِمَامَةُ نَزَلَتْ فِي الْغَنَاءِ وَالْغِنَاءِ إِذِ الْعَبْرَةُ لِعُمومِ اللَّفْظِ لَا لِعُصْوَصِ السَّبَبِ۔

یہ حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوامر و نواہی کے لئے عام ہے کیونکہ آپ کسی خوبی ہی کی بنا پر حکم دیتے اور کسی خرابی ہی کی وجہ سے ممانعت فرماتے ہیں اور گویا یہ آیت فُتًی اور غُتًم کے بارے میں اتنی ہے۔ تاہم احتیاط لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ کہ خصوص سبب کا۔

علامہ ازہری آیت ذیل میں شریعت محمدیہ کے واجب الاجماع ہونے کی صاف تصریح

موجود ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ساری امت کو اس کی اتباع کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

ثم جعلناك على شريعة من الامر فاتبعها و لا تتبع الهواه

الذين لا يعلمون۔ (الباقیہ۔ ج 2 پ 25)

”پھر ہم نے آپ کو دین کی ایک خاص شریعت پر لگا دیا ہے تو اسی پر چمٹے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جو کچھ ظلم نہیں رکھتے۔“

پھر ساری امت دور رسالت سے لے کر آج تک اس پر متعلق الممان ہے کہ شریعت محمدیہ ہی نبیات کی راہ ہے اور اسی پر چل کر امت دنیا و آخرت میں سعادت و کامرانی حاصل کر سکتی ہے۔ اور سورۃ الجود میں تو صاف تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت صرف اس عہد کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ تمام آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے ہے۔ ارشاد ہے:

و آخرون منهم لمداءلحقوا بهم۔ (سورۃ الجود۔ پ 28)

”اور اس رسول کو مبعوث کیا دوسرے لوگوں کے واسطے بھی جو انکی ان میں شامل نہیں ہوئے۔“

پھر یہ کہنا کہ شریعت محمدیہ صرف اس عہد کے لیے خاص تھی کتنا بڑا کفر صریح ہے۔

(10-11)

”مرکز ملت کو یہ اختیار دینا کہ وہ عبادات، نماز، روزہ،

معاملات، اخلاق میں رد و بدل کر سکتا ہے یا مرکز ملت

اپنے زمانے کے تقاضے کے ماتحت نماز کی جزئی شکل میں

رد و بدل کر سکتا ہے“

صریح الحاد و عقد اور کفر ہے یہ خیال باطل و حاصل، واللہ اعلم بالصواب

۱۔ اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت ہے۔

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بحیثیت مرکز ملت تھی اور آپ کی اطاعت نہیں ہو سکتی اور ان دونوں باتوں کا خلاف اسلام ہو گا واضح ہو چکا ہے۔

مقام خود ہے کہ جب خود قرآن کریم نے صاف صاف طعیر ہم اتفاق میں دیں اسلام کی ابدی ہونے اور خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور یہ بات صاف ہو گئی کہ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب ہے جو قیامت تک کے لئے قانون الہی ہے اب نہ کوئی اور وحی آسانی نازل ہوگی اور نہ دین و شریعت میں کسی قسم کی تبدیلی واقع ہوگی چنانچہ ارشاد ہادی ہے:

اليوم اكملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمی و رضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ ص 6)

آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کو میں نے دین کے لئے پسند کیا۔

و من یبغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه و هو فی الآخرۃ من المخاصمین۔

(آل عمران۔ ص 9 پ 3)

اور جو کوئی دین اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا۔

پھر اس صاف و صریح اعلان کے بعد کیسے اس کا امکان باقی رہ سکتا ہے کہ قرآن کریم کے احکام عارضی اور محدودی دور کے لئے ہیں۔ جب وہی آسمانی کاہر دائرہ بند کر دیا گیا تو خالق کے قطعی قانون کو حقوق کے مشوروں سے کس طرح ختم کیا جاسکتا ہے۔ آخر جہالت کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے! لیکن درحقیقت مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم قائل قبول نہیں اس لئے جدید دین کی ضرورت ہے اور یہ دین وہ ہے جس کی تشکیل پرویز کر رہا ہے یا کوئی نام کی اسلامی حکومت اس کے مشورہ سے کرے۔ اس سے بڑھ کر اور صریح ٹکڑیاں ہوگا۔ گویا وہی آسمانی کو جو ابدی اور قطعی ہے چند دھڑے اور ٹکڑے سے ختم کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس جرأت اور اہٹائی کے ساتھ شیعہ ای

چار بیخ اسلام میں کسی نے ایسی صریح کفر کی بات کی ہو۔ پر دین کی کفریات میں اور کچھ بھی نہ ہوتا تو اس کی جھگڑ کے لئے بس ایک یہ بات ہی کافی تھی۔

پر دین جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا غلام صاف صاف لفظوں میں یہ ہے کہ دین اسلام صرف مہد نبوت تک کے لئے قیام ختم ہو گیا اور اب تو ہر ایک نام کی اسلامی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسلام کا جدید ایٹمی پتھر کرے اور جو کچھ الٹا سیدھا قانون بنا دے بس دین اسلام ہے اور وہی اس زمانے کی شریعت ہے۔ غلامیے کفر کی ایسی صریح دعوت آج تک کسی باطنی زمرہ میں اور محمد نے بھی دی ہے؟۔ اسلام کے نام پر اسلام کو ختم کرنے کی اس سے زیادہ اور کیا سوڈا تہذیب ہو سکتی ہے؟۔

(12)

”حدیث، فحشی سازش اور جھوٹ ہے، جو مسلمانوں کا

مذہب ہے“

حدیث کو فحشی سازش کہنا اور سنت کا انکار کرنا کفر محض ہے، خصوصاً قطعاً سے اس کا جھٹ ہونا ثابت ہے۔ علامہ اتریں حدیث و سنت کا انکار در حقیقت رسول کی ابدی امامت سے فرار اور آپ کی حقیقت حکمرانی کو ختم ہے۔ حدیث و سنت کا جھٹ ہونا ظاہر و میاں ہے، امت محمدیہ علی صاحبہا اقیام و التسلیمات کا غیر منقطع اتصال و وارث اس پر شاہد صدق ہے۔ اس وقت حقیقت حدیث کے تمام روایات کا استحصاء خصوصاً نہیں صرف چند روایات کی تکذیب کی جاتی ہے۔

1۔ قرآن کریم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد بعثت کو جس طرح بیان کیا گیا ہے ذرا اس پر نظر ڈالئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہ ربانہ میں دست بردار ہیں:

وَبَنَّا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ

الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ط

اے ہمارے پروردگار اور ان لوگوں میں خود انجی کے اندر سے ایک رسول
مبعوث فرما جو انہیں حیرتی آیات پڑھ کر سناے اور ان کو کتاب اور حکمت
کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے جنگ تو ہی ہے بہت زبردست ہوتی
حکمت والا۔

تحریر قبلہ کے سلسلہ میں حق تعالیٰ اپنی نعمت کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد
فرماتا ہے:

كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰیٰتِنَا وَيُزَكِّیْكُمْ
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُنُوْا تَعْلَمُوْنَ
(البقرہ ص 18 پ 2)

جس طرح ہم نے تمہارے اندر ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری
آیات پڑھ کر سنا تا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب اور حکمت کی
تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

سورہ آل عمران میں مسلمانوں پر احسان خداوندی کا اظہار ان لفظوں میں کیا جا رہا ہے۔

لَقَدْ مِّنَ اللّٰهِ عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلِ لُغٰی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ (آل عمران۔ ص 17 پ 4)

لہذا اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ان ہی میں سے
ایک رسول بھیجا جو اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سنا تا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا
ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس پہلے وہ صریح گمراہی
میں تھے۔

اور سورہ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِیْ الْاُمَمِیْنَ رَسُوْلًا مِنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ

ويزكيهم و يعلمهم الكتاب و الحكمة و ان كانوا من قبل

لنسى فضل مين (المعراج 1 پ 28)

یعنی ہے جس نے ان چاروں میں ایک رسول ان علی میں سے مبعوث فرمایا کہ

وہ ان کو اس کی آیتیں پڑھا کر سنا تا ہے اور ان کو سناتا ہے، اور ان کو کتاب اور

حکمت سکھاتا ہے۔ اور اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

ان آیات جلیلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد بعثت کو متعین کیا گیا ہے جو

حسب ذیل امور پر مشتمل ہے۔

1۔ تلاوت آیات۔

2۔ کتاب وحکت کی تعلیم۔

3۔ تزکیہ و تعمیر نفوس۔

اب ظاہر ہے کہ کتاب و حکمت کی تعلیم تلاوت آیات کے علاوہ کوئی اور ہی چیز ہو سکتی

ہے ورنہ اس کا علم ہر ذکر بے معنی تھا، اسی طرح ”تزکیہ“ بھی آپ کا ایسا خصوصی واسطے جو دوسرے

قرآن کے الفاظ پڑھا کر سنا دینے سے ذائد ہے ورنہ ذکر کی کو ایک علم ہر مقصد کے طور پر بیان کرنے

سے کیا فائدہ۔ بس یہی دونوں چیزیں معنی حکمت و تزکیہ کی طبعی و عملی تفصیل ”حدیث و سنت“ کہلاتی

ہے۔ صحابہ تابعین جن کی ہجرت قرآنی ہر زمانہ میں سند و حجت رہی ان سب کی یہی رائے ہے کہ

اس سے مراد ”سنت رسول اللہ“ ہے۔ چنانچہ حضرت مہدی اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔ حسن بصریؒ

قائد اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حکمت سے مراد سنت ہی ہے (ملاحظہ ہو اللہ راہ اللہ و السورۃ)

1۔ محمد بن ادریس الشافعیؒ نے اپنی کتاب ”الرسالہ“ میں اطاعت رسول اور سنت کی تعینت پر

بڑی میر حاصل بحث کی ہے۔ اسی سلسلہ میں وہ ایک جگہ فرماتے ہیں:

فلذا كثر الله الكتاب و هو القرآن و ذكر الحكمة فسمعت من

ارضى به من اهل العلم بالقرآن يقول الحكمة سنة رسول

الله و ذلك انها مفرونة مع كتاب الله و ان الله المبرضى طاعة

رسولہ و حتم علی الناس اتباع امرہ فلا یجوز أن یقال لقول
 فرضی الا لکتاب اللہ ثم سنہ رسولہ لہما وصفنا من أن اللہ
 جعل الایمان رسولہ مقرونا بالایمان بہ۔ (مس 78)
 اللہ تعالیٰ نے ”الکتاب“ کا ذکر کیا جس سے مراد قرآن کریم ہے۔ اور
 ائمہ کا ذکر کیا ہے جس کے بارے میں میں نے قرآن کے ان علماء سے
 جو میرے نزدیک پسندیدہ ہیں یہ کہتے سنا کہ اس سے مراد سنت رسول
 اللہ ہے اور یہ اس لئے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور بلاشبہ اللہ
 تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت فرض کی ہے اور اہل اسلام رسول کو لوگوں پر
 حقیقی قرار دیا لہذا کسی امر کو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ کے بغیر فرض نہیں
 کہہ سکتے کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان
 لانے کے ساتھ ساتھ اپنے رسول پر بھی ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔
 و أنزلنا الہک الذکر لتبین للناس ما نزل الہیم۔

(الاحقاف ص 6 پ 14)

اور اسے نبی پڑ کر (قرآن) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کیا ہے
 تاکہ تم واضح کرو لوگوں کے لئے اس کو جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔

اس آیت سے بوضاحت معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ
 یہ خدمت سپرد کی گئی تھی کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام اور ہدایتیں دی ہیں آپ ان کی تہمیں
 فرمائیں۔ تہمیں کے معنی ہیں کسی چیز کا کھول کر بیان کرنا جس کے لئے ہم اپنی زبان میں تخریج کا
 لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ تخریج اور وضاحت اصل مہارت سے آگے ہوا
 کرتی ہے پس قرآن کریم کی اسی تہمیں و تخریج کا نام حدیث ہے۔ قرآن کریم کے جو معانی و
 مطالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں وہ احادیث قولیہ
 ہیں۔ اور جن کی آپ نے اپنے عمل سے تخریج فرمائی ہے وہ ”احادیث فعلیہ“ یا ”تقریریہ“ مثلاً

قرآن میں "اقیموا الصلوٰۃ" وارو ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تہمین و تخریج کے سلسلہ میں فرمایا۔

صلو کما وانعمونی اصلی۔

تم بھی اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔

یا جب قرآن پاک میں اتو الو کھو کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تہمین و تخریج کے سلسلہ میں متاویز کوۃ اور وجوب کوۃ کے احکام بتا دیے۔ یا چوہ کی سزا کے متعلق قرآن شریف میں حکم آیا کہ:

والسارق والسارقة فاطعوا ايديهما جزاء بما كسبا نكالا من

الله (المائدہ ص 6 پ 6)

اور چوہی کرنے والا اور چوہی کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کی کٹائی کی سزا میں (یہ) عیب ہے اللہ کی طرف سے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ ہاتھ کٹائی سے کاٹا جائے گا اور یہ سب بیان و توضیح بھی وہی ہی تھی جو قرآن کے علاوہ ہے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہی آتی تھی اور وہی بھی حجت شریعہ ہوتی تھی پتا چچا یا ست ذیل ملاحظہ ہوں۔

و ما جعلنا القبلة التي كنت عليها الا للعلم من يبع الرسول

من يقلب على عقبه (البقرہ ص 17 پ 2)

اور ہم نے مقرر نہیں کیا وہ قبلہ جس پر تو پہلے تھا مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہے گا رسول کو اور کون پھر جائے گا اٹنے پاؤں۔

اس آیت میں اس امر کی توثیق فرمائی ہے کہ وہ پہلا قبلہ جس کی طرف رخ کیا جا تا تھا وہ ہمارا ہی مقرر کیا ہوا تھا ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں وہ آیت کہیں نہیں ملتی جس میں اس قبلہ کی طرف رخ کرنے کا ابتدائی حکم ارشاد فرمایا گیا ہو۔ لہذا ظاہر ہے کہ یہ حکم وہی غیر حق کے ذریعہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔

ما قطعتم من لينة أو تركتموها قائمة على أصولها فبإذن الله۔

(البخاری۔ ج 1 ص 28)

تم نے مجھ کو رکاوٹ کاٹ ڈالا یا اپنی چیز پر کھڑا رہنے دیا (یہ) اللہ کے حکم سے (کیا)۔
غزوہ خیبر میں جب یہود قلعہ بند ہو گئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ
ان کے درخت کاٹ ڈالے جائیں اور باغ اہل دیے جائیں تاکہ وہ لوگ باہر نکل کر لڑنے پر
مجبور ہوں۔ نیز کھلی جنگ کے وقت درختوں کی رکاوٹ باقی نہ رہے اس پر کچھ درخت کاٹے گئے
اور کچھ باقی چھوڑ دیے گئے تاکہ فتح کے بعد مسلمانوں کے کام آئیں۔ اس فعل پر کاروں نے طعن
کرنا شروع کر دیا کہ مسلمان فساد سے روکتے ہیں اور خود فساد کرتے ہیں۔ اس آیت میں اس طعن
کا جواب دیا جا رہا ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا ہے وہ سب اللہ کے حکم اور اذن سے کیا گیا ہے۔ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی غیر ملوک کے ذریعہ اس کا حکم دیا گیا تھا جس کی قبیل آپ نے کی بھر
وہی ملوک کے ذریعہ وہی غیر ملوک کی تصدیق دہانیہ فرمائی گئی۔

لقد صدق الله رسوله فلولا بنا الحق لند حملن المسجد الحرام

ان شاء الله آمين محملين رؤسكم و مقصيرين لا تداخلون

فعلهم ما لم تعلموا فجعل من دون ذلك فتحا قريبا

(الفتح۔ ج 1 ص 26)

اور اللہ نے سچ کر دکھایا اپنے رسول کا خواب حقیقی طور پر کہ تم داخل ہو کر رہو گے مسجد
حرام میں اگر اللہ نے چاہا آرام سے بال موڑتے ہوئے اپنے سروں کے اوپر کھڑے
ہوئے بے کھلے۔

مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ ہمارا دارالحدیث میں ہو
چکا ہے اور سر منڈا کر اور بال کھڑا کر محال ہو رہے ہیں۔ پھر اتفاق سے اسی سال آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کا قصد عمرہ ہو گیا۔ صحابہ کو خیال ہوا کہ اس سال ہم کہہ سکیں گے اور عمرہ ادا کریں گے مگر مخالف

تو قحیرانہ ہو گیا جس وقت صلح مکمل ہو کر حدیبیہ سے واپسی ہونے لگی تو بعض صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہم امن وامان سے مکہ میں داخل ہوں گے اور عہدہ ادا کریں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اس سال ایسا ہوگا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو بیٹھک یوں ہی ہو کر رہے گا تم امن وامان سے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو گے۔

یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی اسی طرح تصدیق کی جا رہی ہے جس طرح قربانی کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خواب کی قرآن نے تصدیق کی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کا خواب بھی وحی میں داخل ہے۔

و اذا اسر النبی الی بعضنا زواجه حدیثا فلما لایات بہ و اظہرہ

اللہ علیہ عرف بعضہ و اعرض عن بعض فلما لایاہا بہ قالت

من انبأک هذا قال یأمنی العلمیم الخبیر۔ (الحکیم۔ ج 1 پ 28)

اور جبکہ بخبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چکے سے فرمائی پھر جب اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی) کو بتلا دی اور بخبر کو اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر دی تو بخبر نے (اس ظاہر کر دینے والی بی بی کو) تموڑی ہی بات تو جنگ دی اور تموڑی ہی بات کو ہال گئے پھر بخبر نے اس بی بی کو جب وہ بات جنگ دی وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس کی کس نے خبر دی آپ نے فرمایا کہ مجھ کو بڑے جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی اللہ تعالیٰ) نے خبر کر دی۔

سوال یہ ہے کہ وہ آیت کہاں ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی تھی کہ تمہاری بیوی نے تمہاری داد کی بات دوسروں سے کہہ دی۔ کجاہر ہے کہ یہ بات آپ کو نبی غیر مکتوی کے ذریعہ بتائی گئی تھی۔

انغرض حدیث کا جہت ہونا اور وحی کی دو قسمیں مکتویہ غیر مکتویہ ہونا قرآن کریم کی متعدد جہاں آیات سے ثابت ہے اور احادیث تو اس باب میں توازن کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اسی نے امت نے ہمیشہ ملت کو اسلامی احکام کا ماخذ بنانا ہے اور اس کے جہت شرقی ہونے پر تمام امت کا

الحقائق و اجماع ہے۔

امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں:

لو لا السنة ما لهم أحد من القرآن (میزان شعرانی۔ ص 25)

اگر سنت نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی شخص قرآن نہیں سمجھ سکتا تھا۔

امام شافعیؒ "الرسالہ" میں فرماتے ہیں:

و سنة رسول الله مينة عن الله معنى ما اراد ليلا على خاصة

و عامة ثم قرن الحكمة به فاتبعها ابناء و لم يجعل هذا لاحد

من غير خلقه غير رسولہ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی مراد کو بیان

کرنے والی ہے اور قرآن کے الفاظ عموم و خصوص کی دلالت کرنے والی ہے اسی لئے

اللہ تعالیٰ نے حکمت کو قرآن کے پہلو پہ پہلو کر کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے علاوہ مخلوق میں سے کسی اور شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا نہیں فرمایا۔

اور امام فروانیؒ "مسئلی میں رقمطراز ہیں:

و قول رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة لدلالة

المعجزة على صدقه و لا امر الله تعالى ابانا باتباعه و لا له لا

ينطلق عن الهوى ان هو الاوحى يوحى لكن بعض الوحي

يتلى فسمى كتاباً و بعضه لا يتلى و هو السنة و قول رسول

الله صلى الله عليه وسلم حجة على من سمعه شفاها فاما

نحن فلا نبلغها قوله الا بلسان المخبر بنا على سبيل التواتر

واما بطريق الاحاد۔ (ص 83)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حجت ہیں کیونکہ ہجرات آپ کی صداقت

پر دلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی تابعداری کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ آپ ہی کے

حق میں وارد ہے لا یسطق عن الہوی الاہیہ (یعنی آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے جو کچھ فرماتے ہیں وہی کے ماتحت فرماتے ہیں) لیکن وہی کی ایک قسم وہ ہے جس کی عداوت کی جاتی ہے یہ کتاب اللہ سے موسوم ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کی عداوت نہیں کی جاتی یہ سنت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اس شخص کے لئے جس نے آپ سے دور رہنا ہو جنت قطعی ہے البتہ ہم لوگوں کی طرف آپ کے اقوال راویوں ہی کی زبانی پہنچتے ہیں قرآن کی صورت میں یا خبر واحد کے ذریعہ۔ اور قاضی شوکانی ارشاد انمول میں لکھتے ہیں:

اعلم انہ قد اتفق من يعتد بہ من اهل العلم علی ان
السنة المطهرة مستقلة بتشریع الاحکام وانہا کالقرآن فی
تحلیل الحلال و تحریم الحرام و قد ثبت عندہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہ قال الا وانی اوتیت القرآن و عظمہ معہ
والحاصل ان ثبوت حجية السنة المطهرة و استقلالها
بتشریع الاحکام ضرورية دينية ولا یخالف فی ذلك الامن
لا حظ له فی دین الاسلام۔ (ص 29)

جاننا چاہئے کہ تمام محترم علماء اس امر پر متفق ہیں کہ سنت مطہرہ تشریعی احکام کا مستقل ماخذ ہے اور سنت کی چیز کے حلال اور حرام کرنے میں قرآن کے مثل ہے۔ کچھ حدیث میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کا مثل“..... ان فرض سنت کا جہت ہونا اور احکام اسلامی کا ماخذ ہونا ضروریات دین میں سے ہے اس کی مخالفت صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کا دین اسلام سے کوئی واسطہ ہو۔

اور علامہ شافعی رحمہ اللہ امام ”التحریر“ میں فرماتے ہیں:

حجية السنة ضرورية دينية۔ (ج 2 ص 225)

سنت کا جملہ ہوتا ضروریات دین میں داخل ہے۔

ان دلائل کی روشنی میں حدیث و سنت کا ماخذ احکام ہونا ظاہر و عیاں ہے۔

نور فرمائیے کہ دین کے ایک مطلق حلیہ ساتھ کو جھوٹ کہنا اسلامی نقطہ نظر سے کثرتِ بڑا جرم ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ اس جھوٹ میں سارے کھٹکھٹا، حلقہیں اور صوفیا، کوشٹریک، جانا جانا اور زندقہ نہیں تو کیا ہے۔

دنیا کا کتنا بڑا انگڑ ہے کہ پروردگار اس کے بھو اؤس کے دم یا اہل میں اب تک امت خلافت و گمراہی کی داریوں میں سرگرداں، بلکہ رہی تھی اور کسی کو اطلاع تک نہ تھی سب سے پہلے اس جھوٹ کا انکشاف جس ذات شریف پر ہوا وہ یحییٰ بزرگ ہیں یا پھر ان کا کوئی مقتدا اور پیغمبر۔

(13)

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے شتم کرنا“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا آپ کی کسی ایک سنت یا حدیث کا اختلاف کرنا سراسر کفر ہے۔ علامہ کمال الدین ابن ابی شریف ساسرہ شرح ساسرہ میں رقمطراز ہیں:

اللھم الا ان ردہ استخفافاً الاکان ای لکنونہ العاقلة النبی

صلی اللہ علیہ وسلم ولم یزل فی القرآن صریحاً لیکفر

لاستخفافہ بجناب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ص 360)

بار بار گزری کسی حدیث کو بے وقعت سمجھ کر رد کر دیتا ہے یعنی اس بنا پر کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اور قرآن میں صراحتاً نازل نہیں ہوا تو ایسا شخص کافر ہے کیونکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کو گمراہ ہے۔

اور علامہ ابن قیم الجوزی میں فرماتے ہیں:

او عبہ نیبہ او عہم الر حابسة من صن العربین

(ج 5 ص 130)

اگر کوئی شخص کسی نبی پر کسی قسم کی عیب لگائے یا انبیاء کی سنتوں میں سے کسی سنت کو ناپسندیدہ سمجھے تو وہ کافر ہے۔

حد ہو گئی ہے حیاتی اور بے شرعی کی کہ پرہیز جو کیونرم کا اونی پرستار ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مذاق اڑائے اور غلط بیانی اور دغا کوئی سے کام لے کر آپ کی تعلیمات میں خلل و شکوک و شبہات ڈالنے کی مذموم کوشش کرے۔ اب ہم یہاں ان احادیث کو جن پر پرہیز نے خاک بدھن گستاخ زبان دشمن و راز کی ہے ان کے صحیح معانی و مطالب کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

حکلی حدیث جو جن ابوروا کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

عن ظہراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من

مسلمین يلتقيان فليصافحان الا خفرا لهما قبل ان يفترقا۔

(ص 708)

حضرت برادر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ مظہر فرمادیتا ہے۔

غور فرمائیے اس حدیث میں مصافحہ کی غنیمت اور اس کے ثواب کا بیان ہے کہ جب دو مسلمان جو اسلام سے وابستہ ہوں اور احکام اسلام پر عمل پیرا ہوں، اخلاص و محبت سے مصافحہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے صفیرہ گناہ و مصافحہ فرمادیتا ہے۔ مگر پرہیز نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ صرف مصافحہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ و مصافحہ ہو جاتے ہیں خواہ وہ مصافحہ ہوں یا کبار اور خواہ وہ احکام اسلامی پر عمل کرتا ہو یا نہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں ”فما من مسلمین“ کی صراحت موجود ہے جو ان دونوں کے مسلمان ہونے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کو صاف طور پر بتا رہی ہے۔

اصل یہ ہے کہ پرہیز کے نزدیک ثواب عبادت غنیمت ہے معنی الفاظ ہیں اس لئے

وہ احادیث کو قرآن کے خلاف دلاتا ہے اور ان کا تکلف کرتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت ان میں سے کوئی حدیث بھی قرآن کے خلاف نہیں۔ حسن معاشرت کو قرآن نے بطور اصل کلی کے بیان کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اس کی تحصیل بتلائی ہے قرآن میں سلام و تحیہ کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی تخریج میں مصافحہ کی غنیمت بیان کی ہے۔

دوسری حدیث صحیح مسلم کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابی ہریرۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
توضا بعد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه عرج من وجهه
کمل عظیمۃ نظر الیہا بعینہ مع الماء أو مع آخر قطر الماء فاذا
غسل یدیه عرج من یدیه کمل عظیمۃ کان بغسلها یداه مع
الماء أو مع آخر قطر الماء فاذا غسل وجلیہ عرجت کمل
عظیمۃ مشہوار جلالہ مع الماء أو مع آخر قطر الماء حتی
یخرج نظما من الذنوب (ج 1 ص 125)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ مسلم یا بندہ مومن وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے سرزد ہوئی تھیں اور جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ خطائیں جن کا ارتکاب اس نے اپنے سروں پر عمل کر لیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں تا آنکہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو کر نکل آتا ہے۔

(راوی کو شک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بندہ مسم کے الفاظ ادا ہوئے یا بندہ مومن کے۔ اسی طرح راوی کو شک ہے کہ آپ نے پانی کے

ساتھ فرمایا اپنی کے آخری فقرہ کے ساتھ)

اس حدیث میں وضو کا اجر و ثواب بیان کیا جا رہا ہے کہ جب کوئی بندہ مومن (جو ایمان و اسلام کے تقاضوں پر عمل ہی اہل) وضو کرتا ہے تو اس وضو سے اس کے صفائے معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں خطائوں سے مراد صفائے نثر ہیں۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

والمراد بالخطايا الصفات دون الكبائر كما تقدم بيانه وكما

في الحديث الآخر ما لم يفسد الكبائر۔

حدیث میں جو الفاظ عطا کیا ہے اس سے صفاً مراد ہیں، کہا از مرافعیں (اس کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے) چنانچہ ایک اور حدیث میں یہ قید بھی مذکور ہے کہ مالم یفسد الکبائر یعنی جب تک کہا از کا رکناب نہ کرے۔

پروانہ نے اس حدیث کا یہ مضمون بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس قسم کی احادیث گناہوں کے لاشعش (دے رہی ہیں) کو نہ، پوری، ذاکر سب کچھ کر لو اور پھر صرف وضو کر لو سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

غور فرمائیے کس طرح تعلیم رسول کو صحیح کرنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ اہم عمل صلاۃ ہے۔ اسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کے بعد صلاۃ کی تعلیم و تلقین فرمایا کرتے تھے کہ صلاۃ سراسر منظرِ عبادت ہے۔ اس میں ایک بندہ مومن مختلف کیفیات و حرکات سے اپنی بندگی کا اعتراف و اقرار کرتا ہے اور عبادت و عبادت ساری تعلیم نبوی کا خلاصہ ہے۔ صلاۃ کا مقدمہ وضو ہے۔ قرآن کریم نے وضو کا مستقل بیان فرمایا ہے اور اس کی فرض طہارت ہی بیان کی ہے۔ چنانچہ سورۃ المائدہ میں وضو حجیم کے احکام بتاتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

ما یہد اللہ لیلعل علیکم من حرج ولكن یرید لیطہرکم و

لیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون (المائدہ۔ ص 2 پ 8)

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر گناہ کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور تم پر اپنا پورا احسان کرے تاکہ احسان مانو۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

و ينزل عليكم من السماء ماء ليطهروكم به و يطهركم
رجو الشيطان (الانفال۔ ص 2 پ 9)

اور اچھا رقم پر آسمان سے پانی کر اس سے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطان کی نجاست دور کر دے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مذکور میں اسی طہارت کی تفصیل بیان کی ہے کہ وضو کرنے سے شیطان کی گندگی بندھو من سے کیونکر دور ہوتی ہے اور خدا کی نعت کا اس پر کس طرح غصہ ہوتا ہے مگر پر ویز چونکہ وہاں شیطان ہی گرفتار ہے اس لئے اس کی سمجھ میں یہ بات بالکل نہیں آتی کہ وضو سے باطنی طہارت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔

اب تیسری حدیث صحیحہ الوضو کی ہے جس کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں:

من اوضا نحو وضوئی هذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیہما
نفسه خطیئہ ما تقدم من ذلہ۔

جس شخص نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں اپنے ہی غی میں کوئی بات نہ کی (یعنی وہ ذیالات و غفلات سے خالی رہیں) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے۔

یہ حدیث بھی درحقیقت اس آیت مبارکہ کی تفسیر ہے۔

و اقم الصلوۃ طرفی النہار و زلفا من الیل فان الحسنات

یذهبن السیئات فذلک ذکر عن اللہ اکبرین (ہود۔ ص 10 پ 12)

اور آپ نماز کی پابندی کیجئے دن کے دونوں سروں پر (یعنی اول و آخر میں) اور رات کے کچھ حصوں میں، بیک وقت ایک کام مٹا دیتے ہیں، بے کامیوں کو۔ یہ بات ایک

صحیح ہے صحت ماننے والوں کے لئے۔

اس آیت میں ملاقات کا حکم دینے کے بعد صاف تصریح ہے کہ انہوں سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارک میں اس نماز کی صفت بتائی ہے جو گناہوں کو مٹاتی ہے لیکن پرہیز کے نزدیک جو تکبر، غصہ، ملاقات و غیرہ کی سرے سے وہ حیثیت ہی نہیں جو اسلام نے ان کو دی ہے۔ اس لئے یہ ساری حدیثیں اس کو اسلام کے خلاف نظر آ رہی ہیں۔

چونکہ حدیث حسب ذیل ہے:

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال المؤمن الله اكبر فقال احدكم الله اكبر ثم قال اشهدان لا اله الا الله قال اشهدان لا اله الا الله ثم قال اشهدان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال حي على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه داخل الجنة۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مؤمن نے اللہ اکبر کہا اور تم میں سے بھی کسی نے اللہ اکبر کہا۔ پھر مؤمن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا اور اس نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا پھر اس نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو اس نے بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہا پھر اس نے حی علی الصلوٰۃ کہا اور اس نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا پھر اس نے حی علی الفلاح کہا تو اس نے بھی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا۔ پھر اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور اس نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور اس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

اذان کے کلمات ایمانیات پر مشتمل ہیں پورے عقائد و اعمال کا خلاصہ کلمات اذان میں موجود ہے اس لئے حدیث شریف میں تعلیم دی جا رہی ہے کہ جو شخص اذان کلمات ایمانیہ کو دل کی گہرائی سے اور زبان و قلب کی پوری ہم آہنگی سے کہتا ہے وہ داخل جنت کا مستحق ہے۔ بتائیے اس میں حقائق کی کیا چیز ہے؟

اب آخری حدیث جس میں تحریر کیا گیا ہے وہ نیچے اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من صلى لله اربعين يوما في جماعة يترك التكبير الاولى
كعب له براء فان براء ق من النار وبراء ق من النفاق۔

(جامع ترمذی، ج ۱ ص ۳۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے چالیس روز اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جماعت سے نماز ادا کی اس کا مقام کے ساتھ کہ گھیر لوٹی سے شریک جماعت رہا تو اس کے لئے دو براءت دے دیئے جاتے ہیں ایک دوزخ سے براءت کا اور دوسرا نفاق سے براءت کا۔

یہ حدیث بھی اسی آیت مبارکہ ان المحسنات يذهبهن السيئات کی تفصیل ہے کہ ”صلوة“ جب اپنی شکل میں شرائط و حدود کی پابندی کے ساتھ ادا کی جائے تو اس پر کیا ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس شخص کے چالیس روز نماز جماعت، گھیر لوٹی کی رویت ہو اسلام کی تعمیرات اس باب میں اس کے سامنے ہوں اس کو اس حدیث پر کوئی اشکال نہیں ہوگا بلکہ جس شخص نے اپنی آنکھوں پر اٹا دوزخ کی عینک لگائی ہو اس کو اسلام کے ہر حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر تعلیم میں اہمیت پانچویں نمبر پر نظر آئے گا۔

غور فرمائیے نماز ایمان اور کفر کے درمیان حادق ہے جماعت شعار اسلام میں سے ہے، پھر ایک شخص کامل اخلاص سے اس پر چالیس روز عبادت کرے تو اس کی نتیجہ زندگی اسلام کے کس قدر ہم آہنگ ہوگی؟ اس کا قلب جذبہ ایمان و اخلاص سے لبریز ہوگا، عہدیت اس کے

رگ و پے میں سرائت کر چکی ہوگی ایسے شخص کو جہنم اور نفاق سے نجات کا پروانہ دیا جا رہا ہے تو اس پر پروانہ کیوں چرائیٹا ہے۔

(14)

”یہ کہنا کہ آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں“

کفر صریح ہے۔ کیونکہ اس طرح اسلامی مکتبہ، اعمال، اخلاقی الغرض پرے دین کو زمانہ جاہلیت کا دین بتایا جا رہا ہے اور سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام کو کفر کہنا اور سارے مسلمانوں کو جو اس دین ضیف پر عمل ہی آہوں کافر قرار دینا اس سے بڑھ کر اور کہا کفر ہوگا؟۔

اصل یہ ہے کہ پروانہ کا ایمان اس کے خود ساختہ قرآنی دین پر ہے جس کے اجزائے ترکیبی یہ ہیں:

1- اہل امت رسول سے انکار و نحوہ اور اگر کسی مسئلہ میں اہل امت رسول تسلیم بھی کی جائے تو وقتی و عارضی۔

2- سارے صحابہ و تابعین، تبع تابعین، مجددین، مفتیاء، شیعین، صوفیاء اور ائمہ لغت کو بے اعتبار ٹھہرانا، حالانکہ وہی حضرات ہیں جنہوں نے قرآن کریم کو ہم تک پہنچایا اور اس دین کی حفاظت اور مختلف جہات سے اس کی خدمت کیا ہے۔

3- مغربی انکار و نظریات کی روشنی میں قرآن کی تشریح و تفسیر کرنا اور اپنے حق سے لغت کے تحت سے معنی تراشنا۔

4- عبادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ثواب، عطا، عت، قیامت، حشر و نشر، وزن اعمال و نیرہ قرام مصطلحات شرعیہ کو جدید معانی پہنا کر ساری شریعت کا ابوال۔

5- اپنے نام نہاد کلام ربوبیت کو ملجائے اسلام قرار دینا۔ یہ جو وہی کے اشتراکی نکلہ م

سے پورا پورا ایم آہنگ ہے اور اگر کچھ فرق ہے تو صرف جذبہ محرک میں۔
 لیکن کے جذبہ محرک کے مقابلہ میں پرویز نے بھی اپنے ذہن سے چند امور قرآن سے
 جن کو وہ مستقل اقدار کہتا ہے لیکن چونکہ ان امور کی تفہیم میں بھی اس نے دوسروں کی
 نقل اتارنے کی کوشش کی ہے اس لئے اس کے کلام میں بڑا شدید تضاد و تہمت پایا
 جاتا ہے اور حتم طریق یہ کہ سارے انبیاء و رسول کی تعلیمات کا آئینہ چل اسی نظام
 ربوبیت کو دکھاتا ہے۔ یہ ہے پرویز کا قرآنی دین جس کی بناء پر اس کو اسلام کفر نظر آتا
 ہے اور سارے مسلمان کافر۔

(15)

”تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس
 میں صرف ہونا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے
 پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش
 میں کامیاب بھی ہو گئے“

یہ بھی کلمہ صریح ہے کہ اس طرح سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے جن میں صحابہ
 تابعین، تبع تابعین، ائمہ فقہاء سب داخل ہیں۔

کبروت کلمۃ تخرج من افواہهم ان یقولون الا کذباً۔
 حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امت کو ”خیر امت“ فرمایا ہے اور مسلمانوں
 کی راہ سے نپے والے کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنہون

عن المنکر و تلومون باللہ (آل عمران۔ ج 12 پ 4)

تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیگی گئی عالم میں۔ حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع

کرتے ہوئے برے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ تعالیٰ پر۔

دیکھئے آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو ”سب امتوں سے بہتر“ بتایا ہے اور ایمان باللہ ماسرہ المعروف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے خصوصی اوصاف میں شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا اصل ذوران حقین ہاتوں پر صرف ہوگا۔ لیکن پرہیز کے نزدیک معاملہ بالکل الٹا ہے کہ امت نے اس تیرہ سو سال میں اپنا سارا زور ہی اس دین حق کو مٹانے پر صرف کر دیا۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا ذکر ہی کیا جاسا امت کے ایمان ہی کی غیر فیض رسانی۔ پرہیز چونکہ سراپا کلام الہی کی تحریف میں منہمک ہے اس لئے اس سے اس کے سوا اور توقع بھی کیا ہو سکتی تھی کہ وہ ساری امت کو گمراہ کیجے۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے متعلق تو مسلمانوں سے کہا گیا تھا کہ

الظالمون ان یلمنواکم و قد کان طریق منہم یسمعون

کلام اللہ ثم یحرفونہ من بعد ما علقوہ و ہم یعلمون۔

(البقرہ۔ ع 9 پ 1)

اے مسلمانو! کیا تم توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہارا کہاناں لیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کا کلام سنتے ہیں اور پھر اس کو کچھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کرتے ہیں۔

پرہیز تمام مسلمانوں کو ملزم قرار دیتا ہے لیکن یاد رہے کہ جو لوگ مسلمانوں کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید میں صاف مذکور ہے۔

و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدئ و یتبع غیر

سبیل الموعظین نو لہ ما ناولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرہ۔

(النساء۔ ع 17 پ 5)

اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے بعد اسی کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلے جائے تو ہم اس کو جو کچھ وہ کہتا ہے کرنے دیں گے

اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

ملاحظہ فرمائیے قرآن کہتا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کر لیتا ہے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور پرویز کہتا ہے کہ ہمارے مسلمان دست سے ہٹ گئے اور دین حق کو مٹانے میں انہوں نے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ لہذا یہ مستحق عذاب ہیں۔ اور خطیب اسلام لڑتے ہیں کہ ”میری امت گمراہی پر بھی جمع نہیں ہو سکتی“ کہو یہ شخص پوری امت کو یک قلم کافر قرار دے رہا ہے۔ فقہانہا ہی لئے اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسی بات کہے جس سے پوری امت کی تحقیر لازم آئے۔ عجم اربابوں میں ہے۔

و كذلك يقطع بتكفير كل من قال قولا صرحه بتوصل به

الى تضليل الامة اى كونهم فى ضلال عن الدين والصراط

المستقیم۔ (ج 4 ص 549)

اور اسی طرح چینی طور پر اس شخص کی تحقیر کی جائے گی جس نے کوئی ایسی بات کہی جس سے پوری امت کا گمراہ ہونا یقینی دین اور گمراہی کے دہا ہونا لازم آئے۔

(16)

”اللہ تعالیٰ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں

انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے“

یہ بھی صریح کفر ہے، اللہ تعالیٰ چند اخلاقی صفات کا نام نہیں بلکہ وہ ذات واحد متصف

الجامع ہے جس کی تعریف و توصیف سے پرہیز قرآن مجید ادا ہے۔

و هو الذى خلق السموات و الارض بالحق و يوم يقول نحن

فیکون قوله الحق وله الملك يوم ينفخ فى الصور عالم

الغیب و الشهادة و هو الحکیم الخیر (انعام۔ ع 9 پ 7)

”اور وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر اور جس

دن کہے گا ہو جا تو وہ ہو جائے گا اس کی بات سچی ہے اور اس کی بادشاہت ہے جس دن پھر نکلا جائے گا صوبہ جانتے والا انجی اور کھلی باتوں کا اور وہی ہے حکمت والا جانتے والا۔

و لنن سألهم من خلق المسننات و الارض و مسخر الشمس

القمر لیقولن اللہ فانی یؤفکون۔ (الحکیمت۔ ع ۱۶ پ ۲۱)

اور اگر تو لوگوں سے پوچھے کہ کس نے بنایا ہے آسمان اور زمین کو اور کام میں لگا یا سورج اور چاند کو تو کہیں گے اللہ نے، مگر کدو حراٹے چلے جا رہے ہیں۔

قل انعمدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرراً ولا نفعاً

واللہ هو السميع العليم۔ (المائدہ ع ۱۰-۱۱)

تو کہہ دے کیا تم ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے قصص اور نفع کا اور اللہ ہی ہے بخشنے والا اور جاننے والا۔

واللہم لا اله الا هو الرحمن الرحيم۔ (البقرہ۔ ع ۱۹ پ ۲)

اور تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے کوئی معبود نہیں اس کے سوا، بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ

کلوا احد (الاخلاص۔ ع ۱ پ ۳۰)

تو کہہ دو اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو دینا، نہ کسی سے جتنا نہیں ہے اس کے برابر کا کوئی۔

واضح رہے کہ سارے ادویان، صوفیہ کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کی ذات کے ماننے پر ہے اور

تمام انبیاء و رسل کی تعلیمات کی اساس اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور اس کی توحید ہی ہے، مسلمان ہونے کے لئے جس طرح اس کی صفات پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اس کی ذات پر بھی۔

پرہیز کی اس عبارت میں (جو استثناء میں درج ہے) اللہ تعالیٰ کی ذات سے صریح انکار ہے بلکہ اس کو چھٹا خدائی صفات سے تعبیر کیا گیا ہے صریح کفر باللہ ہے۔

(واضح رہے کہ حال میں مسٹر پریچ نے جو دوسرا خط جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے نام لکھا ہے اس میں خدا کے وجود کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی چند عبارتیں بھی اس کے ثبوت میں پیش کی ہیں لیکن اس عبارت کے حقائق کو:

”خدا عبارت ہے جان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اہل عقول کو نہ جانتا ہے۔“

نہ تو اس نے کسی قطعی کا اعتراف کیا ہے اور نہ اس سے بیزاری کا اظہار۔ حالانکہ گناہ وہ یہ ہے کہ جب آدمی ایک بار کفر کا مرتکب ہو گیا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے اور اپنی بیزاری کا اظہار نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس بنا پر اتنا ہرگز کافی نہیں ہے کہ اپنے سابق عہد کی چند عبارت اس کے خلاف نقل کر دی جائیں بلکہ صاف اعتراف کرنا ضروری ہے کہ میری یہ تعبیر بالکل غلط اور کفر ہے اور میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔)

(۷۱)

”آخرت سے مراد مستقبل ہے“

آخرت سے مستقبل مراد لینا یا اس کے مفہوم کو اس قدر وسیع کر دینا کہ دنیا ہی آخرت بن جائے الحاد و زندقہ ہے۔ ملاحظہ قرآنی کو اپنے مسرور و مشہور معانی سے مجبور کر دوسرے خود ساختہ معانی پہنا نا بھی باطلیت ہے۔

واضح رہے جس طرح الفاظ قرآن کی حفاظت کی گئی ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ذریعہ معانی قرآن کی بھی حفاظت کی گئی ہے۔ قرآن کے معانی اگر اس طرح آزاد چھوڑ دیئے جائیں کہ جو جس کے خی میں آئے معنی بیان کیا کرے اور کسی قسم کی اس پر کوئی قدغن نہ ہو تو قرآن العبادۃ باللہ باز پر اختلاف بن جائے۔ اور شریعت کی اصطلاحات اور اس کے بنیادی امور سب ختم ہو کر رہ جائیں۔ اسی لئے علامہ امت نے تصریح فرمائی کہ :

و النصوص من الكتاب و السنة تحمل علی ظواهرها ما لم

یصرّف علیہا دلیل قطعی.... والعلول علیہا ای عن الظواهر

الی معان یدعیہا فعل الباطن و هم الملاحدة لادعائهم ان

النصوص ليست على ظواهرها بل لها معان باطنية لا
يعرفها الا المعلم و قصدهم بذلك نفي الشريعة بالكلية ،
الحاد أي ميل و عدول عن الاسلام و اتصال و التصاق بكفر
لكنه تكذيباً للنبي به بالضرورة (شرح عقائد ص 115)

کتاب دست کی نصوص کو ان کے ظاہری معانی ہی پر محمول کیا جائے گا جب تک کہ کوئی
دلیل قطعی اس امر سے باز نہ رکھے..... اور ظاہری معانی سے ان باطنی معانی کی
طرف عدول کرنا کہ جن کے باطنیہ یعنی ملاحدہ دہی ہیں کیونکہ ان کا لہجہ وہ ہے کہ
نصوص اپنے ظاہر پر محمول نہیں بلکہ ان سے باطنی معانی مراد ہیں جن کو (بجز ان کے
مدرس) معلم کے اور کوئی نہیں جان سکا اور اس سے ان کا مقصد شریعتِ حق کی بالکلیہ
نہی کرنا ہے۔ ائمہ ہے یعنی اسلام سے ہٹ جانا اور کفار کشتی کرنا اور کفر سے جڑ جانا اور
اس سے جاننا کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کی مخدب ہے جس کے
متعلق بدیہی طور پر معلوم ہے کہ آپ اس تعلیم کو لے کر اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔
اور علامہ شہاب الدین خفائی فرماتے ہیں:

فان هؤلاء زعموا ان ظواهر الشرع واكثر ما جاء به الرسل من
الأخبار وما يَكُون في المستقبل من امور الآخرة ومن
الحشر والقيامة والجنة والنار ليس منها شيء على مقتضى ظاهرها من
لفظها -- -- لمضمن مقالاتهم ابطال الشرع وتعطيل
الأوامر والنواهي۔ (تیسیم الریاض۔ ج 4 ص 539)

کیونکہ ان لوگوں کا دھم ہے کہ ظاہرِ شرع اور انبیاءِ شہیم اسلام جو کچھ لے کر آئے ہیں اور
جو کچھ مستقبل میں ہونے والا ہے اس پر آخرت، قیامت، جنت، و دوزخ ان میں سے
کسی چیز کا بھی مطلب وہ نہیں جو اس کے ظاہری لفظ کا لہجہ ہے..... فرض ان کے
تمام مقالات کا مضمون شرائع کا ابطال اور اہل امر و فہم کی محفل کرنا ہے۔

(18)

”جنت و جہنم مقامات نہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں“

یہ نظریہ بھی اسلامی عقائد کے یکسر متنافی اور سراسر کفر و الحاد ہے۔ قرآن وحدیث اور احادیث پر دیکھ کر اس تصور کی تردید کرتے ہیں، جنت و جہنم کے مقامات ہونے پر تمام مسلمانوں کا نزول قرآن سے ہے کہ آج تک احادیث و احادیث رہا ہے۔ جنت و جہنم کو مقامات نہ ماننا ان کے وجود خارجی کا انکار ہے جو مسلمانوں کا عقیدہ عقیدہ ہے اور کسی اسلامی عقیدہ پر اس طرح اعتقاد نہ رکھنا جس طرح اہل اسلام کا اعتقاد ہے کفر محض ہے۔ علامہ شبلی شمس الدین کے کفر کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحاصل انہم و ان اتھنو الرسل لکن لا علی الوجه الذی

یلتہ اهل الاسلام کما ذکر فی شرح المسابرة

(رد المحتار۔ ج 3 ص 396)

علامہ کلام یہ ہے کہ ان مسلمانوں کے کافر ہونے کے کافر ہیں لیکن اس طرح نہیں جس طرح اہل اسلام کا عقیدہ ہے (اس لئے وہ کافر ہیں) جیسا کہ شرح مسابرة میں مذکور ہے۔ اور اسی اصول پر جو شخص جنت و جہنم کے وجود یا ان کے نکل و مقام ہونے کا انکار کرے کافر ہے۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین خاکی ”تہذیب الریاض“ میں لکھتے ہیں:

و كذلك تکفر من انکر الجنة والنار نفسهما او محلہما۔

اور اس طرح ہم اس کو بھی کافر کہیں گے جو جنت و دوزخ کا سرے سے انکار کر دے یا ان کے مقامات کا انکار کر دے۔

اب قرآن کریم کی وہ چھ آیات لکھی جاتی ہیں جن سے پر دہ کے نظریہ کا بطل واضح

ہوتا ہے۔

و سبق الذین کفروا الی جنہم زمرا حتی اذا جاء وہا لصحت

امواہبا و قال لہم عزیزنا ألم یاتکم رسل منکم یتلون علیکم

آیاتِ دینکم و پسنرو نکم لغاء ہو مکم هذا قالوا بلی و لکن

حققت کلمۃ العذاب علی الکافرین ۵ (الزمر۔ ع 8 پ 24)

اور جو کافر ہیں وہ دوزخ کی طرف گرو گرو ہٹا کر پانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان سے دوزخ کے دارو نہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے عظیم نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھا کر بتایا کرتے تھے اور تم کو تمہاری اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ بولیں گے کیوں نہیں، لیکن عذاب کا حکم منکروں پر ثابت ہو کر رہا۔

لیل اذ صلبوا انہواب جہنم خللین فیہا فینس مشوی

المعکبرین۔ (الزمر۔ ع 8 پ 24)

پھر ان سے کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو، ہمیشہ ہیں گے اس میں اور وہ کھجوریں کا برا کھانا ہے۔

و قال الملین فی النار لہزۃ جہنم ادعوا دینکم یخفف عنا

یوما من العذاب (الزمر۔ ع 5 پ 24)

اور کہیں گے وہ لوگ جو پڑے ہیں آگ میں، دوزخ کے دارو غوں سے، عرض کرنا اپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کر دے ایک دن تو ہمارا عذاب۔

و ادخل الذین آمنوا و عملوا الصالحات جنت تجری من

تحتہا الانہار خللین فیہا باذن ربہم تحبہم فیہا مسلم۔

(ابراہیم۔ ع 4 پ 13)

اور داخل کئے گئے وہ لوگ جو ایمان لائے تھے اور جنہوں نے نیک کام کئے تھے بانگوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ہیں گے ان میں اپنے رب کے حکم سے اور وہاں ان کی عمل ملاقات آئیں گے کا سلام ہے۔

علاوہ آیات متعدد ہذا کے سورۃ الفرقان (زکری ۵) میں جنت و جہنم کے لئے ہاں تصریح
لفظ "مستقر و مقام" وارد ہے۔ چنانچہ دوزخ کے بارے میں فرمایا ہے:

انہا ساءت مستقر او مقاما (الفرقان۔ ر ۵ پ 19)
"جگہ اور جگہ ہے جہنم کی۔"

اور جنت کے بارے میں ارشاد ہے:

حسبت مسقرا و مقاما (الفرقان۔ ر ۵ پ 19)
"خوب جگہ ہے جہنم اور خوب جگہ ہے جہنم کی۔"

(19)

"فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں"

"لائکہ" کی یہ تخریج بھی کمر ہے کیونکہ پرویز لائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر رہا ہے
جس کو اسلام نے صہین کیا ہے۔ اسلام کی رو سے لائکہ نفسیاتی محرکات یا کائناتی قوتوں کا نام نہیں
بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہیں جن کی قدرت میں اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ امت ہی اعلیٰ امت رکھی
ہے۔ شرح ملاحظہ فرمائیے:

و الملائكة عباد الله تعالى عالمون بامرہ لا یوصفون

بالذکورة والا نوثانہ۔

"فرشتے اللہ کے بندے ہیں جو اللہ کے احکام سے واقف ہیں اور وہ مذکر نہیں نہ مؤنث۔"

"لائکہ پر ایمان" کے وہ معنی قطعاً نہیں ہیں جو پرویز لائکہ کا ہے بلکہ اسلام کے نقطہ نگاہ

سے لائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے جو عظیم الریاض میں بان الفاظ میں مذکور ہے:

و الملائكة أجساد نورانية سالمة من الكلورات الجسمانية

قابلة للتشکل والایمان بهم ان تؤمن بانہم عباد الله

معصومون لا یفعلون غیر ما یؤمرون لا یعلم عندہم الا الله

”ملا کر نورانی اور سامی ہیں، ہسانی کدورتوں سے پاک ہیں مختلف اشکال قبول کر چکے ہیں، اور ان پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں، مصوم ہیں بغیر حکم الہی کے کوئی کام نہیں کرتے ان کی تعداد کا حال اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔“

قرآن کریم کی بہت سی آیتیں ہر وجہ کے ذمہ باطل کی تردید کرتی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بعض یہاں درج کی جاتی ہیں:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ

بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهُ يَعْمَلُونَ۔ (الانبیاء۔ ص 2 پ 17)

”اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ رحمن نے (فرشتوں کو) اولاد دینا رکھا ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ وہ (فرشتے) بندے ہیں جن کو عزت دی ہے اس سے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور اسی کے حکم پر کام کرتے ہیں۔“

وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنثًا أَشْهَدُوا خَلْقَهُمْ

سَدَّكَ بِشَهَادَتِهِمْ وَيَسْتَلُونَ (الزمر۔ ص 2 پ 25)

”اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں عورت قرار دے رکھا ہے کیا یہ ان کی پیداگش کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ کھلایا جاتا ہے اور (قیامت میں) ان سے باز پرس ہوگی۔“

اللَّهُ بِصُفَاتِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ (الحج۔ ص 10 پ 17)

”اللہ منتخب کرتا ہے ملائکہ میں سے رسول اور انسانوں میں سے۔“

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةَ رُسُلًا

أُولَىٰ أَجْنَحَةٍ مِّنْهُ وَثَلَاثَ وَرُبْعَ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ۔

(الفاطر۔ ص 1 پ 22)

”تمام تر ہماری اللہ کو لائق ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کو

پیغامِ رساں بنانے والا ہے جن کے دورِ ولور تین تین اور چار چار پرواز باز ہیں۔ وہ چہ انگش میں جو چاہے نہ یادہ کرتا ہے۔“

(20)

”جبریل انکشافِ حقیقت کی روشنی کا نام ہے“

یہ بھی سرتاجِ کفر ہے کیونکہ اس میں جبریل علیہ السلام کے شخصِ وجود اور ان کی اس حقیقت کا انکار ہے جو اسلام نے شخص کی ہے۔ اسلامی عقائد کی رو سے جبریل علیہ السلام ایک برگزیدہ فرشتہ ہیں جن کا کام انبیاءِ علیہم السلام کے پاس دینی لانا تھا۔

قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں ہر دینی فکر کی صراحت زدہ کرتی ہیں:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰی قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ

مصدقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرٰى لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِیْلَ وَمِیْکَیْلَ فَإِنَّ اللّٰهَ

عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِیْنَ (البقرہ۔ ص 128 پ 1)

”آپ (ان سے) یہ کہئے کہ جو شخص جبریل سے عداوت رکھے سو انہوں نے یہ قرآن پاک آپ کے قلب تک پہنچا دیا ہے خداوندی حکم سے جس کی یہ حالت ہے کہ قصصِ حق کر رہا ہے اپنے سے قبل والی کتابوں کی اور راہنمائی کر رہا ہے اور خوشخبری سن رہا ہے ایمان والوں کو۔“

جو شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا تو اللہ تعالیٰ دشمن ہے ان کا گروں کا۔“

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل کی طرح ملائکہ جبریل اور میکائیل کا بھی وجود خاری ہے۔ لہذا جو شخص حضرت جبریل علیہ السلام اور ملائکہ کے وجود خاری سے انکار کرے اور ان کا شخص قوی یا کسی خاص قسم کی روشنی قرار دے گا کافر ہے۔

(21)

”قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد“

پردہ کی خدو سب کی مایہ ناز خصوصیت ہے۔ اس الحاد کا ایک مختصر سا نمونہ اشتہار میں درج ہے، جو اس کے ذمہ باطل میں سورہ قحط کا مفہوم ہے۔

پردہ کی ساری کتابیں اسی قسم کے الحاد سے بھری ہوئی ہیں۔ اس کی جہ ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک:

- 1- وغیرہ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی جو تعبیریں و تخریج اپنے قول و فعل سے کی ہے وہ سب کی سب الہیاد باللہ جھوٹ ہے۔
- 2- صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مفسرین، فقہاء، ائمہ اہل سنت سب کے سب عجی سازش میں شریک اور ایمان کے تخریب کرنے والے تھے۔
- 3- جدید سائنسی تکنیکیات، مغربی علماء، مغربی کی آراء قرآن مجید کے لئے منسلح ہوا ہے۔

ان دھوکہ کی بناء پر قرآن پاک کے مفہوم میں پردہ کے لئے الحاد و تخریج برقرار تھا لہذا ان اصولوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس نے ایک جدید باطنیت کی طرح ذالی جو اپنی تفسیر سامانوں میں کسی طرح قدیم باطنیت سے کم نہیں اور اس طرح الحاد، ذکر، کاف، حج، قیامت، وزن، اعمال، حشر و نشر وغیرہ تمام الفاظ شریعہ کے معانی تبدیل کر کے شریعت محمدیہ کے مقابلہ میں ایک جدید شریعت کی تشکیل کی گئی۔

علمائے امت نے ہمیشہ الفاظ قرآن و حدیث کو اس کے ظاہری مفہوم سے ہٹا کر خود ساختہ معانی پہنانے کی شدید مخالفت کی ہے اور اس کو کفر قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام غزالی اپنی مشہور کتاب احیاء علوم الدین میں ارشاد فرماتے ہیں:

صرف الفاظ الشریع عن ظواہر المفہوم لا ینسب
منہا الی الالہام فاللغة کذاب الباطنیة فی التأویلات لہذا ایضاً حرام
و ضررہ عظیم فان الالتفاظ اذا صرفت عن مقتضی ظواہرہا بغیر اعتصام

لہے بنقل عن صاحب الشرع ومن غیر ضرورت دعوا الیہ من دلیل العقل النحوی ذلك بطلان الثقة بالالفاظ وسقط به منفعة كلام الله تعالى وكلام رسوله صلى الله عليه وسلم فان مايسبق منه الى الفهم لا يوفق به والباطن لا يضبط له بل تتعارض فيه الخواطر ويمكن تنزيهه على وجوه شتى وهذا ايضا من البدع الشائعة العظيمة الضرر واتما قصد اصحابها الاغراب لان النفوس مائلة الى الغريب ومسلطة له وبهذا الطريق توصل الباطنية الى هدم جميع الشريعة بتأويل ظواهرها ونزولها على رايهم۔

”شریعت کے لفظ کو ان کے ظاہری مام قہم معانی سے بکیر کر ایسے باطنی معانی کی طرف لے جاتا کہ جن کا تصور اولاد ذہنوں میں آتا ہی نہیں جس طرح کہ تاویلات کرنے میں باطنیہ کی عادت ہے سو یہ بھی حرام ہے اور اس کا نقصان بہت بڑا ہے کیونکہ الفاظ جب اپنے ظاہری معنی یاات سے بکیر دیئے جائیں بغیر اس کے کہ اس باب میں صاحب شرع کی کسی نقل پر اعتماد ہو اور بغیر کسی ایسی ضرورت کے کہ جس کی طرف دلیل عقلی رہنمائی کرے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ الفاظ پر سے اعتماد اٹھ جائے گا اور اللہ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام کا قطع ختم ہو جائے گا کیونکہ جو معنی ذہن میں پہلے پہل کبھے جاتے ہیں ان پر تو اعتماد نہیں رہا اور باطنی معنی کا کوئی قاعدہ نہیں بلکہ ان میں انکار کا اختلاف ہوتا ہے اور اس کو مختلف وجوہ پر عمل کیا جاسکتا ہے اور یہ بھی ان جہتوں میں سے ہے جو عام ہیں اور جن کا نقصان عظیم ہے اور اس قسم کے معانی مروا لینے والوں کا مقصد ہی جدت پیدا کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ ہر نئی ایجاد کی طرف ذہن مائل ہو جاتا ہے اور اس کو لذت دے سکتا ہے اور اسی طریقہ سے باطنیہ کو موقع ملا کہ انہوں نے تمام شریعت کو اس کے ظاہری معانی سے ہٹا کر اور اپنی رائے پر محمول کر کے ختم کر ڈالا۔“

اور علامہ شہاب خٹائی ”تہذیب الریاض“ میں رقمطراز ہیں:

و كذلك وقع الاجماع من علماء الدين على تكفير كل من
دافع نص الكتاب اى منع و نازع فيما جاء صريحا فى
القران كبعض الباطنية الذين يدعون لها معان اخر غير
ظاهره (ج 4 ص 545)

”اور اسی طرح تمام علماء دین کا اجماع ہے اس شخص کی تکفیر پر جو نص قرآنی کو دفع
کرے یعنی قرآن میں جو جرح صریح مذکور ہے اس کو نہ مانے جس طرح بعض باطنیہ کا
طریقہ ہے کہ وہ ظاہری معانی کو چھوڑ کر دوسرے معانی کا ادعا کرتے ہیں۔“

(22)

”آدم علیہ السلام کا کوئی شخص وجود نہیں، قرآن کریم میں

جس آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوع انسانی ہے“

حضرت آدم علی نبیا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا گمراہ ہے۔

شرح مختصر میں صاف تصریح ہے:

اول الانبياء آدم و آخرهم محمد عليه السلام امتية آدم

عليه السلام فبا الكتاب الدال على انه قد امر او نهى.....

وكذا السنة و الاجماع فانكار نبوته على ما نقل عن البعض

يمكن كفرا۔

”نبیوں میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں، آدم علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت قرآن شریف میں ہے جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ آپ کو امر و نہی کی گئی تھی..... اور اسی طرح صفہ اور اجماع سے بھی اتنا
آپ کی نبوت کا انکار جیسا کہ بعض لوگوں سے منقول ہے گمراہ ہے۔“

اور علامہ ابن قیمؒ ”المحرر المکی“ میں لکھتے ہیں:

و بقوله لا أعلم أن آدم عليه السلام نبى أولا -

(ج 5 ص 130)

”اس شخص کی تحفیر کی جائے گی جو یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں۔“

اسلامی عقائد کی رو سے آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور رسول تھے، اور اس دنیا کے سب سے پہلے انسان جن سے نسل انسانی کا سلسلہ وجود میں آیا قرآن کریم نے ان کی تخلیق کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور ان ہی کو جنت سے نکلنے والا آدم بتایا ہے۔

طحاوی فرماتے کہ قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں ہجو کی ٹھٹھکی کی طرح واضح تردید کر رہی ہیں:

ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له

كن ليكون (آل عمران - ج 6 پ 3)

”یاشعبد مثال عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے آدم کی کہ اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر اس سے کہا ہو جا تو رہو گیا۔“

ان الله اصطفى آدم و نوحا و آل ابراهيم و آل عمران على

العالمين - (آل عمران - ج 4 پ 3)

”بلکہ اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا آدم علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو دونوں جہانوں پر۔“

دونوں آیتیں باقتصریح بتا رہی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے اور آدم سے مراد

کوئی نوح نہیں بلکہ فرد واحد ہے۔

(23)

”جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے علاوہ

کوئی معجزہ حسی نہیں دیا گیا“

یہ افتاد بھی سراسر کفر ہے۔ اسلامی عقائد کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسم

کے معجزات عطا ہوئے ہیں۔

1- قرآن کریم جو عقلی اور معنوی دونوں اعتبار سے معجزہ ہے اور ساری دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔

2- آپ کی تحفہ برائے خدا کی۔

3- وہ خوارق عادت جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے مثلاً چاند کا شق ہو جانا، حجر و غیرہ کا آپ کو سلام کرنا، قوموں کے پانی کا ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جانا وغیرہ وغیرہ یہ سب معجزات تھیں جن کا ثبوت قرآن سے ہے۔
علامہ ابن ابی الشریف السامریؒ لکھتے ہیں:

والذی اظهر اللہ تعالیٰ لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم من المعجزات ثلاثة امور اعظمها القرآن ، ثم الامر الثاني حاله فی نفسه النبی استمر علیها من عظیم الاصلی و شرف الاوصاف.... ثم الامر الثالث ماظهر علی یدیه من الخوارق۔

"اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسم کے معجزات عطا فرمائے جن میں عظیم ترین معجزہ قرآن کریم ہے دوسرا معجزہ آپ کی ذاتی حالت یعنی آپ کے دو بلند اور عالی اخلاق و اوصاف ہیں کہ جن پر آپ پوری زندگی مبر رہے، تیسرا معجزہ وہ خوارق عادت اسرار ہیں جو آپ سے ظاہر ہوئے۔"

اور پھر بہت سے خوارق عادت کی تحصیل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

فالقدر المشترك بينهما هو ظهور الخوارق علی یدیه متواتر بلا شك۔

"ان تمام احادیث کے درمیان قدر مشترک خوارق عادت امر کا صدور ہے جو بار بار متواتر ہے۔"

اور جب معجزات حقیقہ کا ثبوت قرآن سے ہوا تو سرے سے معجزہ جس کے وجودی سے انکار کر دیا کفر محض ہے۔

(24)

”معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان ہے۔

اور مسجد اقصیٰ سے مراد مسجد نبوی ہے“

یہ عقیدہ بھی صریح گمراہی ہے کیونکہ معراج کے حلقہ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ

والمعراج لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البقعة

بشخصہ فی السماء ثم اتي ما شاء الله من العلی۔

(شرح معانی ص 101)

”اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج بیداری میں ہوئی جس میں آپ کو جسم مبارک کے ساتھ آسمانوں کی طرف لے جایا گیا اور پھر وہاں سے جن بلند یوں کی طرف اللہ لے جایا۔“

یاد رہے کہ معراج کے تین اجزاء ہیں:

- 1- مسجد الحرام سے بیت المقدس تک۔ اس کا ثبوت قطعی ہے اس کا منکر کا فرق ہے۔
- 2- زمین سے آسمانوں پر آپ کا تشریف لے جانا۔ اس کا ثبوت احادیث مشہورہ متواترہ سے ہے اور اس کا منکر بقول حافظ ابن کثیر طہ ذمہ لہ ہے۔
- 3- آسمانوں سے جنت یا عرش تک آپ کی تشریف بری، اس کا ثبوت ائمہ اہل حدیث سے ہے اور اس کا منکر قاضی ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقد ثبتت الروایات فی حلیث الاسراء عن عمر بن

الخطاب و علی و ابن مسعود و ابی ذر و مالک بن صعصعہ

ابی ہریرہ و ابی سعید و ابن عباس و شداد بن اوس و ابی

بن کعب و عبد الرحمن بن قریظ، و ابی حنیفہ و ابی لیلی الا

نصارین و عبدالله بن عمرو و جابر و حلیفہ و یربندہ و ابی
ابوب و ابی امامہ و سمیرہ بن جندب و ابی الحمراء و
صہیب الرومی و ام ہانیء و عائشہ و اسماء بنتی ابی بکر
الصديق و رضی اللہ عنہم اجمعین منهم من ساقہ بطولہ و
منہم من اختصرہ علی ما وقع فی المسانید..... الحديث
الاسراء اجمع علیہ المسلمون و آخر من عنہ الزنادقة
و الملحدون (تفسیر ابن کثیر۔ ج 3 ص 24)

”واقعا اسراء کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب، علی، ابن مسعود، ابو ذر، کعب بن
معصود، ابو ہریرہ، ابو سعید، ابن عباس، شداد بن اوس، ابی بن کعب، عبدالرحمن بن
قرظ، ایوب، ابو لیلی۔ انصاری حضرات۔ عبد اللہ ابن عمرو، جابر، حلیفہ، یربندہ، ابو
ایوب، ابوالناس، سمیرہ بن جندب، ابوالحراد صہیب رومی، ام ہانی، عائشہ، اسماء و دختران
صدیق اکبر رضی اللہ عنہم اجمعین سے بخواتر روایات آئی ہیں ان حضرات میں سے
بعض نے اس واقعہ کو بہ تمام و کمال نقل کیا ہے اور بعض نے اختصار کے ساتھ جیسا کہ
کتب مسانید میں موجود ہے..... فرض حدیث اسراء پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور
زائدہ و لدین نے اس سے دو گدائی کی ہے۔“

(25)

”تقدیر کا عقیدہ مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے“

تقدیر کا عقیدہ اہل السنۃ و الجماعت کے بنیادی عقائد میں سے ہے اس کا منکر خالص
متبدع ہے، اور یہ سراسر غلط ہے کہ یہ عقیدہ مسلمانوں میں مجوسیوں کا داخل کیا ہوا ہے کیونکہ وہ تو
خود تقدیر کے منکر ہیں چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے۔

القدرية مجوس هذه الأمة (رواہ احمد ابو داؤد ابن عمر رضی اللہ عنہما)۔

”تقدیر سے انکار کرنے والے اس امت کے مجھ میں ہیں۔“

(مجھ میں ہر فعل کا خالق خدا کو نہیں مانتے بلکہ ان کے نزدیک نیکی کا پیدا کرنے والا ”یزدان“ یعنی خدا ہے اور بدی کا وجود میں لانے والا ”اہرمین“ یعنی شیطان۔ حدیث میں تقدیر کے منکرین کو مجھ میں اس اعتبار سے کیا گیا ہے کہ جس طرح مجھ میں خدا کو ہر فعل کا خالق نہیں مانتے ہیں اسی طرح منکرین تقدیر بھی اپنے افعال کا خالق خدا کو نہیں سمجھتے ہیں)۔

تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں قرآن و حدیث کی تصریحات اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعلیمات کی بنیاد پر داخل ہوا ہے۔ مجھ میں، جنود نصاریٰ یا یہود کا کوئی اثر اسلامی عقائد پر نہیں پڑا ہے۔ پرویز چونکہ شریعت محمدیہ کے مقابل ایک متوازی شریعت کی داغ بیل ڈالنا چاہتا ہے اس لئے شریعت محمدیہ کے عقائد و اعمال کا مذاق و استخفاف اور اسلام دشمن مستشرقین اور مغربین کی آراء کو اولیت و اہمیت دینا اس کا اہم اصول ہے۔

کچھ عرصہ سے یورپ و امریکہ کے مستشرقین پر یہ خط سوار ہے کہ کسی مذہبی طرح پر جویت کیا جانے کہ اسلام کا مذاق اعلیٰ عقیدہ یہودیت سے ماخوذ ہے اور مذاق اعلیٰ عقیدہ یہودیت سے لیا ہوا ہے اور مذاق اعلیٰ جویت سے۔ لیکن ہے کہ کسی سربراہ سے مستشرق کے ذہن رسا میں یہ بات آئی ہو کہ مسلمانوں میں تقدیر کا عقیدہ جو جویت سے مستعار ہے اور پرویز نے بھی اسی کی بات پر یقین کر کے یہ ہرزہ سرائی کر دی ہو۔

اب ہم نظریہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تقدیر کے عقیدہ کی اساس قرآن و حدیث کی کن تصریحات پر مبنی ہے، ملاحظہ فرمائیے آیات ذیل:

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ (الفرقان۔ ع 3 پ 27)

”ہم شے ہر چیز پہلے سے ٹھہرا کر بنائی ہے۔“

آیت کریمہ تصریح کر رہی ہے کہ ہر چیز جو بنی آنے والی ہے، اللہ کے ارادہ میں پہلے سے طے ہو چکی ہے اور اس کو، جو کچھ اللہ ہے، وہ سب اسی کے مطابق ہی ہے۔

و خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقْدَرًا عَدَدًا (الفرقان۔ ع 1 پ 18)

”اور اللہ نے بنائی ہر چیز اور پھر اس کا خاص اعداد مقرر کر دیے۔“

یعنی اللہ نے ہر چیز کو پیدا کر کے اپنے ارادہ و مشیت کے مطابق اس کا خاص اعداد رکھا ہے کہ جس سے وہ چیز سر مو تھا و نہیں کر سکتی اور اس سے وہی افعال و خواص نکالے جاتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے۔

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِی
کِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ یَسِیرٌ لِّکَیْلَا تَأْسَوْا
عَلَىٰ مَا أَصَابَكُمْ وَلَا تُفْرَحُوا بِمَا آتَاکُمْ وَاللَّهُ لَا یُحِبُّ الْکُلَّ
مُتَعَالٍ فَاعْبُدُوهُ۔ (الحدیث۔ ص 3 پ 27)

”کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی ہے قبل اس کے کہ ہم ان کے جانوں کو پیدا کریں یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر مدح نہ کرو اور جو تم کو مل جائے تم اس پر نہ اترنا اور اللہ تعالیٰ کسی اترنے والے کو پسند نہیں کرتا۔“

آیت کریمہ سے جہاں تقدیر کا عقیدہ ثابت ہوا کہ دنیا میں جو بھی مصیبت آئے مثلاً قحط یا زلزلہ یا طاعون یا خود قسمیں کوئی مصیبت پہنچے وہ سب پہلے اللہ کی مشیت و علم ازلی میں طے شدہ ہے اور نوع مخصوص میں لکھا ہوا ہے اسی کے موافق ہو کر رہے گا مگر وہ اس کی تشریح نہیں ہو سکتی وہاں اس عقیدہ کی حکمت بھی معلوم ہو گی کیونکہ انسان کی عادت یہ ہے کہ جب اس کو بڑا غم پہنچتا ہے تو وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات مصیبت سے تنگ آ کر خود بخود تک سے گریز نہیں کرتا اور اگر مسرت و شادمانی سے ہلکا ہوتا ہے تو مفرور و سرکش بن جاتا ہے۔ البتہ عقیدہ تقدیر پر اگر اس کا ایمان ہو تو دونوں حالتوں میں اس کی کیفیت مختلف ہو گی، پہلی صورت میں صبر و رضا سے ہلکا رہے گا اور دوسری صورت میں شکر و انابت سے۔

ان آیات کے بعد احادیث نبویہ کی طرف آئے تو احادیث اس باب میں اس کثرت سے ملیں گی کہ اگر ان کو لکھا کر دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب چار ہو۔ حدیث کی ایک مشہور کتاب

”مقلوۃ الصالح“ میں اس بات میں جو روایتیں صرف صحیحین سے مختول ہیں وہ حسب ذیل حضرات سے مروی ہیں۔ علی بن ابی موسیٰ اشعری، عمر بن حصین، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر بن العوس، ابویہ ہریرہ، اہل بن سعد، انکسہ، محمد بن عثمان اللطیف، محمد بن عقیل۔

علامہ نووی شارح صحیح مسلم اس مضمون کی متعدد احادیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

و فی هذه الأحادیث كلها دلائل ظاهرة للمذهب أهل

السنة فی اثبات القدر و ان جميع الواقعات لقضاء الله تعالى

و قدره خیرھا و ضرھا نفعھا و ضرھا (ج 2 ص 334)

”اور ان احادیث میں اثبات قدر کے سلسلہ میں مذہب اہل السنہ کی تائید کے لئے حکم کلامی دلائل موجود ہیں کہ تمام واقعات اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر کے مطابق ہوتے ہیں اچھے ہوں یا بُرے سو مند ہوں یا نقصان دہ۔“

یہ بھی واضح رہے کہ تقدیر کا مفید شروع ہی سے ایمانیات میں داخل تھا اس کے انکار کی بدعت سب سے پہلے صحابہ کرام کے آخری دور میں شروع ہوئی اور تمام ان صحابہؓ نے جو اس وقت بقید حیات تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ انہوں نے منکرین تقدیر کی واضح تردید کی۔ علامہ ابن القیم کا بیان ہے:

و بدعة القدر أدرکت آخر الصحابة فأنکرھا من كان حیا

کعبہ اللہ بن عمر و ابن عباس و أمثالھا وحسب الله عنهم۔

(تہذیب السنن۔ ج 7 ص 61۔ طبع مصر)

”تقدیر کے انکار کی بدعت صحابہ کی آخری دور میں رونما ہوئی اور اس کا ان حضرات نے انکار کیا جو اس وقت صحابہؓ میں سے زندہ تھے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور دوسرے حضرات وحسب اللہ تعالیٰ عنهم۔“

یہ بھی یاد رہے کہ تقدیر کے مفید کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ انسان مجبور محض ہے اور اس کے سب اختیار اور کسر سے کچھ غلغلہ نہیں اس لئے اسے ہاتھ پیوڑ کر بیٹھا جانا چاہئے بلکہ

تقدیر کا تعلق اعتدالی کے علم بردار اور حیثیت سے ہے اور انسان کا معاملہ اس کے کسب سے جس پر اس کو جزا اور سزا دی جاتی ہے۔

(26)

”ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افحون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی“

ان دونوں باتوں کے بارے میں ایسا کہنا کفر ہے، وزن اعمال کا ثبوت قرآن کریم سے ہے۔ ارشاد ہو پائی ہے:

وَالْوِزَنُ بِمِثْقَالِ الْحَقِّ فَمَنْ تِلْكَ مِوْزَنَهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مِوْزَنُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا

أَنفُسَهُمْ يَمَّا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلُمُونَ (الاعراف۔ ص 1 پ 8)

”اور اس روز وزن بھی واقع ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا بسبب اس کے ہماری آیتوں کی حق ٹھنی کرتے تھے۔“

دوسری جگہ وارد ہے:

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُغْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَ

إِنْ كَانَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَ كُفِّيٰ بِهَا حَاسِبِينَ۔

(الانبياء۔ ص 4 پ 17)

”اور قیامت کے روز ہم انصاف کی ترازو نہیں قائم کریں گے سو کسی جی پر ایک ذرہ غلم نہ ہوگا اور اگر (کسی کا ٹائل) رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو۔“

ان دونوں آیتوں سے بھراحت معلوم ہوا کہ قیامت کے روز اعمال کا وزن ٹھنی ہے

اور احادیث متواترہ و مشہورہ تو اس باب میں بکثرت ہیں مگر یہ ہے کہ کتب متقدمہ میں مرقوم ہے:

و الوزن حق۔ (شرح مختصر۔ ص 74)

”وزن اعمال حق ہے۔“

اسی طرح ثواب کی نیت کے سلسلہ میں قرآن مجید میں مذکور ہے:

و من یرد ثواب الآخرة فلو أنه منها (آل عمران۔ ص 5 پ 4)

”اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے گا تو ہم اس کو آخرت کا حصہ دیں گے“

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

من كان یرید ثواب الدنیا فعند الله ثواب الدنیا والآخرة و

كان الله سمیعاً بصیراً (انعام۔ ص 19 پ 5)

”جو کوئی چاہتا ہے ثواب دنیا کا تو اللہ کے یہاں ہے ثواب دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی

اور اللہ سب کچھ سکتا اور دیکھتا ہے۔“

اور سورہ آل عمران کے آخری دو کرم میں ہے:

انی لا اصبیح عمل عامل منکم من ذکر او انی بعضکم من

بعض فالذین هاجروا و اخرجوا من ديارهم و اولوا فی

سبلی و قتلوا و قتلوا لا کفرون عنهم سیأتهم و لا دخل لهم

جنت تجری من تحتها الانهر ثوابا من عند الله والله عہدہ

حسن الثواب۔

”میں کسی شخص کے کام کو جو تم میں سے کوئی کرنے والا ہوا کارت نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو

یا عورت ہو تم آئیں میں ایک دوسرے کے جزو ہوں۔ جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور

اپنے گھروں سے نکالے گئے اور تظہیں دینے گئے میری راہ میں اور جہ دیکھا اور شہید

ہو گئے ضرور ان لوگوں کی خطائیں معاف کر دیں گا اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل

کروں گا جن کے پھلے ہمیشہ جاری ہوں گی یہ ثواب ملے گا اللہ کے پاس سے اور اللہ

نہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔“

اور سورہ قصص میں فرمایا ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا تَتَوَاتَرُ الْغُلَامُ وَيُؤْتِيهِمُ اللَّهُ ثَوَابًا كَثِيرًا لِّمَنْ آمَنَ وَ

عَمِلَ صَالِحًا (سورہ 8 پ 20)

”اور جو اہل علم تھے انہوں نے کہا افسوس تم پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے

لئے جو ایمان لائے اور نیک کام کرے۔“

آیات ۱۱۱ کے علاوہ اور بھی متعدد مقامات پر قرآن مجید میں ثواب کی صاف تصریح ہے

اور احادیث تو اس بارے میں متواتر موجود ہیں۔ پھر اس کا انکار کرنا اور مذاق اڑانا صریح کفر نہیں تو

اور کیا ہے۔ لہذا اوزن اعمال کے عقیدہ کو اللہ تعالیٰ سے تعبیر کرنا صریح کفر ہے۔ اس بنا پر فقہاء نے

طاعت پر ثواب کا عقیدہ نہ رکھنے کو کفر کیا ہے۔

چنانچہ علامہ ابن الجوزیؒ ”المحرر الرائق“ میں لکھتے ہیں:

و بعدم رؤیہ الثواب علی الطاعة (ج 5 ص 133)

”اور وہ شخص بھی کافر ہے جو طاعت پر ثواب ملنے کا عقیدہ نہ رکھے۔“

(27)

”انسان کی پیدائش آدم و حوا سے نہیں ہوئی بلکہ نظریہ ارتقا

کے مطابق ہوئی ہے“

کفر محض ہے کیونکہ قرآن کریم کے بے شمار آیات و نصائح کرتی ہیں کہ انسان کی

پیدائش آدم و حوا سے ہوئی ہے ملاحظہ فرمائیں قرآن کس صراحت سے اعلان کر رہا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ

مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً۔

(نساء۔ ج ۱ پ 4)

”اے لوگو! رستے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور اسی نے پیدا کیا اس کا جلاور کچھ ایسا جان و دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو“۔

دیکھئے آیت مبارکہ میں ”نفس و احلہ“ (ایک جان) کی صاف تصریح موجود ہے پھر یہ کہنا کہ انسان کی پیدائش ایک فرد واحد سے نہیں ہوئی بلکہ ایک مستقل نوع ایک دم وجود میں آگئی۔ قطعاً کفر و ضلال ہے اور اسلامی مسلمات کا انکار۔

(28)

”نماز پوجا پاٹ، روزہ برت، اور حج یا تراپے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے ورنہ ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ“

سراسر کفر ہے کیونکہ عبادات و ارکان اسلام کا اختلاف و استہزاء صریح کفر ہے۔ قرآن حکیم میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔

اہلہ و آہلہ و رسولہ حکم فسطھون (انجیل ص 7 پ 10)
”کیا تم اللہ، اس کے احکام اور اس کے رسول سے استہزاء کرتے ہو؟“

نماز، روزہ، حج اور ارکان اسلام کا ثبوت قطعاً یہاں سے ہے اس لئے ان کا استہزاء و اختلاف درحقیقت آیات الہی کا استہزاء ہے اور آیات الہی کا استہزاء بڑا سنگ و شہرہ کفر ہے۔

(29)

”نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لیے نہیں کہا بلکہ قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے حکام

کے قیام کا حکم دیا ہے۔ جس کا مطلب معاشرہ کو ان

بنیادوں پر قائم کرنا جن پر ربوبیت نوع انسانی

(رب العالمین) کی عمارت استوار ہو

”قیام صلاۃ“ کے اپنے جی سے یہ معنی تراشا محض کفر ہے۔ قرآن کریم نے جہاں بھی

”اقامت صلاۃ“ کا حکم دیا ہے اس سے مراد تمام آداب ظاہر و باطن کے ساتھ اس معروف

عبادت کی ادا کی گئی ہے۔ ظہیر نے اقامت صلاۃ کی عملی تشریح خود اپنے اقوال و افعال سے فرمائی

ہے اور آپ کا ارشاد ہے کہ:

صلوا کما رایتہن علی (الحدیث)

”جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھو اسی طرح تم بھی نماز پڑھا کرو۔“

اور پوری امت مجدد رسالت سے لے کر آج تک مسلسل دستورات فریضہ پر کار بند

رہی آتی ہے، صلاۃ کے معنی ہمیشہ امت نے اسی نماز کے کئے ہیں، علماء نے تشریح کی ہے کہ جو شخص

نماز کی موجودہ صورت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین غفاری ”تیسیم اربعین“

میں لکھتے ہیں:

و ان صفات الصلوة المذكورة المشهورة المنصوص عليها

فی القرآن وہی اشی فعلہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم و

شرح مراد اللہ بذلك و ابان حدودہا و اوقاتها..... و لا

ترواب بذلك بعد و التعرّاب فی ذلك المعلوم من النہج

بالضرورة والمنکر لذلك بعد البحث عنہ و صحة

المسلمین کافر بالاتفاق (ج 4 ص 553)

”ہاں نماز کے طریقے جو مشہور ہیں اور قرآن میں مصرح ہیں یہ وہی ہیں جن پر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کو واضح کیا ہے اور اس

کے احکام اور اوقات کی تحقیق و تخریج کی ہے..... اس لئے اب اس میں شک نہ کرنا چاہئے اور جو شخص اس میں شک کرے کہ جس کا ضرور بات دین میں ہونا معلوم ہو اور پھر علم ہو جائے اور مسلمانوں کے ساتھ رہنے کے باوجود بھی اس سے منکر ہو وہ بالافتاق کافر ہے۔

(30)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) متعین تھے“

یہ بات بھی سراسر جھوٹ اور کفر محض ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز کے پانچ اوقات، چنانچہ اتر مستقر ہیں اور تواتر کا انکار کفر ہے۔

علامہ سرخسی اپنے ”اصول“ میں تواتر کی قریب کرنے کے بعد بخود مثال فرماتے ہیں:

نحو نقل اعداد الركعات و اعداد الصلوة و مقادير الزكاة

والدهيات وما اشبه ذلك (ج 1 ص 283)

”جس طرح کہ رکعات کی تعداد اور نمازوں کا شمار اور زکوٰۃ اور ہیات وغیرہ کی مقداریں مستقر ہوئیں ہیں۔“

اور علامہ شامی بخراہماع کے کفر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحق ان المسائل الاجتماعية تارة يصحها التواتر عن

صاحب الشرع كوجوب الخمس و قد لا يصحها فالأول

يكفر جاحده لمخالفة التواتر لا لمخالفة الاجماع۔

(رد المحتار۔ ج 3 ص 393)

”اور حق یہ ہے کہ اعلیٰ مسائل کے ساتھ کبھی تو صاحب شرع سے تو اثر چلا آتا ہے جیسے نماز ہائے پنجگانہ کا فرض ہو گا اور کبھی یہ صورت نہیں ہوتی، پہلی صورت میں اس کے منکر کی تخفیر کی جائے گی اور اصلاح کی مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ اثر کی مخالفت کی بنا پر۔“

اور اسی لیے علماء نے بالاتفاق ان خواہج کو کافر کہا ہے جو وہ وقت کی نماز کے مکمل تھے۔ صیم الریاض میں ہے:

و كذلك اجمع على كفر من قال من الخوارج ان الصلوة
الواجبة طرقي النهار فقط والمراد بطرقي النهار اوله و آخره
(ج 4 ص 550)

”اور اسی طرح اصلاح ہے ان خواہج کے کفر پر جو یہ کہتے تھے کہ نماز صرف دن کے دوڑوں سردوں پر فرض ہے یعنی دن کے شروع میں اور آخر میں۔“

(31)

”زکوٰۃ اس فیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت
مسلمانوں پر عائد کرے، اس فیکس کی کوئی شرح متعین
نہیں کی گئی، مگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی
ضروریات کے مطابق اڑھائی سو فیصدی مناسب سمجھا تھا
تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، مگر آج کوئی اسلامی
حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فیصدی
ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پائے گی“

یہ بھی کذب محض اور کفر مرتکب ہے، زکوٰۃ اسلامی ارکان میں سے ایک ہے اور ایک

نہایت اہم عبادت ہے۔ قرآن کریم نے اس عبادت کی بجا آوری کا بار بار حکم دیا ہے اور اس کے مصارف خود متعین کئے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تمام جزئیات کی تحصیل بیان فرمائی ہے کہ کب زکوٰۃ واجب ہوگی، نصاب زکوٰۃ کیا کیا ہیں، شرائط واجب کیا ہیں۔ اس اہم عبادت کو نکس کر دینا اور اس کی مقررہ کردہ شرح سے انکار کر دینا جو تو ہزار آغوش صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول پہنچتی ہے سرسراٹھا ہے۔ زکوٰۃ کی شرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کی، مخالفت و تشدد نے اس پر عمل کیا اور پوری امت عہد رسالت سے لے کر آج تک قاطبہ اس پر عمل پیرا رہی آئی پھر اس میں شک و انکار کی گنجائش کہاں ہے۔

(32)

”آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک طرف

نیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی

تفریق ہے اور جب نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہو گا تو

زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا“

یہ بھی صریح الفاظ و کفر ہے، زکوٰۃ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے۔ قرآن نے نہ صرف زکوٰۃ کا بار بار تاکید سے حکم دیا ہے بلکہ اس کے مصارف بھی متعین کئے ہیں، پھر یہ کہنا کہ ”آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا“ صریح قرآن کا انکار ہے اور قرآن میں کہیں بھی اشارہ دیا گیا ہے کہ خدا کو نہیں کہ زکوٰۃ کے احکام عبوری اور کے لئے ہیں پھر زکوٰۃ کا حکم ختم ہونے کے کیا معنی۔

(33)

”صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں

کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ

”اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں“

یہ سراسر تاویہی کے ساتھ مذاق ہے، حدود فطریہ واجب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اس بارے میں صاف اور واضح ہے۔ عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلمانوں کا تعامل برابر اس پر چلا آ رہا ہے۔ پر وہ نے اس عبارت میں چاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا استہزا اور اختلاف کیا ہے جو کفر ہے۔

(34)

”حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین المللی کانفرنس ہے“

حج ایک اہم عبادت ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ہے۔ قرآن کریم کی آیات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور مسلمانوں کا تعامل اس کے عبادت ہونے پر شاہد عمل ہیں۔ قرآن کریم میں باوجود قدرت دیکھنے کے حج نہ کرنے کو کفر کا کام بتایا ہے اگر حج عبادت نہیں تو بھارتی تہمت کیوں؟ ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَّمَنْ كَفَرَ

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ۔ (آل عمران۔ ع ۱ پ 4)

”اور اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے ذریعہ کہ عاقبت رکھے وہاں تک جانے کی اور جو شخص کافر ہے اللہ تعالیٰ تمام جہان دلوں سے غنی ہیں۔“

حج بھی اہم عبادت کو شخص کانفرنس کہہ دینا صریح کلام و زندقہ اور کفر ہے۔ نیم ارباب بھی ہے۔

و كَذٰلِكَ يَحْكُمُ بِكَفْرِهِ اِنْ اُنْكِرَ مَكَّةَ اَوْ الْبَيْتَ اَوْ الْمَسْجِدَ

الْحَرَامَ اَوْ اُنْكِرَ صِلَةَ الْحَجِّ الَّتِي ذَكَرَهَا الْقُلُهَاءُ مِنْ وَاِجَابَةِ

وَاِزْكَاتِهِ وَنَحْوِهَا اَوْ قَالِ الْحَجُّ وَاِجِبْ لِي الْقُرْآنَ وَاسْتِقْبَالَ

الْبَيْتَةِ كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ كَوْنُهُ اِى الْمَذْكُوْر مِنْ الْحَجِّ وَاسْتِقْبَالَ

عَلٰى هٰذِهِ الْهَيْئَةِ الْمُتَعَارِفَةِ طَرَحًا عِنْد سَائِرِ النَّاسِ وَ اِنْ تِلْكَ

البقعة المعروفة هي مكة والبيت والمسجد الحرام لا أدري
ولعل المتأملين ان النبي صلى الله عليه وسلم فسرها و بينها
للناس بهذه التفسير غلطوا في نقلها و هموا بهذا القتل و
مثله ممن يشك في معاني النصوص المتواترة لا مرة في
تكفيره اي الحكم بكفره لا نكاره ما علم من الدين
بالضرورة و ابطال الشروع و تكليفه لله و رسوله۔

(ج 4 ص 552)

”اور اسی طرح اگر کسی شخص نے کہ یا بیت اللہ یا مسجد حرام کا انکار کیا یا حج کے کسی ایسے
طریقے کا انکار کیا جس کو فقہانے واجب یا حلال یا حرام یا مکہ یا مدینہ میں ذکر کیا ہے۔ یا یوں
کہا کہ حج قرآن میں فرض ہے اور اسی طرح قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی۔ لیکن شریعت کی
اس حیثیت متواتر کو جو لوگوں میں رائج ہے اور اس مشہور مقام کو جو کہ مکہ بیت اللہ اور
مسجد حرام ہے میں نہیں جانتا..... اور ممکن ہے کہ جو لوگ یہ نقل کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ تفسیرات بیان کی ہیں انہوں نے اس کے
بیان کرنے میں غلطی کی ہو اور ان کو وہم ہو گیا ہو تو یہ کہنے والا اور اس جیسا شخص جو کہ
نصوص کے ان معانی میں شک کرتا ہے کہ جو متواتر ہیں اس کی تکفیر میں کچھ شک نہیں
کیونکہ وہ ضرور بات دینی کا منکر ہے اور شریعت کا ابطال کرتا ہے اور اللہ اور اس کے
رسول کو جھٹلاتا ہے۔“

(35)

”قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور
حج میں بھی اس کی حیثیت شرکاء کا نفرتس کے لئے راسخ

مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی

قربانی شعائر اسلام میں سے ہے قرآن کریم میں ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ صَلَّيْتُ وَنَسَكْتُ وَصَحَّيْتُ وَصَلَّيْتُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

(الانعام ص 20۔ پ 8)

”آپ کہہ دیجئے کہ بلاشبہ میری نماز۔ میری قربانی اور میرا بیچ اور میرا (سب) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔“

اس آیت میں نُسُک کسی کا لفظ قربانی کی شریعت اور اس کے عبادت ہونے کو بصراحت بیان کر رہا ہے کیونکہ آیت کریمہ قید و تقوید کے سب سے اونچے مقام کا پتہ دے رہی ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق تھا۔ نماز اور قربانی کا خصوصیت سے ذکر کرنے میں مشرکین پر جو بدنی عبادت اور قربانی غیر اللہ کے لیے کرتے تھے صراحتاً رد ہو گیا کہ مسلمان کی عبادت اور قربانی سب اللہ کے لئے ہوا کرتی ہیں۔

شک کے معنی یہاں قربانی ہی کے ہیں، لغت کے اعتبار سے بھی اور ائمہ فقہیہ کی تصریحات کے اعتبار سے بھی اصطلاحاً ہی سورۃ الکوز میں ہے۔

فصل قربك و النحر

”بھلا اپنے رب کے لئے نماز پڑھا اور قربانی کر۔“

اس میں بھی نحر سے قربانی ہی مراد ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں بیٹھ قربانی کی اور مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا۔ چند رسالت سے لے کر آج تک ہر اس پر امت کا مکمل دلائل چلا آتا ہے اور اس کو اسلام کے شعائر میں شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ الباری میں فرماتے ہیں۔

ولا خلاف فی كونها من شرايع الدين۔ (ج 10 ص 2)

”اس بارے میں کسی کو اختلاف نہیں کہ قربانی شعائر اسلام میں سے ہے۔“

اور فقہاء اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو اصل قربانی کا انکار کرے۔ چنانچہ علامہ ابن نجیمؒ ”المعراج“ میں لکھتے ہیں۔

و یكفر بانكاره اصل الوتر والاحصية (ج 5 ص 131)
 ”اور وہ شخص کافر ہو جائے گا جو سرے سے ذریعہ قربانی کا انکار کرے۔“

(36)

”حلاوت قرآن کریم عہدِ مکر (یعنی جاوہ کے زمانہ) کی یادگار ہے“

حلاوت قرآن کریم کو عہدِ مکر کی یادگار کہنا اللادو ذمہ ہے، حلاوت قرآن کریم مستقل عہدات ہے۔ قرآن کریم میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کو جان کیا ہے وہاں ایک مقصد حلاوت بھی بتایا ہے (چنانچہ اس مضمون کی آیات تنقیح نمبر 12 میں گزر چکی ہیں)۔ اسی طرح قرآن کریم میں ان لوگوں کی دعا و ستائش مذکور ہے جو کتاب اللہ کی حلاوت کرتے ہیں۔ ارشاد ہے:

الذین آتوا ہم الکتاب یملونہ حتی تلاوہ الوصلک یلمنون بہ و
 من یکفر بہ فاولئک ہم الخاسرون (البقرہ۔ ع 14 پ 1)
 ”وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے
 پڑھنے کا حق ہے، وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی اس سے منکر ہو گا
 تو وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔“

یسوا سواءء من لعل الکتاب امة قائمة یملون آیات اللہ
 آفاء الذیل و ہم یسجدون (آل عمران۔ ع 12 پ 4)
 ”وہ سب برابر نہیں، اہل کتاب میں ایک فرقہ ہے سیدھی راہ پر، جو اللہ کی آیتیں
 پڑھتے ہیں رات کے اوقات میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔“
 اس لئے حلاوت قرآن کا رشتہ جاوہ و سحر سے جوڑنا عقلی کفر اور سخت بد فہمی ہے۔

(37)

”ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافاتِ عمل کے عقیدہ کے خلاف ہے“

یہ بھی سراسر غلط ہے، ایصالِ ثواب پر اہل اللہ والجماعہ کا اجماع ہے اور اس پر جمہور امت محمدیہ کا عقیدہ ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس کے لاکھ بکھڑے موجد ہیں چنانچہ علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں ان کو تفصیل سے نقل کیا ہے اور اس سلسلہ میں لکھا ہے:

فهذه الآثار و ما قبلها و ما في السنة أيضا من نحوها عن كثير
قد تركناه لحال الطول يبلغ القدر المشعرك بين الكل
وهو ان من جعل شيئا من الصالحات نفعه الله به مبلغ التوابع
و كذا ما في كتاب الله تعالى من الامر بالدعاء للوالدين في
قوله تعالى (وقل رب ارحمهما كما ربياني صغيرا) و من
الاخبار باستغفار الملائكة للمؤمنين قال تعالى (يسبحون
بحمده ربهم و يؤمنون به و يستغفرون للظالمين امنوا) في
آخره الآية (قطعي في حصول الانتفاع بعمل الخير۔

(ج 2 ص 309)

”فرض یہ احادیث اور جو اس سے پہلے مذکور ہو چکیں۔ نیز اسی قسم کی اور روایات جو سنت ہیں اور بہت سے حضرات سے مروی ہیں جن کو ہم نے طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے ان سب کا قدر مشترک یہ نکلا ہے کہ ایصالِ ثواب سے اللہ تعالیٰ میت کو نفع پہنچاتا ہے تو اتر کی حد تک پہنچ گیا ہے اور اسی طرح کتاب اللہ میں جو والدین کے حق میں دعا کا حکم وارد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (تم یہ دعا کرو کہ اے میرے رب تو میرے ماں باپ پر اسی طرح رحم فرما جس طرح کہ انہوں نے مجھ میں میری پردوش کی تھی) کہ اور اسی طرح کلام اللہ میں جو یہ بتلایا گیا ہے کہ فرشتے مومنین کے

لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کرتے ہیں اور اس پر یقین کرتے ہیں اور دعائے مغفرت کرتے ہیں ایمان والوں لئے)۔ یہ سب اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ دوسرے کے فعل سے انکار ہوتا ہے۔

(38)

”دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے“

یہ بھی سراسر دروغ ہے فردوغ ہے اور اسلام کی مسلمہ تعلیمات سے انکار جو سراسر کفر ہے۔ اللہ کے فضل سے آج بھی دین اسلام اسی طرح محفوظ ہے جس طرح مہد رسالت میں تھا۔ ارشاد پائی ہے:

الان لنزلنا الذکر و الالہ الحافظون ۝ (الجر ۱۰۱ پ 14)

”بلاشبہ ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی ہیں اس کی حفاظت کرنے والے۔“
جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں تحریف کا کائن ہے وہ آپ کی تعلیمات کے محفوظ ہونے سے منکر ہے اور یہ درحقیقت آپ کی رسالت کے دائمی ہونے کا انکار ہے۔

(39)

”قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے اور

موجودہ مسلمان برہمن سماجی مسلمان ہیں“

ایک مسلمان کو کافر کہا یہ بھی کفر ہے چہ جائیکہ سارے مسلمانوں کو کافر کہا جائے انبیاء اللہ تعالیٰ۔ یہودی نے اس سلسلہ میں جو وہ آیتیں تحریر کی ہیں ان کا صحیح صدق خود یہودی ہے نہ کہ سارے مسلمان کیونکہ آیت کریمہ

ومن ینص غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من

العاصرین (آل عمران۔ ص 8 پ 3)

”اور جو شخص دین اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ محروم ہونے والوں میں سے ہے۔“

کا مضمون تو یہود پر صادق ہے کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے متبادل میں ایک نیا دین پیش کر رہا ہے۔ اسی طرح دوسری آیت بھی ایسی پر چسپاں ہے کہ اپنی ان ناپاک ساری کی بدولت وہ اسلام سے بالکل نکل گیا۔

(40)

”صرف چار چیزیں حرام ہیں“

یہ دعویٰ بھی کفر ہے کیونکہ یہ ان تمام محرکات کے انکار پر مشتمل ہے جن کی حرمت صریح کتاب و سنت میں وارد ہے کیونکہ کتاب، بی، بیچ، بند، سانپ، بچھو وغیرہ سب حلال ہو جاتے ہیں۔

ان تحقیقات کا تفصیل جواب ملاحظہ فرماتے کے بعد اب متعدد ذیل حدیث پڑھئے اور دیکھئے کہ یہود پر اس کا مضمون کیا صحیح ثابت ہو رہا ہے:

عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اتي لوليت القرآن و مثله معه الا يوشك و جلي شعبان على ان يكتنه يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فاحلوه و ما وجدتم فيه من حرام فاحرموه و ان ما حرم رسول الله كما حرم الله (الحديث)

”حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے یاد رکھو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس بھی ایک اور چیز (حدیث جس کو قرآن میں حکمت سے مضموم کیا گیا ہے) یاد رکھو فقریب ایک چیز جو شخص اپنے صوفیہ بیٹ پر بیٹھے ہوئے یہ کہے گا کہ بس تم صرف

اس قرآن کو لازم پکڑ لو، اور جو اس میں حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسی کو حرام سمجھو مالاکن اللہ کے تغیر نے جس چیز کو حرام کیا ہے وہ بھی اس طرح حرام ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔“

☆☆☆

اب ہم جناب و تحریف والدہ کا حکم معلوم کرنے کے لئے اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم امام احمدیہ حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ کی تصنیف ”اکسفسار المصلحین“ سے مذکور ذیل اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ یہ کتاب کفر و ایمان کی تفریق میں مختلف طور پر آخری فیصلہ کن کتاب حلیم کی گئی ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس میں مذاہب ائمہ اربعہ کو پیش نظر رکھ کر کفر و الجاد کا حکم بیان فرمایا ہے اور مشابہت اور کی آراء کو اس باب میں تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اکابر علماء مصر مثلاً نجیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، مطلق اعظم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب، حضرت مولانا ظلیل احمد صاحب، صدر مدرس مظاہر العلوم بہار پور، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نے اس کتاب پر تصدیق و تائید کی مواہیر رحمت کی ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کے تحت جتنا اقتباسات ذیل میں درج ہیں:

واما ما يتعلق من هذا الجنس بأصول العقائد المهمة ليجب
تكفير من يغير بغيره من هان قاطع كذا الذي ينكر حشر
الأجساد وينكر العقوبات الحسية في الآخرة بظنون وأوهام
واستبدادات من غير برهان قاطع فليجب تكفيره قطعاً۔

(اكتاف المصلحين - صفحہ 82۔ مقالہ از فیصل الترقی)

”امام قرطبی فیصل الترقی میں فرماتے ہیں، دین کے دو مسائل جن کا تعلق ایمان بنیادی حقائق سے ہے ان میں ہر اس شخص کی تکفیر لازم ہے جو ان کو بغیر کسی عقلی دلیل کے ناجوہری مقلد سے لکھ دیتا ہے اور ان میں تبدیلی کرتا ہے جیسا کہ کوئی شخص محض ہم و

گمان کی بنا پر حشر جسمانی کا اظہار کرے یا حسی عذاب کو نہ مانے ایسے شخص کی تکفیر قطعاً ضروری ہے۔“

و من اجماعیات الصحابة رضي الله عنهم ما عند الطحاوی فی معانی الآثار وبعض طرقه الاخر فی فتح الباری من حدیث الخمر عن علی رضي الله عنه قال شرب نفر من اهل الشام الخمر وعليهم يومئذ يزيد بن أبي سفيان و قالوا هي حلال و تأولوا " ليس على الذين آمنوا و عملوا الصالحات جناح فيما طعموا الآية " فكذب فيهم الى عمر فكذب عمر ان ابعتهم الى قبل ان يفسدوا من قبلك فلما قدموا على عمر استشار فيهم الناس فقالوا يا امير المؤمنين نرى انهم قد كذبوا على الله و شرعوا في دينهم ما لم يأذن به الله فاضرب اعناقهم و على ساكت فقال ما تقول يا ابا الحسن فيهم ؟ اری ان تستبيهم فان تابوا ضربتهم ثمانين ثمانين لشر بهم الخمر وان لم يتوبوا ضربت اعناقهم قد كذبوا على الله و شرعوا في دينهم ما لم يأذن به الله فاستأبهم لتأبوا فضر بهم ثمانين ثمانين ۔ (اكتفاز الملحدین منقول از الطحاوی ص 88 ج 2۔ فتح الباری ص 126 ج 6۔ دکن احوال)

”اجماعیات صحابہ رضی اللہ عنہم اجماع میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو طحاوی نے شرح معانی الآثار میں حدیث کے سلسلہ میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے اور اس کے بعض طرق فتح الباری میں بھی ہیں جس میں مذکور ہے کہ شام کے کچھ لوگوں نے شراب پی لی، اس زمانے میں شام کے حاکم یزید ابن ابی سفیان تھے، ان شراب پینے والوں نے کہا کہ شراب اللہ سے لئے حلال ہے اور آیت کریمہ پس

علی اللہین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا سے نواز نکالنا چاہا، نیز یہ بنی ابی سفیان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ان لوگوں کو فوراً میرے پاس بھیج دو اس سے قبل کہ یہ لوگ وہاں فساد برپا کریں۔ جب وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے مصائب سے منظور کیا، صحابہؓ نے عرض کیا امیر المؤمنین ہماری رائے یہ ہے کہ ان کو قتل کر دیں کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر بھوت بولا ہے اور دین میں ایک ایسی حرکت کی جس کی جس کی اللہ نے اہانت نہیں دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ غاموش بیٹھے تھے تو حضرت عمرؓ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا، امیر اخیال تو یہ ہے کہ آپ ان سے توبہ کرائیں، اگر وہ توبہ کر لیں تب تو ان کو شراب پینے کے جرم میں اسی کوڑے لگائیں، اور اگر توبہ نہ کریں تو ان کو قتل کر دیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر بھوت بولا ہے اور اپنے دین کے بارے میں ایسی حرکت کی ہے جس کی اس نے اہانت نہیں دی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے توبہ کے لئے کہا انہوں نے توبہ کر لی پھر ان کو اسی کوڑے لگائے گئے۔“

و قال ابن القيم المجاز والتأويل لا بدخل في المنصوص و انما بدخل في الظاهر المحتمل له وهذا نكتة ينبغي التلطف لها وهي أن تكون اللفظ نصا يعرف بشئین أحدهما عدم احتمال له غير معناه و ضمناً كالعشرة و الثاني ما اطرذ استعماله على طريقة واحدة في جميع موارد فانه نص في معناه لا يقبل تأويلاً ولا مجازاً و ان قد تطرق ذلك الى بعض افراد و صار هذا بمنزلة الخیر المتواتر لا يتطرق احتمال الكذب اليه و ان تطرق اليه كل واحد من افراد و هذه عصمة نافعة لذلك على عطاء كثير من التأويلات في السمعيات التي

اظهر استعمالها في ظاهرها و تاويلها و الحالة هذه غلط فان
التاويل انما يكون لظاهر قد ورد شاذا مخالفا لغيره من
السمعيات فيحتاج الي تاويلها ليوافقها لاما اذا اظهرت
كلها على و تبرة واحدة صارت بمنزلة النص و اقوى
و تاويلها ممنوع فاصل هذا۔ (الكشاف الملاحدين۔

ص 72 منقول از بدائع الفوائد)

”قدم ابن القيم بدائع الفوائد میں فرماتے ہیں، ہماز اور تاویل کی ”منصوص“ میں مجہا نکل
نہیں، تاویل تو صرف ”ظاہر محفل“ میں ہو سکتی ہے اور اس مقام پر ایک ضروری نکتہ پیش نظر
رکھنا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ کسی لفظ کا ”نفس“ ہونا اور باتوں سے معلوم ہونا۔

1۔ وہ لفظ وضع کے اعتبار سے کسی دوسرے معنی کا احتمال ہی نہ رکھے مثلاً غفرہ
کہ اس کے معنی سوائے دس کے اور کچھ نہیں۔

2۔ وہ لفظ اپنے تمام مقامات استعمال میں ایک ہی معنی کے لئے استعمال ہو
ایسا لفظ بھی اپنے معنی میں ”نفس“ ہی کہلائے گا جس میں کسی تاویل یا ہماز کی مجہا نکل
نہیں ہوگی گو اس کے بعض افراد میں تاویل ہو سکتی ہے جس طرح کہ ”خبر متواتر“ میں
بہشت جمہوی جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا گو خبر کے ہر فرد میں الگ الگ اس کا احتمال ہو
سکتا ہے اور یہ غلط ہے محض رکھے والا وہ وضع کا مدع ہے جس سے ہمیں قرآن وحدیث
میں بہت سے ان الفاظ کی تاویلات کا لفظ ہونا معلوم ہو جائے گا جن کا استعمال اپنے
ظاہری معنی میں برابر ہو رہا ہے ایسی حالت میں ان الفاظ کی تاویل کرنا قطعاً غلط ہے۔
کیونکہ تاویل کی ضرورت تو اس ظاہر میں ہوتی ہے جس کا استعمال شاذ اور وہ دوسری
نقول سے معارض ہو۔ ایسی صورت اس کی تاویل کر کے اس کو دیگر نقول کے مطابق
کیا جاتا ہے لیکن ہر لفظ کا ایک ہی معنی میں مسلسل استعمال ہونا چاہئے اور وہ لفظ تو نفس
کی طرح ہو جاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قوی اس کی تاویل بالکل منع ہے۔“

اجماع الأمة على تكفير من خالف الدين المعلوم بالضرورة
والحكم برده۔ (اکفار الملحدين ص 85۔ حقول ازا یا راجح
از محمد بن ابراہیم ذریعائی)

”جو شخص کہ ضرور یا استدین کی مخالفت کرے اس کے کفر اور ارتداد پر اجماع امت ہے۔“
اعلم ان اصل الکفر هو المکذب المتعمد لشيء من كتب
الله المعلومه أو لأحد من رسله عليهم الصلوة والسلام
أو لشيء مما جازا به إذا كان ذلك الأمر المکذب به معلوما
بالضرورة من الدين ولا خلاف أن هذا القدر کفر ومن صدر
عنه فهو کافر۔ (اکفار الملحدين ص 85۔ حقول ازا یا راجح
علامہ محمد بن ابراہیم ذریعائی)

”دانش دے کہ اصل کفر یہی ہے کہ کتب الہیہ یا کسی رسول کی لائی ہوئی کسی چیز کی حما
مکذیب کی جائے جبکہ وہ ضرور یا استدین میں سے ہو۔ اور اس امر پر سب کا اتفاق
ہے کہ جس سے مکذیب مرزودہ بلاشبہ کافر ہے۔“

☆☆☆☆

علاء کے مذکورہ بالا قطعی اور ایمانی فیصلوں کے پیش نظر نظام احمد راج کے کفر و ارتداد
میں کسی مسلمان کو شک یا تردد نہیں ہو سکتا۔

علامہ ابن اقتباسات کے جوہر و ج کی کتابوں سے استفادہ میں دیتے گئے ہیں اس کی
کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تمام تر کوشش اس امر پر مرکوز رہتی ہے کہ کسی نہ کسی
طرح قرآن کریم کی آیات و نصوص کو اپنی باطل تاویلات و تحریلات کے ذریعہ بوجھ اور دوس کے
نظریات باطلہ پر منطبق کیا جائے۔ چنانچہ لینن اور مارکس کا نظریہ حیات جو سراسر روح اسلامی کے
منافی ہے اس کے نزدیک عین قرآنی نظریہ ہے، اس نظریے کی دعوت و اشاعت کے لئے اس نے
ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ”قرآنی نظام ربوبیت“۔ یہ کتاب اس کی تحریف معنوی

کا آئینہ ہے۔ سرکاری کلو-کیم میں بھی جو 1958ء میں بمقام لاہور منعقد ہوا تھا اس نے اپنے مقالہ میں محکمہ کھانا صاف اور صریح گفتگوں میں کیمیزم کی حمایت کی تھی اور اس کو قرآن کریم سے ثابت کرنے کے لئے اپنا چارہ روزہ صرف کر دیا تھا جس پر تمام علماء اسلام نے نہ صرف مصر اور شام بلکہ ایران کے علماء نے بھی اس وقت اس کی تردید کی تھی۔ اور اس نشست کا پورا وقت (تین گھنٹے) علماء نے اس کے متعلق اور مضامین کی تردید ہی میں صرف کیا تھا اور وہاں اس سے کوئی جواب نہ مل سکا تھا۔ خدا و رسول، مذہب، روزہ وغیرہ عبادات اور تمام تر اسلامی عقائد و اعمال کے خلاف اس کی یہ صفت آرائی درحقیقت اسی کیمیزم کے لئے راہ ہموار کرنے کے لئے ہے لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کا اظہار صاف گفتگوں میں نہیں کرتا۔ اسی طرح ڈارون کا نظریہ ارتقاء، جس کو خود فضلہ پورپ نے شدید اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے اور جو اسلامی تعلیمات اور قرآن کے خصوصاً صریح کے بالکل منافی ہے اس کے نزدیک قرآنی نظریہ ہے اور اسی بنیاد پر وہ آدم علیہ السلام کے قصص و وجود کا اظہار کرتا ہے اور اس سلسلہ کی تمام آیات کی عجیب و غریب منطوقہ فیر تاویلات کرتا ہے۔

دنیا آج تک غلام احمد پراچ کو صرف منکر حدیث جاتی رہی لیکن ان تمام مذکورہ بالا انگشتاشارت و اقتباسات سے ثابت ہے کہ وہ نہ صرف منکر حدیث بلکہ منکر قرآن و منکر اسلام ہے۔ وہ پورے دین اور اسلام کو ”گلی سادش“ کہتا ہے۔ ساڑھے تیرہ سو سال کے اندر جس قدر مسیحین، مجرہ شین، فقہاء، صوفی، متکلمین اور احمد پراچے ہوئے اور جنہوں نے اپنی خدمات جلیلہ سے اب تک اسلام کی حفاظت کی ان سب کو اس سادش میں شریک قرار دیتا ہے۔ اس کے نزدیک قرآن کا کوئی باطنی نہیں جس میں قرآن کو سمجھا گیا ہو اس کی تفسیر کی گئی ہو اور اس پر عمل کیا گیا ہو، اور اس طرح مسلمانوں کو ان کے تاناک اور شاندار باطنی سے کٹ کر محض حاضر کے اہل عقول اور غلط نظامہ نے معیشت سے مسلمانوں کو داہست کرنا چاہتا ہے اور اس پر ختم طرغی یہ ہے کہ اپنی برتر تریف و قضا تاویل اور ہر تحریب و التواء دین کو یحییٰ اسلام کہتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن کریم کی اصل دھرت نکلا ہے لیکن یہ اس کا خیال خام اور قصورنا خام ہے ملت اسلامیہ کبھی اس قسم کے کفریات کو برداشت نہیں کر سکتی اور کبھی اس کی رد و اوار نہیں ہو سکتی کہ میں پورے دین اسلام

کو اسلام اور قرآن کا غلط نام دے کر غصہ کر دیا جائے۔ قدیم و جدید قرامطہ اور ملاحدہ نے آج تک دنیا میں دین اسلام کے خلاف جو کلمہ قائم کیا تھا پر جی الٹ کر پکڑ میں اس کو کئی تعبیر دے کر انداز سے قیاس کیا ہے۔ رہا ہے کہ کلمہ دوسم کے لئے راستہ ہموار کیا جائے۔ باطلیت اور کلمہ دوسم اسلام کے خلاف سخت فخر تک تحریکیں ہیں۔ نہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے بچائے اور اس دہل و لرزے کو بجھنے کے لئے صحیح معانی سامنے آئیں۔

یہ بھی واضح ہے کہ ضروریات دین نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور اطاعت رسول وغیرہ کے معانی و حدودات کے جاننے کے لئے علمی تحقیق کی مطلق ضرورت نہیں۔ ہر مسلمان سمجھتا ہے کہ خدا اور مانتا ہے کہ نماز سے کیا مراد ہے، روزہ کسے کہتے ہیں، حج و زکوٰۃ وغیرہ عبادات کا مصداق کیا ہے، اطاعت رسول علیہ السلام سے کیا مراد ہے۔ ان مشہور و معروف معانی و مصداق کے خلاف جو مقلد اور مصداق بھی بیان کیا جائے گا وہ صرف کفر اور ارتداد ہے۔ یہ دینی مصطلحات اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں اور امت محمدیہ میں تو اترو تعالٰیٰ و تجارت سے ان ہی معانی میں مشغول ہیں جن پر امت ایمان لائی اور عمل کرتی چلی آئی ہے۔

اگر کوئی مسلمان قرآن و حدیث اور اجماع امت سے براہ راست واقف نہیں جب بھی دین اسلام کی ضروریات اور اسلامی عقائد کو خوب جاننا، سمجھنا اور ان پر ایمان لانا اور عمل کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اب ان کے خلاف مصلوبات کو بدلنا، ان کے ساتھ استہزاء کرنا دین اسلام کے عقائد و اعمال کی پوری پوری تحریف اور مصلاب بالدین ہے جس کے کفر و ارتداد اہل دین میں ڈراٹھک نہیں کیا جاسکتا۔

لہذا نتیجہ ظاہر ہے کہ کلام احمد پر بدعت شریعت محمدیہ کی رو سے کافر ہے اور ارتداد اسلام سے خارج ہے۔ نہ اس شخص کے عقائد کلام میں کوئی مسلمان عورت نہ کہتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہو سکتا ہے، نہ اس کی نماز بنا زہ پر ہی جائے گی، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرنا جائز ہوگا۔ اور یہ حکم صرف پر بدعتی کے لئے نہیں بلکہ ہر کافر کے لئے ہے اور ہر وہ شخص جو اس کے مشعین میں ان عقائد کفریہ کے سمو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ اور جب یہ مرتد ضمیر اتوا جا

اس کے ساتھ کسی قسم کے بھی اسلامی تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ولی حسن لوگي غفر الله له
مفتی احمد رضا درہرہ عریضہ اسلامیہ
محمد یوسف نعیمی عطا اللہ عنہ
شیخ الحدیث و مدیر مدرسہ عربیہ اسلامیہ
نور دکن کراچی
نور دکن کراچی

محمد عبدالرشید نعمانی غفر الله
مؤلف المکات القرآن، در تفسیر شعبہ تصنیف
دار مدرسہ عربیہ اسلامیہ
نور دکن کراچی

☆☆☆

حقیقت

ذاکرنا سیک

بیت

مکتبہ اسلامیہ

○ غارت آئی لا لاکہ

○ غلبہ سارا

○ جہاد کی سترگی

○ لہجہ قرآن کی سترگی

○ زندگی کی سترگی

○ اعمال کی سترگی

○ ہی کے سترگی

○ اہل سنت و اہل بیت کے

○ محمد و آلہ کی سترگی

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی (طریقی)

نور دکن کراچی

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی (طریقی)

نور دکن کراچی

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی (طریقی)

نور دکن کراچی

بیت 3000 روپے / NET / دہلی کے 500 روپے دہلی کے

بیت 3000 روپے / NET / دہلی کے 500 روپے دہلی کے

بیت 3000 روپے / NET / دہلی کے 500 روپے دہلی کے

بیت 3000 روپے / NET / دہلی کے 500 روپے دہلی کے

بیت 3000 روپے / NET / دہلی کے 500 روپے دہلی کے

بیت 3000 روپے / NET / دہلی کے 500 روپے دہلی کے

بیت 3000 روپے / NET / دہلی کے 500 روپے دہلی کے

بیت 3000 روپے / NET / دہلی کے 500 روپے دہلی کے

بیت 3000 روپے / NET / دہلی کے 500 روپے دہلی کے

بیت 3000 روپے / NET / دہلی کے 500 روپے دہلی کے

بیت 3000 روپے / NET / دہلی کے 500 روپے دہلی کے

بیت 3000 روپے / NET / دہلی کے 500 روپے دہلی کے



فتویٰ دارالعلوم دیوبند

الجواب : کلام احمد پانچ کے جو خیالات و معتقدات سوال میں نقل کئے گئے ہیں وہ تقریباً سب کے سب الحاد و زندقہ اور کفریات پر مشتمل ہیں اور بلاشبہ ان کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان اعتقادات کو سامنے رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ کلام احمد پانچ کا یہ فتوہ کلام احمد قادری کے فتوے سے بھی کہیں زیادہ سخت ہے۔ چونکہ قادری المبین نے چند مخصوص دائروں میں براہ کرا کتاب کفر کیا تو لیکن موجودہ فتوے کے ہائی نے پورے اسلام ہی پر ہاتھ صاف کر دیا ہے اور کتاب وسنت کے مفہوم بیان کرنے میں ہر جگہ تحریف باطل اور ضروریات دین کے انکار سے کام لیا ہے حتیٰ کہ اہل باری سہاد کے وجود سے بھی جس کا اعتقاد تمام آسمانی مذاہب کی بنیاد ہے یہ کہہ کر انکار کیا ہے کہ خدا عبادت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کر لیتا چاہتا ہے۔ حالانکہ اسماء عقیدے کے مطابق خدا سے مراد چند اخلاقی صفات نہیں ہیں بلکہ خدا عبارت ہے ذات واحد متصف بجمیع الکمالات والحماد سے جو واجب الوجود اور خالق کائنات ہے اور اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم الآیہ قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفرا احد ۝ لیس کمثلہ شیء، و هو السميع البصیر الآیہ وما قلنوا اللہ حق قدرہ الآیہ لا تدرکہ الابصار و هو یدرک الابصار الآیہ یدبغ السموات والأرض الآیہ جس کی شان ہے۔ اس کے علاوہ متعدد دیگر اہل سوال و اعتبارات میں تحریف معنوی کے جو چند نمونے پیش کئے گئے ہیں وہ کچھ طور پر اسلامی اصول و مسلمات کو ختم کر دیتے والے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ کیجئے آیات کے ترجمہ میں اللہ و رسول سے تمام وقت کو مراد لیا گیا ہے جو کبھی تحریف اور الحاد اور دلالت اتفاق کے قطعاً خلاف ہے۔ حالانکہ پورا آدم شیخ اسلام سے مراد چھوٹی تھیں بخلائی گئی ہیں جن کو انسان مسخر کر رکھا ہے۔ اسی طرح ملائکہ کی اس حیثیت سے انکار کر دیا گیا ہے جس کو اسلام نے مٹھیں کیا

ہے یعنی ہل عباد مکروہون (قرآن عظیم) کو الصلاحتک عباد اللہ تعالیٰ عالمون بامروہ لا یوصلون بذکورا ولا اوقافہ الخ (عقائد نسلی)۔ اور آدم شخص معین اور نبی الیہ البشر تھے جن کی تخلیق کا متعدد مقامات پر قرآن کریم نے تذکرہ فرمایا ہے اور انہیں کو جنت سے نکلنے والا آدم علیا ہے لیکن ملائحت القرآن کے حوالہ سے سوال کے متعدد اقتباس میں لکھا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا۔ بلاطالع و مکر قصہ آدم کسی خاص فرد یا جوڑے کا قصہ نہیں بلکہ عروہ آدمی کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے اسی طرح متعدد اقتباسات میں جنت اور جہنم کے وجود کی تصدیق کی گئی ہے جو صریح طور پر اسلام کے قطعیات کا انکار ہے۔ علی بذلکان دین کی جو تشریح کی گئی ہے وہ اسلامی نظریات کے کسر مرقافی ہے۔ الغرض مذکورہ سوال کے اقتباسات گہولی طور پر کفریات پر مشتمل ہیں اور تقریبات باطلہ کا انبار ہیں اور محرفون الکلم من بعد مواضعہ کا صدق ہیں جن کا کفر ہونا ظاہر ہے۔ عقائد نسلی اور شرح نسلی الملکۃ ذاتی میں اس کے بارے میں واضح طور پر لکھتے ہیں: والخصوص من من الکتاب والسنة تحمیل علی ظواهرہما لم یصرف عنہا دلیل قطعی و العدول عنہا ای من الظواهر الی معان یدعیہا أهل الباطن و هم الملاحدة و قصد هم بذلك نفسی الشریعة بالکلیۃ المحاد ای میل و عدول عن الاسلام و اتصال والنصاق بکفر لکنہ لکنہا علیہ السلام الخ۔

اور ضروریات و مسلمات دین کے انکار پر حاوی ہیں اس لئے ایسے عقائد نہ کہنے والا شخص جن کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے اور توجہ مراد کرنے والا جس کے نمونے سوال میں مذکور ہیں وہ اور اس کے قبیحین و معتقدین خارج از اسلام ہیں اور اہل اسلام کو ان سے کسی قسم کا اشتراک و اعتقاد اور ان کی تقرریات میں شرکت اور ان کی تلامذہ و حواری و حواریہ و حواریہ و حواریہ کے قبرستان میں دفن ہونے دینا جائز نہیں ہے۔ فقط

محمد جمیل الرحمن غفرلہ نائب المفتی دارالعلوم دیوبند ۱۳۸۷ھ

الجواب صحیح : نصیر احمد حقانی

جواب درست ہے : محمد حسین غفرلہ

الجواب بھی : ان اقتباسات کے مطالعہ کے بعد کون سا ایسا مسلمان ہے جو شخص مذکورہ اور اس کے تبیین کے خارج اسلام ہونے میں شک کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب حق : محمد طویل غفرلہ

الجواب بھی : مسعود احمد مظاہد من نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب بھی : اختلاف میں جن خیالات اور اعتقادات کا مع حواہیات ذکر ہے ان کا

اعتقاد اور قول بلا تاویل یعنی الفاہم کفر ہے۔ ان کا معتقد نہ فقط ضروریات دین کا منکر ہے بلکہ درحقیقت وہ خدا اور رسول کا اور قرآن پر استہزاء کرنے والا۔ یہ سب امور باتفاق امت خرواج عن الاسلام اور تکفیر کے موجب ہیں۔

کتبہ تہذیب احمد غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند

یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے اس کا کفر اعمبر من القس و اعمبر من الامس ہے۔

کتب مظاہد میں مصرح ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسوغ نہیں۔ کذا فی الصحیفہ وغیرہ من کتب اهل الفن۔ واللہ اعلم

فخر الدین احمد غفرلہ شیخ الحدیث

مر

دارالعلوم دیوبند

عالم اسلام کے

جن مشاہیر علماء کے اس فتوے پر دستخط ہیں

ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

- 1- حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان۔
- 2- حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند (بھارت)
- 3- حضرت مولانا فخر الدین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند۔
- 4- حضرت مولانا محمد علی صاحب لاہوری۔
- 5- حضرت مولانا غلام الحق صاحب انصافی سابق وزیر معارف ریاست قلات صدر وفاق المدارس پاکستان۔ معتبر سلاک انارکلی اودھالہ۔
- 6- حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم۔ ناظم وفاق المدارس، رکن قومی اسمبلی پاکستان۔
- 7- حضرت مولانا محمد تقی صاحب قانوی مہتمم دارالعلوم بخارہ دیوبند۔
- 8- حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نقاری المدارس اہل حق۔
- 9- حضرت مولانا محمد جبار عالم صاحب المہاجر الدینی و مصنف ترجمان السنہ۔
- 10- حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث (نور عثمانی)
- 11- فضیلۃ الشیخ الاستاذ یحییٰ امین النجفی۔ قاضی القضاۃ مکہ مکرمہ۔
- 12- فضیلۃ الشیخ السید علوی عباس الداعی۔ مکہ مکرمہ۔
- 13- فضیلۃ الشیخ السید محمد صالح الداعی۔ مکہ مکرمہ۔
- 14- فضیلۃ الشیخ السید محمد امین النجفی۔ مکہ مکرمہ۔

- 15- فضیلۃ الشیخ سلیمان بن عبدالرحمن البقیع الحسینی کرمہ۔
- 16- فضیلۃ الشیخ محمود سیف النجلی۔
- 17- فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد بن علی الحرکان الحسینی بریکس الکھذ الکبریٰ جدہ۔
- 18- فضیلۃ الشیخ عمر قاسم الاعرجانی۔ مدینہ منورہ۔
- 19- فضیلۃ الشیخ السید محمود الطرازی۔ مدینہ منورہ۔
- 20- فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم النجفی۔ مدینہ منورہ۔
- 21- فضیلۃ الشیخ حامد المقرئانی۔ مدینہ منورہ۔
- 22- حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب سابق صدر مدرس شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔
- 23- حضرت مولانا تقی احمد صاحب مثانی صدر مدرس شیخ الحدیث مدرسہ تحفۃ الہیہ دہلی۔
- 24- حضرت مولانا محمد اویس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور۔
- 25- حضرت مولانا خیر محمد صاحب ہانی اہمتم خیر المدارس ملتان۔
- 26- حضرت مولانا محمد رسول خاں صاحب (استاذ الاساتذہ)۔
- 27- حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب تافع سابق استاذ دارالعلوم دیوبند۔
- 28- حضرت مولانا میرک شاہ شیخ الحدیث جامعہ مدینہ لاہور۔
- 29- حضرت مولانا محمد صادق صاحب بہاولپور۔
- 30- حضرت مولانا محمد داؤد صاحب لڑکھوئی صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان۔
- 31- حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب روڈی۔
- 32- حضرت مولانا محمد اویس صاحب۔ صدر مفتی دارالعلوم سوات کراچی۔
- 33- حضرت مولانا سید محمد رضی صاحب آل ختم العلماء لاہور۔
- 34- حضرت مولانا محمد تقی صاحب نقی مجتہد کھنوی۔

- 35- حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔
- 36- حضرت مولانا غلام فخر صاحب بزاروی۔
- 37- حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب۔
- 38- حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب غلیب و مفتی بزاروی۔
- 39- حضرت مولانا محمد الحق صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔
- 40- حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم امیر کویہ۔
- 41- حضرت مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکا خیل۔
- 42- حضرت مولانا فیض اللہ صاحب مفتی اعظم مشرقی پاکستان۔
- 43- حضرت مولانا شمس الحق صاحب فرید پوری مہتمم جامعہ قرآنیہ حاکم۔
- 44- حضرت مولانا طہر علی صاحب۔
- 45- حضرت مولانا محمد حسن چیری۔
- 46- حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب چاٹ گام۔
- 47- حضرت مولانا محمد فرقان صاحب مدرسہ عالیہ۔ چاٹ گام۔
- 48- حضرت مولانا صدیق احمد صاحب برہنہ۔
- 49- حضرت مولانا پیر اکرم صاحب نیکانہ۔
- 50- حضرت مولانا محمد ہارون صاحب، بانی بنگر۔
- 51- حضرت مولانا خاں علی الرحمن صاحب، راج گھاٹ۔
- 52- حضرت مولانا نور اللہ صاحب، نو اکھالی۔
- 53- حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب، برہمن پڑیہ۔
- 54- حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب، نئی۔
- 55- حضرت مولانا محمد الوداب صاحب، حاکم۔

- 56- حضرت مولانا محمد اللہ صاحب ڈھاکہ۔
- 57- حضرت مولانا عظیم الاحسان صاحب، مدرسہ عالیہ ڈھاکہ۔
- 58- حضرت مولانا محمد الیاس صاحب فیض نگر۔
- 59- حضرت مولانا منظور الحق صاحب بتر کوٹ۔
- 60- حضرت مولانا محمد احمد صاحب، ہزاریہ۔
- 61- حضرت مولانا محمد عبداللطیف صاحب، بریال۔
- 62- حضرت مولانا ابوالحسن صاحب، حمر۔
- 63- حضرت مولانا قاضی طاہر صاحب، حمر۔
- 64- حضرت مولانا محمد اعلیٰ فرید پور۔
- 65- حضرت مولانا حسین احمد صاحب فرید پور۔
- 66- حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب، کھٹا۔
- 67- حضرت مولانا محمد تقی صاحب، کھٹا۔
- 68- حضرت مولانا محمد المعز صاحب، کھٹا۔
- 69- حضرت مولانا محمد الحق صاحب، چاندر پور۔
- 70- حضرت مولانا مقبول احمد صاحب، نقاشین۔
- 71- حضرت مولانا شاہ علی صاحب، نکات فی کلمات۔

توقیعات علماء کراچی

- 1- علماء مدرسہ العلوم، شرانی۔ لاٹھی
الجباب مکی۔ بندہ کو شیعہ غلطی سے
(مستقیم مدرسہ ملکی، علم)
- 2- رشید احمد علی سے
(محدث)

- 3- نور احمد (تاجم مدرس)
- 4- رعایت اللہ مدرس
- 5- محمد سلیم اللہ مدرس
- 6- سہان محمود مدرس
- 7- غلام حسن الحق مدرس
- 8- محمد رفیع مدرس
- 9- محمد تقی عثمانی مدرس

علماء مدرسہ عربیہ اسلامیہ بیوٹاؤن

- 10- محمد یوسف بخاری مطا اللہ حق، شیخ الحدیث و محترم مدرس
- 11- ولی حسن علی حق، مفتی و مدرس
- 12- محمد لطف اللہ حق مدرس
- 13- فضل محمد علی حق مدرس
- 14- محمد ادریس علی حق مدرس
- 15- محمد عبدالرشید نعمانی فخر اللہ (مؤلف لغات القرآن) و مفتی اعلیٰ شعبہ تصنیف مدرسہ عربیہ
- 16- عبدالرحمن علی حق مدرس
- 17- محمد بدیع الزماں مدرس
- 18- محمد حامد علی حق مدرس و تاجم کتب خانہ
- 19- عبدالخلیل علی حق مدرس
- 20- عبدالرزاق علی حق مدرس

- 21- محمد عقیل اعظمی
22- عبدالقیوم عقیل اعظمی
23- محمد احمد مختار، مدرس و معاون شعبہ دارالافتاء
24- اکبر علی اسلام آبادی، دارالافتاء و مدرسہ عربیہ اسلامیہ
25- عبدالہادی عقیل مدرسہ پوری سابق معاون دارالافتاء

علماء مدرسہ منظر العلوم محلہ کھڑہ

- 26- فضل احمد فخر
27- ہدایت اللہ انصاری
28- محمد عبدالغنی فخر
29- محمد زکریا
مدرسہ جامعہ دارالافتاء
مدرسہ دارالافتاء

علماء مدرسہ احرام الاسلام لیاری

- 30- ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا اور اس کی شرعی سزا دی ہے جو ایک مرتد کی ہوتی ہے۔
محمد بن محمد مدرسہ

علماء اہل حدیث

مدرسہ جامع العلوم سعودیہ

- 31- میں مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے حرف بحرف شفق ہوں۔ بلاشبہ منکر حدیث منکرین رسالت ہیں، چودھری حکام احمد پوریج اور اس کی جماعت کافر ہے۔ ان سے ہر قسم کے تعلقات مثل شادی بیاہ وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے اس کی جماعت میں داخل ہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے

خارج ہیں اگر وہ ایمان کی خیر چاہتے ہیں تو فوراً اس سے الگ ہو جائیں۔

بقولہ تعالیٰ و لا تتركوا الى الظلمين ظلموا انفسكم النار

مگر یس دہلوی تاظم تعلیمات مدرسہ مفتی

32۔ میرے نزدیک منکر حدیث بھی دیا ہی کافر ہے جیسا کہ

منکر قرآن من طرق بین کتاب اللہ و حدیث رسولہ فہو کافر

مفضل مبین ہذا مال لدی ، واللہ اعلم

راقم الخروف عبد الباقی مدرس خطیب موتی مسجد۔

33۔ جواب مذکورہ بالا سب کچھ ہے، پر ہذا اور اس کے ہم خیال بھیا دائرہ اسلام سے خارج

ہیں۔ احقر عزیز الرحمن علی مندرس۔

مدرسہ دارالسلام

34۔ الجواب بھون الواجب۔ قرآن و حدیث دونوں آپس میں لازم و ملزوم ہیں، دونوں پر

ایمان لانا واجب ہے ان میں سے ایک کا منکر بھی کافر ہے۔ پر ہذا صاحب اکثر صحیحین

کی احادیث کی توجہ و تفسیر کرتے رہتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا

ارشاد ہے۔

و من یہون امرہا فہو ضال مبتدع و متبع غیر سبیل

المؤمنین قولہ مال تولی و نصلہ جہنم الخ

حرمہ العاجز ای محمد عبدالستار غفرلہ انتقاد مجسمہ خطیب مسجد لہی۔

35۔ الجواب کج۔ احقر عبدالغفار سلفی۔ نائب مفتی مدرسہ۔

36۔ منکرین حدیث دراصل منکرین قرآن ہیں اس طور پر ان کا کفر و براہویہ تا ہے حضرت

مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے پورا اتفاق کرتا ہوں۔ عبدالغفار ربانی عفا اللہ

عنہ خطیب مسجد محمدی اہل آباد۔

علماء بریلوی

37- محمد عبداللہ القادری۔

38- حامد او مصطفیٰ و مسلما۔ پرویزی قندھار اس وقت عظیم قندھار ہے۔ عبداللہ پکڑالوی نے انکار

حدیث کا قندھار پا کیا اس وقت علماء کرام نے اس قندھار کو خاک میں ملا دیا مطلب پرویز نے پھر اس قندھار کو پھینکا دیا اس کے ضعیف حقائق کا استنباط جو پیش کیا گیا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام سے اس کا کوئی علاقہ نہیں، مسلمان اس سے دور ہیں۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی خبر دی ہے، حدیث شریف میں وارد ہوا ہے اللہ کے حبیب فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک شخص اپنے تحت پر بیٹھ میری حدیث کا انکار کر رہا ہے، اس حدیث میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ ان سے دور رہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس قندھار سے بچائے۔

کتبہ العبد المذنب بذر اللہ فی الامی، محمد المصطفیٰ۔

39- احقر نے (علمائے امت کا محفوظ فتویٰ پرویز کاٹ رہے) اور کیا، مفتی محمد رفیع صاحب نے

جو تحریر فرمایا اس سے احقر کو پورا حقائق ہے، حریر برآں پرویز صاحب نے انکار حدیث بھی کیا ہے اور آیات و روایات میں تلمیحات سے بھی کام لیا ہے، تو فرمودہ کر اپنے مفاد کے موافق قرآن کریم کے مضمون صحیح کو غلط جامہ پہنا کر پیش کیا ہے، جس سے ان کے کفر میں شک نہیں ہو سکتا۔ مذہب اہل سنت کے نزدیک وہ کافر بلکہ کافر ہیں لقولہ تعالیٰ ما اتکم الرسول فخذوه وما نہکم فاجتنبوا جو چیز ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں اس پر قائم ہو جاؤ اور جس چیز سے منع فرمادیں اس سے رک جاؤ۔ اس آیت شریفہ میں صراحتاً تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب، مال یا جان فرمادیا کہ وہ قانون الہی میں ہمارے منجانب اللہ ہیں ان کا حکم اللہ ہی کا حکم ہے، دوسری جگہ فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے میرے رسول کی اطاعت کی

اس نے میری بی اطاعت کی۔ تیسری جگہ ارشاد فرمایا: مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وحيٌ يوحى ۚ ہمارے صحیب اپنی جانب سے کوئی بھی کلام نہیں فرماتے، جو فرماتے ہیں وہ میرا ہی کلام ہوتا ہے، اس سے ظاہر ہو گیا کہ قرآن کے علاوہ بھی حضور کا ارشاد کرامی ہے اس کو کمالی علم حدیث کہتے ہیں، جو شخص قرآن اور حدیث کا انکار کرے وہ قرآن کریم کی رو سے کافر ہے۔ لَقَوْلِهِ لِعَالِيْنَ اَفَلَا يَعْلَمُونَ ۚ بَعْضُ الْكُفَّابِ وَ الْكَافِرُونَ بَعْضٌ۔ کیا تم بعض قرآن کو ماننے سے باز بعض سے انکار کرتے ہو۔ بہر حال پرہیزگرمی بھی ہے، مطمئن بھی ہے۔ غریب دین متین بھی ہے، مہذب دین شیطانی بھی ہے، مرتد بھی ہے۔ سوائے تعالیٰ ان کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بحر مظہر احمد غفرلہ دارالافتاء دارالقضاء

فریدکوٹ۔ کراچی

40۔ ایسے عقائد رکھنے والا جیسا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ بقلم قاضی زین العابدین فطرانہ اللہ مدرسہ مدرسہ مظہریہ جامع مسجد آرام باغ۔

41۔ پرہیزگرمی لکھنے نے جو دراصل ارتداد کا طعنے دیا ہے، دینداروں کے جذبات مذہبی میں جس قدر تلخ لگائی ہے اور شیرازہ اتحاد اسلامی کو منتشر کیا ہے اہل دانش و دانش سے پوشیدہ نہیں، اس کا انصاف فرض ہوئیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے، مومن و محفوظ رکھے۔ محمد عبدالسلام قادری غفرلہ صدرا انجمن امانت الاسلام، کراچی۔

علماء شیعہ امامیہ

42۔ پرہیز صاحب کے جن عقائد کو نقل کیا گیا ہے وہ اسلام کے متنافی ہیں اور اس قسم کے عقائد رکھنے والا قطعاً خارج از اسلام ہے۔

سید محمد رضی آل غم اعلیاء (بانی و مستقل صدر کل پاکستان مسیحی ایجوکیشنل سوسائٹی کراچی)

43- باسمہ بھانودہائی۔ محترم پرویز کے بعض حیرت انگیز اقتباسات مجھے سنائے گئے جو کجراہ پرویز بے دریغ ہونے کے ساتھ بڑے حدود سے گمراہ کن بھی ہیں، اسلامی نظریات و مسائل کے خلاف ہونے کی وجہ سے مجبوراً اس محمود کو غیر اسلامی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ نیز مانتا ہوتا ہے کہ مقدس اسلام سے محرم کودور کی بھی نسبت نہیں رہی، اگر اس طرح کی کوئی ایک بات بھی کسی کلمہ گوئی زبان سے نکلے تو اس کے کلمے کے ثبوت کے لئے کافی ہے، چہ جائیکہ محترم پرویز کے یہاں ایسی باتوں کا انکار موجود ہے۔

اللھم اوزقنا توفیق الطاعة و نعد المعصية

ناجی محمد علی (بھٹہ)

44- باسمہ بھانودہائی۔ محترم صاحب کے ملاحظہ ہو دیکھا تو کیا معلوم ہوتے رہتے ہیں ان سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں، ایسا انسان ظاہر خارج از اسلام ہے اور کلمہ واردہ کا مرتکب ہے۔ احقر سید انیس کمین۔ ممتاز الا فضل وغیرہ بھنسن۔ کچھ رشیدہ حیات جناح کالج ناظم آباد کراچی و بانی رضویہ کالونی کراچی۔

45- غلام احمد پرویز کے ملاحظہ جہاں تک مجھے معلوم ہوئے اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اسلامی آئین کوئی بنادین دنیا میں رائج کرنا چاہتا ہے ایسا شخص قطعاً و تردید اسلام سے خارج ہے۔ سید عتیق حسن صدر جامعہ امامیہ کراچی

46- باسمہ بھانودہ صاحب المحب، احقر اودی سید شیر علی بخاری۔

مددیں جامعہ امامیہ کراچی۔

بقیہ علماء کراچی

47- عبدالجبار غلیب مال مسجد مسیحی بازار کراچی

- 48- فقیر اسحاق قادری، مکان اشلہ، نواح دکن کراچی۔
- 49- محمد شعیب، عربی مسجد کراچی۔
- 50- عبدالقیوم قادری، قادری مسجد۔ کراچی۔
- 51- عبدالقادر غفری، من صدیقی مسجد۔ یحییٰ بازار کراچی۔
- 52- محمد عبدالعلیم پاشٹی (فاضل دیوبند)
- 53- محمد نسیم الدین ششی (فاضل مدرسہ لطیفہ علی گڑھ)

توقیعات علماء سندھ

سہاول ضلع ضلع

- 54- نور محمد فطریہ دارالمدینہ مجتہم مدرسہ ہاشمیہ سہاول ضلع۔
- 55- محمد یعقوب سہاٹی مدرسہ مدرسہ دارالعلوم ضلع ہاشمیہ سہاول۔
- 56- نور محمد مجتہم مدرسہ مدرسہ دارالعلوم ضلع ہاشمیہ سہاول۔
- 57- عبداللہ مدرسہ مدرسہ دارالعلوم ضلع ہاشمیہ سہاول۔
- 58- انیس مع الصالحین، حاجی عبداللہ نمبر ۲۵ دکن کینٹی سہاول۔
- 59- محمود مدرسہ خطیب جامع مسجد سہاول۔
- 60- عبدالغفور عالم اعلیٰ، نظامہ اعلیٰ، سہاول۔
- 61- محمد عمر سہاول۔
- 62- محمد قاسم سہاول۔
- 63- محمد حنان، عربی منجربائی سکول، سہاول۔
- 64- حکیم عبداللہ، حاجی عالم مدرسہ دارالعلوم ضلع ہاشمیہ سہاول۔

دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار

- 65- احتیاج الحق تبارکی (مجموعہ دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار سندھ)
- 66- الجواب صحیح کنت أدخل غلام احمد برویز فی فرقۃ الخوارج او لا متفہم و لکنہ جاوز الحد و ارتکب الإلحاد و الزندقۃ جہارا کالفرقة الباطنیۃ الملاحقۃ فلاشک فی کفرہ و زندقۃ و إلحادہ فانلہ یہدہ و یصلح بالہ۔ ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ شیخ الحدیث بدر العلوم اسلامیہ ہندو الہ یار۔ سند۔
- 67- ما احسن ما اجاب و اجاد الجواب صحیح بالامرۃ و هذا الرجل کاکثر ملحد بالامرۃ۔ محمد بیچہ
خادم دارالانوار الدہ ریس دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار۔
- 68- جو عبارات مستثنیٰ نے غلام احمد پرویز کے مسلک کی نقل کی ہیں بلاشبہ قرآن و حدیث اجماع امت کے خلاف دین کی کھلی ہوئی تخریف ہے لہذا اس شخص کے کافر و کفریہ مرتد اور ملحد ہونے میں کوئی شبہ اڑوئے دین اسلام نہیں۔ محمد جمشید علی عثمانی مدرس دارالعلوم ٹنڈوالہ یار سندھ۔
- 69- الحبیب مصیب۔ عبدالرحمن فرید پوری خادم دارالعلوم ٹنڈوالہ یار۔
- 70- الجواب صواب: و کفر من یعتقد تلك المعتقدات صریح واللہ اعلم و اکمل۔ محمد طاہر الرحمن کان اللہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار۔
- 71- الجواب صحیح: مطلوب الرحمن مفاعن الرحمن۔
- 72- الجواب صحیح۔ استخلاص منہجہ عبارات اور عقائد باطل اور شریعت اسلامی کی صریح تخریف و توہین اور استہزاء ہے۔ ان کا مصنف اس کے قبضہ میں اور اشاعت کنندگان

دائرہ اسلام میں رہنے کے لئے اہل نہیں اور نہ اس کے مسلمان رہنے اور ان سے
اسوائے تعلقات رکھنے کے لئے کوئی وجہ باقی ہے بلکہ ملت اسلامیہ پر فرض عائد ہوتا ہے
کہ دین اسلام کے ساتھ اس قسم کا اشتہار انگیزہ اختیار اور توہین کرنے والے کو واقعی
سزا دے اور اس قسم کے لڑچکی کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے اور موجودہ اسٹاک ضبط
کر کے ضائع کر دیا جائے۔ وہو الموفق۔ محمد محبوب الہی عفی عنہ مدرس دارالعلوم
اسلامیہ۔ ٹنڈوالہار۔

73- احقر محمد عبدالملک اکاؤنٹنٹ صوبائی شہر لاہور دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہار۔

علماء شکار پور

74- مسٹر پرویز کے ظنوع اسلام اور غلطوہ نام سلیم قرآنی فیصلے وغیرہ کے مطالعہ سے واضح
ہے کہ ان کتب میں صحیح ارکان اسلام و جملہ شعائر دین کی تہلیل و تخریب کی گئی ہے،
جس کی بنا پر وہ دین جس کے حامی حضرت رسول کریم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
باقی نہیں رہتا بلکہ مذکورہ کتب میں ہر کس و ہر جنس کی کیونزیم کے قریب قریب ایک
تخیلاتی نظریہ کو مدلل و قریب سے (دلائل و براہین سے نہیں) اسلام کا نام پہنا کر
کیونزیم کی خوب خدمت کی گئی ہے۔ ہمارے مسٹر پرویز کے وچال و کافر ہونے
میں کوئی شک نہیں۔ حررہ انتہیر الی اللہ الخلیل محمد اسماعیل الصوری الشکار پوری عفی عنہ۔

75- محمد فضل اللہ شکار پوری۔

76- الہی بخش اہوان۔ شکار پور۔

77- فضل احمد سرہندی۔ شکار پور۔

78- لطف اللہ شکار پور۔

79- نثار احمد شکار پور۔

مدرسہ عربیہ جامعہ ہاشمیہ قصبہ نور محمد شجر اے

شکار پور

ہم سب دھنکھ کھنگھ کان ذیل آپ کے جوابات سے حلقہ اور صدق ہیں جن سے مسٹر پرویز پر کفر ثابت کیا گیا ہے۔

80- عبداللہ صدور دکن مدرسہ ہاشمیہ۔

81- سید عابد شاہ خطیب جامع مسجد مدرسہ ہاشمیہ۔

82- گل محمد جانی مدرسہ مدرسہ ہاشمیہ۔

خلع سکھر

83- محمد انور بن مولانا شیریہ محترم انوار العلوم خلع سکھر۔

مدرسہ عربیہ دارالقرآن سنٹر خلع دارو سندھ

84- مسٹر پرویز کی جو جوابات رسالہ ”پرویز کا نقطہ اور اس کا جواب“ میں درج ہیں جس کو دیکھ کر ایک مسلمان یہی کہے گا کہ یہ شخص راہی اشتر اکیٹ کا دارائی اور وظیفہ خواہ ہے اور اسلامی بنیادی اصول کا محرف۔ کلیئر اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص ضروریات دین کا منکر یا متوکل یا متوکل یا باطل ہو اور پرویز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں مگر بھی ہے اور محرف و متوکل بھی۔ احقر الامام عبدالحق عظیمیہ ہزاروی راج ہندی نقشبندی، صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ دارالقرآن سنٹر خلع دارو سندھ۔

مدرسہ عربیہ دارالعلوم اسلامیہ

اشاعت القرآن ڈگری شہر خلع تھر پارکر

85- مسٹر پرویز اپنی تحریر کردہ تصدیقات کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور مسلمان کہلانے کا

مستحق نہیں اور علماء و محدث پاک کا مکتبہ فتویٰ کفر بجا و سوج اور برکات ہے، ہم فتویٰ مذکور کی رو سے اور اپنے مطالعہ کی بنا پر مسٹر پروین کے کفر پر تصدیق و تحفظ کر رہے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ وہ ہر معصیت کے ظاہر و باطن، حقیر و اقریب کو خدا کے پیار کے تابع بنائے اور اس کو مشعل راہ سمجھیں۔

- 86- الجواب صحیح، حافظ محمد شفیع غفرلہ، مجتہد دارالعلوم اسلامیہ دہلی۔
- 87- الجواب صحیح، عبدالرؤف عظمیٰ، مدرس دارالعلوم اسلامیہ دہلی۔
- 88- محمد اکرام الحق، اختر عقائد، مدرسہ مفتی دارالعلوم دہلی۔
- 89- محمد یعقوب عقائد، مدرسہ مدرسہ دہلی۔
- 90- حافظ غلام نعمت، مدرسہ مدرسہ دہلی۔

توقیحات علماء و بہاولپور

- 91- محمد صادق (مفتی و سابق ناظم امور مذہبی ریاست بہاولپور)۔
- 92- محمد ناظم ندوی (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بہاولپور)۔
- 93- نظام مصطفیٰ عظمیٰ، مبلغ فتنہ نبوت بہاولپور۔
- 94- عبداللہ زفر خاں (امیر جمعیت علماء اسلام)۔
- 95- عبداللہ (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)۔
- 96- فاروق احمد (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)۔

علامہ احمد پور شرقیہ

مذکورہ بالا شواہد ناقابل انکار حقائق ہیں جن میں مسٹر پروین اور اس کے ہمراہوں کے لئے کسی کمزور سے کمزور تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے، ان معتقدات باطلہ اور مروجہات فاسدہ کی بنا پر مسٹر پروین دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو چکے ہیں اور جو شخص ان عقائد میں مسٹر پروین کی موافقت کرے گا اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔ اعاذنا اللہ من الکفر و الضلال۔

فقط۔ تاریخ 9 محرم 1382ھ مطابق 9 جنوری 1962ء۔

- 97- مفتی داد بخش غفری عن۔ خطیب جامع مسجد احمد پور شرقیہ۔
- 98- نذیر احمد۔ خطیب مسجد قدوسی احمد پور شرقیہ۔
- 99- عبدالرزاق۔ خطیب مسجد اقصیٰ احمد پور شرقیہ۔
- 100- الٰہی بخش۔ مدرس عربی کورنٹ ہائی اسکول احمد پور شرقیہ۔
- 101- محمد صادق عطاء اللہ عن۔ خطیب مسجد محمد یعقوب خاں احمد پور شرقیہ۔
- 102- محمد ابراہیم۔ خطیب جامع اہل حدیث احمد پور شرقیہ۔
- 103- محمد موسیٰ۔ خطیب مسجد نبوت احمد پور شرقیہ۔
- 104- سید گل حسن عطاء اللہ عن۔ خطیب مسجد نبوت شاہ صاحب احمد پور شرقیہ۔
- 105- سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب خطیب مسجد کنڑہ احمد خان احمد پور شرقیہ۔
- 106- غلام احمد خطیب مسجد عباسیہ احمد پور شرقیہ۔
- 107- محمد صادق صدور دہلوی مدرس عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ۔
- 108- عبدالعزیز دوم مدرس مدرس عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ۔
- 109- محمد عبداللہ مفتی عن مدرس مدرس عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ۔
- 110- عبدالعزیز عطاء اللہ عن مدرس مدرس عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ۔
- 111- عبدالرحیم مدرس مدرس عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ۔
- 112- فتح الرحمن خطیب مسجد انجمن ذیہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ۔
- 113- عبدالعظیم انام مسجد عمر احمد پور شرقیہ۔
- 114- خدا بخش غفری عن مسجد اسکول والی احمد پور شرقیہ۔
- 115- سعید احمد بیک خطیب مسجد بہادر شاہ احمد پور شرقیہ۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر

مسٹر غلام احمد پر دین نے اسلام کے بنیادی مکتبہ اور مسلم اصول کو جو حجاز اور قلعہ ہیں

محض اپنی ذاتی رائے سے ٹھکرا کر ایسی جدید تصویروں میں تبدیل کر دیا ہے جس کا ماننا قرآن کریم اور احادیث نبویہ علی صاحبہا التوفیہ والتسلیم کی تکذیب کے ہم پلہ ہے لہذا ہم ان کے غیر مشتبہ الفاظ کو جو نظریہ باطل مت رسول و منصب رسالت، مصداق مائیکہ و شیا طین میں لکھے ہوئے ہیں، بخلاف عقائد اسماء کفریہ عقائد کہہ سکتے ہوئے قائل کو حسب ارشاد خداوندی عنہم لیسو بحکم بعد انزل اللہ فلاولئك هم الکافرون کا فرہیتے ہیں۔

- 116- حرر و خادم الشرع عبدالقدیر عفا اللہ عنہ من المدرس العربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔
- 117- الجواب بھی، عبدالواحد جاقب مدرس مدرسہ بغداد۔
- 118- چونکہ ہمارے نزدیک پرہیز اس فتویٰ کفر کا مستحق ہے جو ہمارے علماء کرام کفر اللہ و امثالہم نے دیا ہے۔ فضل احمد عفا اللہ عنہ منظم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔
- 119- صدیقی صاحب عبداللطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔
- 120- انجیب مصیب، احمد قرادین صدر سنی مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی۔
- 121- الجواب بھی محمد قاسم قاسمی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔
- 122- الجواب بھی، عمر محمد مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔
- 123- الجواب بھی، احقر محمد اعظم شاہ۔
- 124- الجواب بھی، احقر بشیر احمد مدرسہ عربیہ قاسم العلوم۔

مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن

ڈونگا بونگا۔ بہاولپور ڈویژن

- 125- علماء حق نے پرہیز کفر کا فتویٰ لگا کر امت کو ایک بڑے خطرہ سے بچایا ہے، میں تائبیہ کرتا ہوں کہ علماء اس فتنہ سے بچنے میں حق بجانب ہیں۔
- حرر و فقیر محمد سعید کان اللہ بانی مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ) صدر مسجد گاہ ڈونگا بونگا ضلع بہاولنگر۔

توقیعات علماء پنجاب

ملتان

- 126- شمس الحق افغانی، مصدر، قاضی المدارس العربیہ مغربی پاکستان۔
- 127- عبداللہ غفرانہ ملتی خیر المدارس ملتان۔
- 128- خیر محمد مجتہم خیر المدارس پاکستان۔
- 129- محمد علی جالندھری ناظم مجلس شتم نبوت پاکستان ملتان۔
- 130- غلام قادر مجتہم مدرسہ فاروقی ملتان۔
- 131- محمود عطاء اللہ من ملتی و شیخ الحدیث مدرسہ قائم العلوم ملتان شہر۔
- 132- احمد الدین چاندھری مجتہم مدرسہ جامعۃ الحق روضہ ملتان۔
- 133- عبدالرحمن ناظم مدرسہ اسلامیہ نوید ملتان۔
- 134- محمد عبداللہ درگاہی غفرانہ مدرسہ مدرسہ عربیہ قائم العلوم۔
- 135- عبدالرحیم مجتہم مدرسہ عربیہ محمدیہ قصبہ موغل ملتان تحصیل۔

دارالعلوم عید گاہ کبیر والا ضلع ملتان

ایسا شخص (مثلاً غلام احمد پڑاج) جو کفر و دین متین ہے اور قبیح غیر سبیل المؤمنین ہے جس کے کفر پر علماء حق کا اتفاق ہے، یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔

- 136- محمد عبدالقاسمی من (مجتہم و شیخ الحدیث دارالعلوم و سابق استاذ دارالعلوم پڑاج)۔
- 137- علی محمد مفتی من مدرسہ دارالعلوم عید گاہ کبیر والا ضلع ملتان۔
- 138- عبدالحجید مدرسہ دارالعلوم عید گاہ کبیر والا۔
- 139- انجواب صحیح محمد سرور مفتی من مدرسہ دارالعلوم کبیر والا۔

- 140- الجواب صحیح، چھوڑا لیکن حق تعالیٰ کے دربارِ اعظم کبیر والا۔
 141- الجواب صحیح، جو حکم دیا لیکن حق تعالیٰ کے دربارِ اعظم کبیر والا۔

خانہ خوال

- 142- دوست محمد غفرلہ مجتہم مدرسہ جامعہ دینیہ لکھنؤ خانہ خوال۔

ٹنگری (سایہ خوال)

- 143- فاضل رشیدی چاندھری ٹنگری۔
 144- عبدالقدراے چاندھری مدرسہ رشیدیہ ٹنگری۔

جنگ

- 145- الجواب صحیح۔ سید صادق حسین غفرلہ مجتہم مدرسہ اعظم الشریعہ و خطیب جامع مسجد نعیمی منڈی صدر۔ جنگ۔
 146- محمد عبدالکیم غفرلہ جامعہ جامعہ جنگ۔ صدر و خطیب جامع مسجد۔

چنیوٹ

- 147- منظور احمد۔ صدر مدرس جامعہ لکھنؤ چنیوٹ۔

اوکاڑہ

- 148- دوست محمد مدرسہ تحفہ انوریہ اوکاڑہ۔

سیالکوٹی

- 149- محمد رمضان مجتہم مدرسہ تبلیغ الاسلام سیالکوٹی۔

لاہور

- 150- ما کتبہ فی الجواب مولانا البیہوری هو الحق والحق احق ان یقع ہو ما قالہ غلام احمد برویز کلہ باطل و کفر۔ امر علی غنی منار لاہور۔

151- من شئت الیہ فقد کفرت۔ فقط

تکلام نمونہ، عالم اعلیٰ مرکزی نظام اعلیٰ، مغربی پاکستان لاہور۔

علامہ مدرسہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور

152- الجواب حق و صواب و نعم الجواب، الحمد للہ ذکر کے حقائق جو کچھ لکھا گیا ہے بالکل حق اور

درست ہے الحمد للہ کو تمام بیورو و مضاری سے تحریک انکسار عن موانعہ میں بہت لے گیا

ہے اور فتوے میں جو لکھا گیا ہے وہ اس سے کھلی زیادہ کا مستحق ہے۔ والسلام

محمد اور یس کا ان اللہ۔ شیخ الشیخ رحمہ اللہ رحمۃ اللہ علیہ جامعہ اشرفیہ

153- والسلام علی من تبع الہدی و نواللہ الموفقین علی من تبع الہوی

محمد رسول خاں۔ محدث و مفسر جامعہ اشرفیہ

154- المحیب مصیب۔ نظام مصلحتی کان اللہ۔ مدرس۔

155- الجواب جگہ۔ نور محمد غفرلہ۔ مدرس۔

علامہ مدرسہ جامعہ مدینہ فیلا گنبد لاہور

156- حامد علی منہ۔ امیر انجمن جامعہ مدینہ۔

157- سید میرک شاہ احمد دہلوی، شیخ الحدیث۔

158- محمد ضیا مالحی کان اللہ۔ مدرس۔

159- ندوہ المحیب حبیب شاہ لاہور، احقر بدر السلام علی منہ۔ مدرس۔

160- فاضل حبیب نے جو کچھ لکھا ہے جگہ ہے کہ یم اللہ غفرلہ۔ مدرس۔

161- المحیب مصیب۔ احقر محمد مصلح علی من خطیب جامعہ مدینہ فیلا گنبد لاہور۔

162- الجواب جگہ۔ محمد عبدالکریم قاسمی خطیب جامعہ گلبرگ، نائب ناظم مدرسہ عربیہ خلیفہ

بیٹا لاہور ہاؤس۔ لاہور۔

163- مختصر پر وجہت کے استیعال کے لئے حضرات علماء کرام کی جدوجہد از میں ضروری ہے،

انکار حدیث کے سلسلہ میں یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ اس فتنہ کا مقابلہ حضراتِ معام نے اول فرصت میں کرنا ہے۔ الحبيب مصيب فيرا قال۔ حرره محمد علي خطيب مشهري مسجد۔ لاہور

علماء حضرات اہل حدیث لاہور

- 164 - مذکورہ بالا جوابات صحیح ہیں۔ میں ان سے پورا متفق ہوں۔ عبداللہ امیر قسری روڈ پی، مفتی۔
- 165 - حافظہ عبداللہ انصاری روڈ پی، مالک اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور۔
- 166 - فاضل حبیب نے پرویز کے جن عبارات اور عقائد کا ذکر کیا ہے اور جس طرح اس نے اسلام کے بیرونہ سالہ معتقدات اور مسلمات کی تریف و تاویل اور استہزاء کیا ہے میرے نزدیک یہ فتنہ باطنی اور قراصل سے کم نہیں، اس نے خود اپنے لئے کوئی وجہ جواز باقی نہیں رکھی کہ وہ دائرہ اسلام میں رہ سکے۔ فاضل حبیب ظہور نے جو کچھ اس کے لئے حکم لکھا ہے وہ صحیح ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے فقط
- سید محمد داؤد غزنوی صدر مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان

حضرات علماء شیعہ لاہور

- 167 - ہاں سر عزت خان۔ جو عقائد غلام احمد پرویز کے بیان کئے گئے ہیں وہ روحِ اسلامی کے مطابق ہیں ایسے معتقدات اسلام کے قطعاً خلاف ہیں اور ایسے عقائد کا حامل اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔ جعفر حسین (مفتی)
- 168 - ہاں سر بھانہ۔ بعض اقتباسات میں نے سنے جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پرویز اور دیگر اس قسم کے عقائد رکھنے والے حضرات حتیٰ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔
- سید مصدق حسین مفتی مدرس جامعہ المنکر۔ لاہور
- 169 - ہاں سر قاضی۔ مذکورہ بالا اقتباسات کو میں نے دیکھا جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص

کے حقائق کو جان رکھ گئے ہیں یہ خلاف مذہب اسلام ہیں بلکہ میرے نزدیک ایسا شخص ملعون ہے دین ہے اور خارج اسلام ہے۔ فقط۔

فدا حسین نجفی پرنسپل جامعہ امامیہ لاہور

☆☆☆

- 170- محمد رب ذالحق قاسمی خطیب جامع مسجد مائل ٹاؤن لاہور۔
- 171- سید غی الدین شامرقی خطیب جامع مسجد نوربستہ روڈ لاہور۔
- 172- سید محمد ضیاء الدین نقشبندی، خطیب میرانی کھوہ (چاندھراں) لاہور۔
- 173- شہادت احمد مظاہر من، خطیب جامع قاسمی فیض پارک لاہور۔
- 174- منظور احمد خطیب مزنگ۔
- 175- جواب با صواب ہے۔ محمد الیاس غفرلہ خطیب جامع مسجد خواہاں لاہری منڈی۔
- 176- امین الحق حقانی من، خطیب جامع مسجد شیخوپورہ۔
- 177- محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد انارکلی لاہور۔
- 178- حسن شاہ خطیب جامع مسجد بانہر کبھی لاہور۔
- 179- جواب با صواب ہے۔ محمد حسین، خطیب اختر پٹی، ڈیپو، ڈی۔ لاہور۔
- 180- احقر عبد اللہ انور، مدیر نعت روزہ خدام الدین لاہور۔

جامعہ حنفیہ کیمپل روڈ۔ لاہور

- 181- ابوالحسن محمد عبدالعلیم قاسمی ستم جامعہ حنفیہ کیمپل روڈ لاہور۔
- 182- ابوسعید محمد عبدالعلیم قاسمی، نائب ستم جامعہ حنفیہ کیمپل روڈ لاہور۔
- 183- ابو محمد عبدالرحیم قاسمی عالم جامعہ حنفیہ کیمپل روڈ لاہور۔
- 184- محمد عبدالکریم قاسمی نائب عالم جامعہ حنفیہ کیمپل روڈ لاہور۔
- 185- عبدالرؤف کامل چوہدری صدر مدرس جامعہ حنفیہ کیمپل روڈ لاہور۔

- 202- پرویز کافر ہونے کے علاوہ کچھ فہم انسان بھی معلوم نہیں ہوئے۔
 انسان اللہ خاص مٹھی میں محدود درجہ دار باطلوں و زمانہ شکنوں پر وہ گئے گوجر انوال۔
- 203- احقر شمس الدین، عالم جامد مصنف، چوک کانیا انوال گوجر انوال۔۔۔
- 204- معتمد علماء جو فیصلہ دے چکے ہیں مجھے اس سے بالکل یا اتفاق ہے۔
 احقر اعلیٰ و مہدیا القیوم مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجر انوال۔
- 205- پرویز اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ مہد انوال و خطیب جامع مسجد گوجر انوال۔
- 206- مسٹر عظام احمد بدیع کے کفر کے بارے میں ذرہ بھر حالی نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جس طرح اس نے اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کی ہیں اور مزید کرنے کا ارادہ ہے وہ کسی ہادش مسلمان سے مٹتی نہیں ہے غرضیکہ اس کا کافر و مرتد ہونا ایک قطعی بات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔
- احقر ابو الزہاد محمد سرفراز مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجر انوال 15 صفر 1382ھ
 18 جولائی 1962ء
- 207- کجی حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر کافر ہے لہذا جو فتویٰ منکر حدیث پر بدیع پر لگا یا گیا ہے اس سے مجھے بالکل یا اتفاق ہے۔
 عظیم الرحمن عظیم خود مٹھی میں مدرس مدرسہ حسینیہ حنفیہ گوجر انوال۔
- 208- نذیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ گوجر انوال۔
- 209- محمد صالح مدرس مدرسہ عربیہ گوجر انوال۔
- 210- التجارب حق و باطل، اجد الحق، الاموال، العبد مستشار احمد تھانوی مٹھی میں مدرس و خادم دارالافتاء مدرسہ عربیہ جامع مسجد کجرات۔
- 211- ولی اللہ عظیم خود (استاذ الاسلامیہ) کجرات۔
- 212- عبدالجبار عظیم خود (فاضل دہلوی) ضلع کجرات۔

213- الجواب بھی محمد نذیر اللہ خاں جامع مسجد حیات النبیؐ نزد دارِ پان گہرات۔

لاکھ پور (فیصل آباد)

- 214- عبدالمجید مہتمم مدرسہ سام المدارس گلبرگ "ای" لاکھ پور۔
 215- عبدالحی مہتمم مدرسہ انوار القرآن لبر کالونی لاکھ پور۔
 216- دوست محمد خطیب جامع مسجد فاروقیہ پٹیلا کالونی لاکھ پور۔
 217- محمد رفیق شمیری غفرلہ صدر مدرس و مفتی دارالعلوم دہلیہ لاکھ پور۔
 218- سیاح الدین کاکاشیل مفتی عزت صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لاکھ پور۔
 219- بندہ محمد فتح صدر مدرس مدرسہ عربیہ انبیاء العلوم منڈی ماسول کائن جامع مسجد ضلع لاکھ پور۔

درس دارالعلوم فیض محمدی خالدا آباد لاکھ پور

- 220- گزارش ہے کہ پروجیکٹ کمریات کے استیصال میں جو کوشش فرما رہے ہیں، اس سے محض مجھ کو ہی اتفاق نہیں بلکہ مدرسہ کور کے صحیح مدرسین بھی متفق ہیں، مزید توثیق کے لئے ان کے دستخط بھی ذیل میں مذکور ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالحزیز مہتمم مدرسہ خالدا۔

221- محمد انور کلیم صدر مدرس۔

222- عبدالحی مفتی عزت۔

223- حافظ تاج محمد۔

224- نیاز محمد بندہ عبدالستار نیازی۔

225- حافظ عبدالرحمن عظیم خور۔

226- میں پروجیکٹ کے سلسلہ میں آپ حضرات سے بالکل متفق ہوں۔

شمیر احمد دارالعلوم فتح دین عبداللہ پور لاکھ پور۔

- 227- منکر حدیث خواہ پروہن ہو یا اور کوئی، کافر ہے۔ علمائے کرام کی رائے کے مطابق میری بھی رائے ہے۔ خاکسار پر دینی عالمگیر مدرسہ درس قرآن والہ حدیث۔
- 228- جرنلوی علمائے کرام نے چودھری غلام احمد پروہن کے عقیدہ کے حقائق شائع کیا ہے اس اس سے میرا اتفاق ہے۔

احقر غلام احمد دین علیٰ رحمۃ اللہ۔ چک نمبر 422 ضلع اٹک پور۔

229- عبداللہ۔ خطیب چک مذکور ضلع اٹک پور۔

230- میں پروہن کو کافر سمجھتا ہوں۔ احقر غلام حسین لا چک نمبر 422 ضلع اٹک پور۔

سرگودھا

231- جنیل الرحمن، مدرسہ اعظم سرگودھا۔

232- الجواب صحیح، محمد عبدالکریم علیٰ رحمۃ اللہ، خطیب جامع مسجد شاہ پور صدر ضلع سرگودھا مدرسہ دارالہدیٰ چک کیرہ ضلع سرگودھا۔

233- مسٹر غلام احمد پروہن جرنلوی کفر محققین علماء اسلام کی طرف سے جو شائع ہوا ہے بخود دیکھ کر غلام مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چک کیرہ اس کی صحت کے ساتھ متفق ہیں اور ضروریات دین کے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ عبدالغنی علیٰ رحمۃ اللہ مدرسہ دارالہدیٰ۔

234- احمد شاہ بخاری، عقلم خود۔ درس۔

235- الجواب صحیح غلام رسول، عقلم خود۔ درس۔

236- مسٹر پروہن عرف قرآن خود منکر ضروریات دین ہے اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، اس کی کتابوں میں بہت سے کفریات میری اپنی نظر سے گزرے ہیں۔

محمد حسین، مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چک کیرہ ضلع سرگودھا۔

مدرسہ شبیریہ میانہ ضلع سرگودھا

227- مسٹر پروہن کے کئی رسالے بخود کی نظر سے گزرے ہیں، یہاں پر ہتمام غلام احمد بخاری

سے انکی سبقت لے گیا ہے۔ یہ صرف زبان سے قرآن اور حدیث کا نام لیتا ہے اور نہ
 اور پردہ اس نے ضروریات دین کا انکار کر کے صحابہ کرام کے زمانہ سے لے کر آج تک
 تمام سلف صالحین کے مسلک کا انکار کر کے ایک دیارین بنا رکھا ہے..... یہ حقوق خود پر
 دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور مرتد ہے۔

احقر اہل محمد سعید، خطیب میانی ضلع سرگودھا۔

238- الجواب صحیح درمست دین، مدرس مدرسہ شیعریہ میانی۔

239- الجواب بالصواب، علامہ حیدر۔

مدارس شرف المدارس، لائل پور

پرویز کے سلسلہ میں جو کچھ جواب لکھا گیا ہے احقر اس سے حرف بحرف نقل ہے۔

240- الجواب صحیح دین و دارالافتاح الاصول۔

کتبہ تک سلاف مہد اعظم ہالند حری۔

241- محمد نجفی، فاضل دین و دارالافتاح، مہتمم مدرسہ شرف المدارس۔

242- علامہ محمد تقی محمد خود، مدرس مدرسہ شرف المدارس۔

243- مہابت خاں، مہتمم خود، مدرس مدرسہ شرف المدارس۔

244- عطاء الرحمن، مہتمم خود، مدرس مدرسہ شرف المدارس۔

245- علامہ حسین تقی محمد خود، مدرس مدرسہ شرف المدارس۔

ضلع مظفر گڑھ

246- ہم نے طلبہ امت کا حقوق فتویٰ بخیر چھوڑی علامہ احمد پرویز دیکھا اس فتویٰ سے ہمیں

حرف بحرف اتفاق ہے۔ عبدالرحمن تقی محمد خود، دارالافتاح ضلع مظفر گڑھ۔

247- محمد عمر علی، مدرس مدرسہ شرف المدارس، مہتمم خود، مدرسہ مظفر گڑھ۔

- 248- غلام احمد بن شاہ، مدرسہ مدرسہ عربیہ احیاء العلوم حیدرگاہ، مظفر گڑھ۔
- 249- محمد صدیقی مدرسہ مدرسہ عربیہ احیاء العلوم محمود کوٹ شہر۔
- 250- غلام یحسین، دارالافتاء مدرسہ مدرسہ عربیہ محمود الاسلام خان پیر، بکا شہر۔
- 251- محمد کلیم اللہ غفرلہ مدرسہ مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن خان گڑھ۔
- 252- نعم باقال، سعید احمد غفرلہ، قاضی دارالعلوم دیوبند سکنہ چنگی والہ، حقوٹی۔
- 253- محمد اکرم، خطیب "حقوٹی جامع" دین پٹا، "مطلع مظفر گڑھ۔
- 254- اختر بشیر احمد، قلم فروز۔
- 255- محمد الدین، افادہ دینی دور، گاہ خان گڑھ۔
- 256- ابوالحسن، خطیب جامع مسجد کوٹ لوہ۔
- 257- اختر عبدالرحمن، خطیب کوٹہ دہم شاہ صاحب۔
- 258- غلام بی (قاضی خیر الدین) مولوی قاضی، ایف۔ے۔ سکنہ علاقہ گورہ، حقوٹی مظفر گڑھ۔
- 259- عبدالرحیم غنی، مدرسہ مدرسہ فیض العلوم علی پور۔
- 260- محمد مسعود، مدرسہ مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ لوہ۔
- 261- محمود الحسن غنی، مدرسہ خطیب جامع مسجد حیدرگاہ، مظفر گڑھ۔

جہلم

غلام احمد پر دہریہ طعنوں اسلام پر جو طعنے اسلام نے کفر کا فتویٰ صادر فرما دیے ہیں ان سے اتفاق ہے اور اس فتویٰ کی طرف تصدیق کرتے ہیں۔ حضرات علماء نے اپنے فرض حسی کو سمجھا اور بروقت ادا کیا ہے۔

- 262- قاضی عبداللطیف غفرلہ، خطیب، مہتمم مدرسہ خلیفہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم۔
- 264- محمد شریف، آمر قلم، مدرسہ خلیفہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم۔
- 265- قاضی نصیر احمد، قلم فروز، مدرسہ خلیفہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم۔

علمائے کرام نے منکر حدیث غلام احمد پر توجہ پر اس کی عبادات کی بنا پر جو کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ہمیں اس سے پورا پورا احتیاط ہے۔ والسلام۔

266- احقر مظہر مسین غفرلہ، محترم مدرسہ اعلمیہ الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

267- الجواب صحیح، بدر عالم مدرسہ مدرسہ اعلمیہ الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

سیالکوٹ

268- الجواب حق اور سچ، نبی خیر احمد خلیفہ جامع مسجد عالم مدرسہ تعلیم القرآن ہیرا ضلع سیالکوٹ۔

یکمیلپور (انک)

269- فضل الرحمن کان اللہ ساکن بہوڑی۔

270- مسکن نصیر الدین شیخ الحدیث نور عثمانی۔

271- الجواب صحیح، صاحب، بندہ عبد الرحمن غفرلہ سابق صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم بہارن

پرم۔ یو۔ پی۔

272- نور محمد محترم، صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم جامع مسجد ملیوالی براستہ چپ ضلع یکمیلپور۔

273- صوفی عبداللطیف، مدرسہ مظاہر العلوم جامع مسجد ملیوالی براستہ چپ ضلع یکمیلپور۔

راولپنڈی

دارالعلوم تعلیم القرآن، درغیہ بازار

274- جو اقتباسات صورت سوال میں مندرج ہیں اور تاہم میں جو جواب تحریر کیا گیا ہے صحیح

ہے۔ عبد الرشید، مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن درغیہ بازار۔

275- غلام اللہ خاں، محترم دارالعلوم تعلیم القرآن۔ درغیہ بازار

276- محمد انور غفرلہ، مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن۔ درغیہ بازار

- 277- احقر اللہ بخش قریشی مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن۔ دہلیہ بازار۔
- 278- الجواب صحیح و دلائل احمد الحق الہدایہ۔
- احقر محمد بشیر خاں مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن۔ دہلیہ بازار۔
- 279- عبدالغفور نغزل مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن۔ دہلیہ بازار۔
- 280- بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حکام احمدیہ و بیچ اپنے عقائد کا باطلہ مختلفہ عدم وجوب اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے جو شخص بیچ کے عقائد کا باطلہ میں اس کا تصور ہو یا ان کی تحسین کرے وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
- احقر الانام سید احمد سجاد بخاری فاضل بیچ بندہ کھٹوا مدرسہ جامعہ تعلیم القرآن۔ دارالعلوم تعلیم القرآن۔ دہلیہ پٹنڈی۔

دارالعلوم خلیفہ عثمانیہ و رکشانی محلہ

- 281- عبدالحمید انجم مدرس۔
- 282- الجواب صحیح۔ احقر محمد امین کان اللہ فیہ خطیب مدرس۔
- 283- الجواب صحیح و الجواب صحیح۔ ولی اللہ قریشی مدرس مدرس۔
- 284- سعید الرحمن خطیب جامعہ اشرفیہ و مولوی روڈ دہلی پٹنڈی مدرس۔
- 285- احقر عبدالہادی مدرس تعلیم القرآن۔
- 286- فضل الحق اعظم نور خطیب مسجد فتح منڈی۔ دہلی پٹنڈی۔
- 287- الجواب حق و دلائل احمد الحق الہدایہ۔ عبدالستار۔ خطیب جامع مسجد چک نیابا بازار۔
- 288- محمد عبدالملک مدرس مدرسہ فرقانیہ دینی۔ محلہ کرتار پور۔ دہلی پٹنڈی۔
- 289- عبدالعظیم خطیب و محترم مدرسہ فرقانیہ دینی۔ محلہ کرتار پور۔
- 290- سنت رسول کریم کو بعد قرآن کریم کا حدیث حاصل ہے، اور اس میں شک نہ کرنا واجب ہے، فالجواب صحیح بلکہ ارجح۔

291- محمد مہدائے سابق صدر جمعیت العلماء وادارہ لٹری و خطیب جامع مسجد خطہ امام بازو۔

292- اقبال نعیم فہمگ۔ عبداللہاوی مسجد شہان، راولپنڈی

علماء بریلوی

293- فاضل حبیب نے جو تحقیقات بعد از انتخابات کی ہیں ان کو مطالعہ کرنے کے بعد ایسے

جلد عقیدہ والے شخص کے کفر میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ امیدوار رحمت ابو الخیر حسین

المدین مقرر۔ خطیب مسجد ہنری منڈی۔ راولپنڈی

294- اسلام میں کتاب اللہ کے بعد کلام رسول (حدیث) کا درجہ ہے۔ انکار حدیث فی

الحقیقت انکار کتاب اللہ ہے، حدیث کے بغیر قرآن مجید کا وجود محال ہے۔ قرآن مجید

کے معانی صرف حدیث میں پائے جاتے ہیں۔ اگر حدیث کو چھوڑ دیا جائے تو قرآن

کے معانی منقود ہو جائیں گے۔ ہر شخص ہر زمانے میں الفاظ قرآن کے معانی اپنے

اپنے خیال کے مطابق کرنے لگے گا۔ ایسی صورت میں قرآن کریم کا عدم وجود برابر

ہو کر رہ جائے گا، لہذا احادیث کا اتنا ضروری ہے، انکار کفر ہے۔

محمد اسرار الحق مہتمم دہلی مدرسہ اسرار العلوم حنفیہ۔ مری روڈ۔ راولپنڈی

علماء اہل حدیث راولپنڈی

295- ہر دین اور مذہب کے کچھ اصول ہوتے ہیں جن کو مان کر انسان اس مذہب میں رہ سکتا

ہے اور اگر ان اصولوں سے منحرف ہو جائے تو وہ اس دین سے خارج ہو جاتا ہے اور

خروج کو کفر کہتے ہیں۔ غلام احمد پروج نے ضروریات دین کا انکار کیا ہے اور اپنی

قریہوں میں اس نے اصول دین سے انحراف کیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے

کہ اس نے سنت کے دین ہونے سے انکار کر کے منکر رسالت ہونے کا ثبوت بم

بہنجایا ہے، اسی طرح طاغوت، قیامت، جنت اور دوزخ کا بھی وہ انکاری ہے، مان سب

چیزوں کے حقائق جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ تاویلیں نہیں بلکہ تحریری ہیں اس لئے غلام احمد پر دین لکھا خارج از اسلام ہے۔ اس کے کفر میں شبہ کرنے والا یا تو اس کی تحریروں سے ناواقف ہے یا اسی طرح کا کافر۔

حافظ محمد اسماعیل راجح۔ خطیب جامع مسجد اہل حدیث راولپنڈی شہر۔

ہزارہ

- 296- امیر مہدی۔ عقل ماسعود۔ خلیع ہزارہ۔
- 297- الجواب کج والکائف النصح، غریب ماسعود، طبع الرضی عنہ اللہ عنہ۔ (مہتمم و مفتی)
- مدرسہ عربیہ احمد المداری سکندر پور۔ ہری پور
- 298- محمد علی خان مدرسہ مدرسہ عربیہ احمد المداری۔ سکندر پور۔ ہری پور
- 299- مہد القیوم نائب مفتی ہزارہ، خطیب جامع مسجد چوک۔ ہری پور
- 300- الجواب کج والحبیب مصیب۔ محمد اللہ خطیب جامع مسجد اہل حدیث۔ محمد خلیاں۔ ہری پور
- 301- رفیع اللہ فاضل مدرسہ فتح پوری دہلی۔ ہزارہ

ایبٹ آباد۔ ہزارہ

- 302- میرے نزدیک پروج اسلام سے خارج ہے۔
- محمد اسلم مفتی ہزارہ، خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد۔
- 303- زاہد الحسنی، منیجر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج۔ ایبٹ آباد
- 304- شفیق الرحمن خطیب جامع مسجد کمال ایبٹ آباد۔
- 305- قاضی جنید خطیب جامع مسجد مرکزی ریلوے سٹیشن جوہلیاں۔
- 306- حافظ فضل الرحمن خطیب جامع مسجد دورنگر جوہلیاں۔

توقیعات علماء سرحد

دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ تنگ

- 307- عبدالحق بہتیم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ تنگ خلیع پٹا ور۔
- 308- عبدالغنی علی منہدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ تنگ خلیع پٹا ور۔
- 309- عبدالغنی علی منہدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ تنگ خلیع پٹا ور۔
- 310- محمد علی منہدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ تنگ خلیع پٹا ور۔
- 311- محمد شفیع علی منہدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ تنگ خلیع پٹا ور۔
- 312- شیر علی شاہ علی منہدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ تنگ خلیع پٹا ور۔
- 313- قاری انوار الدین مغرلہ مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ تنگ خلیع پٹا ور۔
- 314- مسیح اللہ مغرلہ مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ تنگ خلیع پٹا ور۔

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ تنگ

- 315- محمد یوسف کان اللہ اللہ علی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ تنگ۔
- 316- العجیب مصیب محمد فہیم مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ تنگ۔
- 317- محمد فرید مغرلہ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ تنگ۔
- 318- جواب بالکل صحیح ہے۔ عبدالغنی منہدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ تنگ۔
- 319- عبدالاحد مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ تنگ۔
- 320- فضل محمود مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ تنگ۔
- 321- عجیب نے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔ فاضل حبیب الرحمن فاضل دیوبند اکوڑہ تنگ۔

پشاور

- 322- محمد اویب غفرلہ مجتہم دارالعلوم سرحد پشاور شہر۔
- 323- عبدالقیوم یو بلوئی مفتی پشاور شہر۔
- 324- سید اللہ جان کوزی ناظم اعلیٰ نظام اعلیٰ اسلام خلیع پشاور۔
- 325- عزیز الرحمن کان اللہ لہ (فاضل دیوبند) امیر نظام اعلیٰ اسلام خلیع پشاور و مجتہم مدرسہ جامعہ رشیدیہ دہلی۔
- 326- شمس الحق نظامہ گی تحصیل خلیع پشاور۔
- 327- محمد حسین خلیع ملا تہ مخ پشاور شہر۔
- 328- عبدالسلام خلیع پشاور۔
- 329- عبدالرشید غفرلہ رگی خلیع پشاور۔

زیارت کا صاحب

- 330- پردہ میں اور گزشتہ زمانہ میں بڑا فرق ہے۔ یہ سبیل تخیل یا حسیہ اپنے الحاد و زندہ کو رائج کرنے میں الفاظ کا آز پینے سے مٹا انہوں نے صوم کو کھان کے معنی میں لیا، مصلوہ و ذکوۃ کے معنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ کے لئے۔ طہارت سے مراد طہارت قلبی۔ دلیر ذکاء۔ کیونکہ ان کو مرنے والوں سے واسطہ تھا تو تنکوں کے بغیر گروہ کا مشکل تھا مگر پردہ قرینہ قرآن کے سلسلہ میں اس صحت سے بے نیاز ہے اور اپنی ادب و لیری سے لوگوں کو بالکل جاہل سمجھ کر احمق بنانا چاہتا ہے۔ پردہ کی قرینت کی مثال بالکل ایسی ہے جس طرح کوئی عمل (ادب) کے معنی مرنے، تخیل (پہاڑ) کے معنی پانی ملائے۔

اسی طرح پردہ اور قادریانی میں بڑا فرق ہے، قادریانی نے مریم علیہا السلام کی مخصوص صحت کا انکار کیا، جیسی علیہا صلوٰۃ والسلام کے حلق باگفتی کہا، قسم نبوت کا انکار کیا، نبوت کا

دعویٰ کیا اور اس طرح کی دوسری باتیں کہیں مگر خدا کے وجود کا انکار بفرشتوں کا انکار، مومن و مصلوٰۃ کا انکار، حج کا انکار، عبادت کا انکار، اطاعت، خدا و رسول سے انکار، القرض، جملہ ضروریات دین و شعائر اسلام کا رد بھی انکار نہ کر سکا۔ ضروریات دین کا انکار وہ بھی ڈکنے کی چوٹ اس بطل الہیاد کا کارنامہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو جو کروڑوں باشندگان ملک کے مذہب اور دین سے کھیلتا ہے اور کھسکا کھلو کی رال آزادی کا سرکھب ہے کہ کڑ کر دار تک پہنچا دے دماغی اور رسول الہی البلاغ۔ محمد مہد الحق (نافع زیارت کا کا صاحب۔

331- محمد عبدالرب۔ زیارت کا کا صاحب۔

331- احقر حکمت شاد کا کاشل، دکن ہے (فاضل دیوبند)

332- انور الحق زیارت کا کا صاحب۔

333- الجواب سدید، عبدالشہید عفی عنہ (فاضل دیوبند) زیارت کا کا صاحب۔

334- قاری عظیم اللہ زیارت کا کا صاحب۔

335- خادم الشریع الشریف عصمت اللہ (قاضی) زیارت کا کا صاحب۔

336- حافظ ارشد الدین زیارت کا کا صاحب۔

337- ظلیل گل کا کاشل (فاضل خیر المدارس) زیارت کا کا صاحب۔

338- میراں گل عفی عنہ (فاضل دیوبند) خطیب دیوبند زیارت کا کا صاحب۔

نوشہروہ

339- محمد مجاہد خاں السبکی (فاضل دیوبند) نوشہروہ کلاں۔

340- الجواب صواب، قاضی عبدالسلام عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد نوشہروہ۔

کوہاٹ

341- احمد حسین سابق محترم دارالعلوم مرہٹہ ضلع کوہاٹ۔

342- صوبہ گل صدر مجلس شوریٰ دارالعلوم مرہٹہ ضلع کوہاٹ

- 343- فدوی محمد اشرف گل شاخ المصطفیٰ دارالعلوم عربیہ اسلامیہ خلیفہ کوہاٹ
- 344- محمود شاہ نائب صدر مدرس دارالعلوم عربیہ اسلامیہ خلیفہ کوہاٹ
- 345- بندہ محمد فضل مولیٰ غفرلہ ساکن کوہاٹ۔ علی خلیفہ کوہاٹ
- 346- عبدالہادی ساکن کٹوزی علی خلیفہ کوہاٹ
- 347- محمد یوسف بہادر خلیفہ علی خلیفہ کوہاٹ

مردان

- 348- سید گل بادشاہ دامیر نظام العلماء سرحد طور خلیفہ مردان۔
- 349- لطف الرحمن (فاضل دیوبند) طور خلیفہ مردان۔
- 350- عبدالرحمن طور خلیفہ مردان۔
- 351- عاتق اللہ طور خلیفہ مردان۔
- 352- سید مبارک شاہ (فاضل دیوبند) قاضی مردان و ناظم نظام العلماء سرحد۔
- 353- محمد عبدالنور علی من، جہانگیر خلیفہ مردان۔
- 354- سید ابوبکر علی من (فاضل دیوبند) خواجہ کچھوٹی مردان۔
- 355- صاحب حق عبدالغنی قاضی گڑھی کھورو خلیفہ مردان۔
- 356- صاحب حق سیف الرحمن شہید گڑھی خلیفہ مردان۔
- 357- لطف الرحمن شہید گڑھی خلیفہ مردان۔
- 358- انجمن صاحب محمد الہادی قلم خود مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن شاہ منصور۔
- 359- عبدالہادی شاہ منصور خلیفہ مردان۔
- 360- اصحاب من اجاب دہلوی کا قلم خود شاہ منصور خلیفہ مردان۔
- 361- اصحاب من اجاب محمد الہادی مدرس دارالعلوم خراسان شاہ منصور خلیفہ مردان۔
- 362- عبدالرزاق محترم دارالعلوم خراسان شاہ منصور خلیفہ مردان۔

- 363- حافظہ محمد ایوب ہوتی یار۔ دارالعلوم شمس العلوم شاہ منصور خلیع مردان۔
- 364- عبدالقدوسی غفرلہ۔ ہلاکڑھی۔ دارالعلوم شمس العلوم شاہ منصور خلیع مردان۔
- 365- قدوسی عبداللہ جان جٹالہ۔ دارالعلوم شمس العلوم شاہ منصور خلیع مردان۔
- 366- محمد عبدالقیوم جٹالہ۔ دارالعلوم شمس العلوم شاہ منصور خلیع مردان۔
- 367- الجواب کج و کفر پر وچ صریح۔ بندہ فضل حق ممتاز علی عزی، عالم اعلیٰ مدرسہ عربیہ شمس العلوم شاہ منصور تحصیل صوابی خلیع مردان۔
- 368- تاحی نور الرحمن طودی مفتی عزی خلیع جامع مسجد ہوتی بازار ہوتی خلیع مردان۔

مدرسہ عربیہ شیر گڑھ خلیع مردان

- 369- بندہ کے نزدیک مسٹر پر وچ قطعاً کافر ہے۔ محمد عباسی الرحمن، قائم اللہ ریس مدرسہ عربیہ شیر گڑھ۔ خلیع مردان
- 370- بندہ احمد علی عزی مجتہم دارالعلوم مدرسہ عربیہ شیر گڑھ۔ خلیع مردان
- 371- محمد عرفان مددی مدرسہ عربیہ شیر گڑھ۔ خلیع مردان
- 372- محبوب اللہ مددی مدرسہ عربیہ شیر گڑھ۔ خلیع مردان
- 373- محمد اکبر خاں مددی مدرسہ عربیہ شیر گڑھ۔ خلیع مردان
- 374- سلطان محمد مددی مدرسہ عربیہ شیر گڑھ۔ خلیع مردان

ڈیرہ غازی خاں

- 375- محمد عبدالحق غفرلہ میر کلام العلماء ڈیرہ غازی خاں و خلیع جامع مسجد۔
- 376- فیض اللہ خاں ٹانک۔
- 377- علامہ الدین غفرلہ مجتہم دارالعلوم قراچی و خلیع جامع مسجد قدیمی ڈیرہ غازی خاں۔
- 378- غلامہ کلام یہ ہے کہ مسٹر مذکور ایچ تحریف قرآن مجید اور انکار حدیث نبی صلیہ السلام و

اجماع ائمہ مقام ہے شک اسلام سے خارج اور بلاشبہ کافر مرتد ہے۔

عبد اللہ مفتی عن محترم دارالعلوم حمید یہ صدر اعلیٰ سنت و مفتی ڈیرہ قاری خاں۔

379- الحبيب صواب بلا اړتيا ب۔ قاور تخلص مدرس دارالعلوم حمید یہ ڈیرہ قاری خاں۔

380- الحبيب مصيب شمس الدين مفتي عن عاب مفتي ڈیرہ قاری خاں۔

ڈیرہ اسماعیل خاں

381- عبدالکریم مفتي عن محترم مدرس نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسماعیل خاں۔

کلی مروت۔ ضلع بنوں

382- فضل احمد لفظیہ صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ کلی مروت ضلع بنوں۔

383- طلوع اسلام وغیرہ کی مہارت نظر سے گزریں، جلیا ایسے عقیدہ والا شخص جو بھی ہو

شرع الحمی میں کافر ہے، ایسے عقائد شرع الحمی کے منافی ہیں اور ایسے عقائد والا جو

تابع نہ ہو چاہے غلام احمد پروج ہو یا کہ غیر دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کو مسلم

سمجھنا ناجائز ہے۔

خردہ العبد الضعیف خان گل، ساکن دولت خیل محترم مدرس حزب الاحتلاف کلی مروت

ضلع بنوں۔

384- الحبيب مصيب سکندر خاں قلم خود۔

385- امی جناب باصواب است، بندہ جو خاں قلم خود، نائب صدر مدرس مذکورہ۔

386- بے شک، جلیا امی جناب در حق کفر حکام احمد پروج کجی است۔

بندہ محمد خاں اول مدرس مدرسہ حزب الاحتلاف۔

چار سده

388- واضح اور لائق ہے کہ پروج کے متعلق علماء امت محمدیہ کا حقد لائق جن کے کفریات

صفحہ 22 سے 29 تک حشمت نمودن خرد اور ہیں یا نکل گجج دور ست ہے بکڑ جس کو اس حکم کے متعلق بعد فہم استثناء اور جواب شک اور تردید باقی رہے وہ بھی عقائد دین اسلام سے خارج ہے۔ حردہ مولوی رحمان الدین حنفی نقشبندی مجددی پڑ گنج تحصیل چارسدہ۔

389- الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد فقد طالعت جُلّ تاليفات الموصى اليه و جلته مجتونا افضع الجنون قبل ان يكون مارقا من الدين لا نه حرف نصوص الشرعيه القطعيه و جحد و اول ضروريات الدين صرح الكفر الواح كما قيل۔

و ايمان عن كفسر ينوع بعصبة

و يسوء بالاغلال و الاصفار

و انا العبد العاصي عبدالرؤف و الترنادى شيخ الحديث دار العلوم
چارسدہ

390- عبدالغفور عفی عنہ محترم دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

391- بندہ محتاجات اللہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

392- محمد حسین عفی عنہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

393- عبدالرحمن عفی عنہ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

394- میاں محمد الفیض الخضر (فاضل دیوبند) نائب محترم دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

395- البروز المعهود و جل احضله اللہ علی علمہ ، اللہ بھیدیہ بعد اللہ

کتبہ الاحقر ایما حسن مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

396- بندہ محمد مطلق الانوار غفرلہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

397- جنت نکل عفی عنہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

398- قمر زبانی عفی عنہ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

- 399- احمد علی ساکن اتران دینی مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- 400- فضل عظیم علی مد مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- 401- محمد کریم خٹک مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- 402- فضل رحیمی نقلم خود مدرس دارالعلوم رحمانیہ پراگ تحصیل چارسدہ۔
- 403- جنید میر خلیف مسجد شکر گڑ چارسدہ۔
- 404- محمد اللہ علی مد نقلم خود چارسدہ۔
- 405- محمد حسن چان۔ پراگ تحصیل چارسدہ۔
- 406- الامام علی فیض رہا بجلیل محمد عبد البجلیل چارسدہ۔
- 407- فضل انجم، چورہ بازار جامع مسجد پراگ تحصیل چارسدہ۔
- 408- حکیم خان احمد اسماعیل سابق مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن پراگ چارسدہ۔
- 409- انجیب مصیب دہلوی السراج مولوی فضل صرانی چارسدہ۔
- 410- فضل واحد، مہتمم مدرسہ رحمانیہ ڈیوگی چارسدہ۔
- 411- الجواب المسد کور الذی فی حق غلام احمد پرویز بانہ زندقہ و ملحد صحیح لا ریب فیہ و هو الذی اتخذ اللہ ہواء و الخلد الی الارض فعملہ کعمل الکلب ان تحمل علیہ یهلث او تقر کہ یهلث۔ فاللہ جل ذکرة هدانی و ہذا اللہ و سائر المسلمین۔
- محمد منیر علی عتید مدرس دارالعلوم عربیہ دہلی چارسدہ
- 412- غلام سرور ترنگڑی چارسدہ
- 413- شاہزادہ صاحب عتید مدرس دارالعلوم عربیہ دہلی چارسدہ
- 414- محمد حسن مدرس ترنگڑی چارسدہ
- 415- عبد المجید عمر دینی چارسدہ

- 416- فضل قدوس مجددی دہلوی چار سہ
- 417- الجواب حق والحق ابن شیخ - بندہ کا ضعیف ایمان سعید الخلیل رحلہ چار سہ
- 418- سعید الحق غفرلہ دہلوی رحلہ چار سہ
- 419- بندہ محمد اسرائیل فاضل تھانوی عفی عنہ مقام پڑ پڑ تحصیل چار سہ
- 420- عبدالغفار فاضل تھانوی پڑ پڑ تحصیل چار سہ
- 421- سید رحمت گل عفی عنہ پڑ پڑ تحصیل چار سہ
- 422- عبدالرزق مقام پڑ پڑ تحصیل چار سہ
- 423- عبدالوارث پڑ پڑ تحصیل چار سہ
- 424- عبدالرب پڑ پڑ تحصیل چار سہ
- 425- بندہ غلام نبی پڑ پڑ تحصیل چار سہ
- 426- مسیح الدین مہتمم دارالعلوم مرید پڑ پڑ چار سہ
- 427- گل فقیر دہلوی دارالعلوم مرید پڑ پڑ چار سہ
- 428- غلام سرور دہلوی دارالعلوم مرید پڑ پڑ چار سہ
- 429- عبدالحق (فاضل دیوبند) ترکہ ذی چار سہ
- 430- اسرار الدین ترکہ ذی چار سہ
- 431- مسیح الحق ترکہ ذی چار سہ
- 432- شیر علی عفی عنہ مرزئی چار سہ
- 433- روح الامین غفرلہ دہلوی دارالعلوم تعلیم القرآن مرزئی چار سہ
- 434- صاحبزادہ محمد رفیع مرزئی چار سہ
- 435- عنایت اللہ خاں مرزئی چار سہ
- 436- احمد جان مرزئی چار سہ

- 437- عبدالخالق عمرزئی چارسده۔
- 438- فضل مدرس تعلیم القرآن عمرزئی چارسده۔
- 439- میر گل سجادہ نقیبن حاکمی گھراٹھی مرحوم چلچلہ آباد چارسده۔
- 440- عبدالغفور شاد عالم اعلیٰ جماعت تاجیہ صالحہ عمرزئی چارسده۔
- 441- عبدالصمد طلیب جامع مسجد چند تحصیل چارسده۔
- 442- صاحبزادہ عبدالباری (فاضل دوح بند) عمرزئی چارسده۔
- 443- عبدالرحیم مدرس دارالعلوم عمرزئی چارسده۔
- 444- مرزا طہیر زئی چارسده۔
- 445- فضل عثمان عمرزئی چارسده۔
- 446- حبیب الرحمن (فاضل دوح بند) عمرزئی چارسده۔
- 447- عبدالقدوس فاضل اسلامیہ چارسده موضع یلر پاذ چارسده۔
- 448- بندہ کامل استاد سحر پاذ چارسده۔
- 449- بندہ نورالحسین عالم تعلیمات مدرس جامعہ اسلامیہ چنگی چارسده۔
- 450- سکین عبدالروف مدرس جامعہ اسلامیہ چنگی چارسده۔
- 451- نورالحق خطیب جامع مسجد کاکاشیلان چنگی چارسده۔
- 452- محفوظ اللہ چنگی حضرت ذبیح چارسده۔
- 453- عبدالعظیم مسجد ظیل الرحمن بادشاہ صاحب چنگی چارسده۔
- 454- محمد حبیب اللہ مفتی حق جامعہ اسلامیہ چنگی چارسده۔
- 455- بندہ زبیر گل مدرس دارالعلوم چنگی چارسده۔
- 456- محمد امین عالم جامعہ اسلامیہ چنگی چارسده۔
- 457- رحمت اللہ جان مدرس چنگی چارسده۔

- 458- محمد اکبر خطیب مسجد خاں صاحب غنگی چارسدہ
- 459- عبدالقدوس خطیب مسجد خان بہادر غنگی چارسدہ
- 460- غلام محمد خطیب زادگان غنگی چارسدہ
- 461- فضل مولیٰ خطیب مسجد قاضی خیل غنگی چارسدہ
- 462- فضل جلیل خطیب غوثیہ خیل غنگی چارسدہ
- 463- محمد زکریا ساکن قواکلی غنگی چارسدہ
- 464- عبدالجلیل خطیب مسجد غوثیہ خیل غنگی چارسدہ
- 465- ظلیل الرحمن عالم جمعیت علماء غنگی چارسدہ
- 466- محمد سعید فاضل دارالعلوم غنگی چارسدہ

دارالعلوم نعمانیہ، اتھان ذکی چارسدہ

- 467- محمد اسرار علی تھم دارالعلوم نعمانیہ اتھان ذکی۔ چارسدہ
- 468- روح اللہ علی عتاع دارالعلوم نعمانیہ اتھان ذکی۔ چارسدہ
- 469- عبدالجلیل صدور دس دارالعلوم نعمانیہ اتھان ذکی۔ چارسدہ
- 470- ظلیل الرحمن بدس دارالعلوم نعمانیہ اتھان ذکی۔ چارسدہ
- 471- عبدالمنان عطاء اللہ دس دارالعلوم نعمانیہ اتھان ذکی۔ چارسدہ
- 472- عبدالسلام دارالعلوم نعمانیہ اتھان ذکی۔ چارسدہ
- 473- عبدالباری دارالعلوم نعمانیہ اتھان ذکی۔ چارسدہ
- 474- حبیب الرحمن دارالعلوم نعمانیہ اتھان ذکی۔ چارسدہ
- 475- عبدالجنان دارالعلوم نعمانیہ اتھان ذکی۔ چارسدہ
- 476- محمد فضل دارالعلوم نعمانیہ اتھان ذکی۔ چارسدہ
- 477- مسیح الحق دارالعلوم نعمانیہ اتھان ذکی۔ چارسدہ

توقیعات علماء بلوچستان

کوئٹہ

478- مسٹر غلام احمد راج کی کفریات اور عقائد کا اظہار روز روشن کی طرح سامنے آ چکے ہیں، جس کے بعد اس کے کفر میں شک و شبہ کی اب ذرہ برابر گنجائش نہیں رہی، ضروریات دین اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الف الف حجۃ و سلام سے انکار اور خرافات صاف بتا رہے ہیں کہ راج دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس بارے میں علماء اہستہ کے مختلف فتویٰ سے ہم پر راج پر اہل حق کرتے ہیں۔

عرض محمد مجتہم مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلق العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ

479- محمد جان فخر احمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلق العلوم بروری روڈ کوئٹہ

480- محمد ابو بکر فخر مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلق العلوم بروری روڈ کوئٹہ

481- محمد عبداللہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلق العلوم بروری روڈ کوئٹہ

482- محمد اشرف مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلق العلوم بروری روڈ کوئٹہ

483- عبدالقادر مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلق العلوم بروری روڈ کوئٹہ

484- احقر عبدالرحمن اکا شمیری مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلق العلوم بروری روڈ کوئٹہ

485- مفتی محمد امین اچکری مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلق العلوم بروری روڈ کوئٹہ

486- مفتی محمود حسن فخر مجتہم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نزد میدان گارلیج سہ کالونی کوئٹہ

487- بندہ محمد انور خطیب جامع مسجد کوئٹہ

488- نور انبی خطیب جامع مسجد ارکٹ کوئٹہ

489- علامہ حاجی مسعود مدرسہ محمدیہ القرآن قرنی روڈ کوئٹہ

490- کتابچہ متنو فتویٰ جس میں تقریباً پانچ علماء کے دھوکا دہندہ فتویٰ ہیں، ان حوالوں

کے مطابق اس قسم کے عقائد رکھنے والا غلام احمد پروج و غیرہ جو بھی ہوں، دائرہ اسلام میں نہیں رہ سکتے۔

عبدالقادر مجتہم مدرسہ مظہر العلوم شالاکوٹ

491- بندہ محمد منیر الدین علی بن خطیب شہری مسجد کوٹک

492- حبیب الرحمن غفرلہ درس مدرسہ فیض الاسلام کوٹک

493- محمد عبداللہ جمیری کانٹھل (استاذ الاسلامیہ و شیخ المعقول والیاضی) صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالاکوٹ۔

494- بندہ نور محمد درس مدرسہ مظہر العلوم شالاکوٹ و رئیس امام مسجد کبازی مارکیٹ اسلام آباد کوٹک۔

495- عبدالعزیز مجتہم مدرسہ دارالرشاد کوٹک۔

496- دوست محمد صدر مدرس مدرسہ دارالرشاد کوٹک۔

497- محمد عارف چشموی علی بن مدرس مدرسہ دارالرشاد کوٹک۔

498- جلال الدین غوری مدرسہ دارالرشاد کوٹک۔

499- اختر محمد علی بن مدرسہ دارالرشاد کوٹک۔

”مستوفک“ (قالات ڈویژن)

500- غلام احمد پروج کے جو عقائد کا بطلہ منظر عام پر آ گئے ان کے پیش نظر وہ بلاشبہ کافر ہے اور

جو بھی ایسے عقائد کا بطلہ رکھتے ہوں وہ بھی کافر خواہ کسے باشد

احقر الباقی عبدالقادر عفا اللہ عنہ مجتہم۔ مدرسہ اسلامہ حفظہ القرآن مستوفک۔

501- خیر محمد علی بن۔

502- عبداللہ بن علی بن۔

503- گل محمد غفرلہ مدرسہ حفظہ القرآن مستوفک۔

- 504- احقر العباد امام العریض، ساکن مستونگ۔
- 505- عبدالصمد سرپازری۔ (سابق قاضی القضاۃ ریاست قلات)
- 506- احقر نور حبیب امام مسجد بازار قلات۔
- 507- صالح محمد ازدر بجالیہ نوٹلی۔
- 508- محمد صدیقی ازدر سرہستان العلوم۔
- 509- احقر محمد یعقوب غفران مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ کرگینہ تحصیل مستونگ۔
- 510- عبدالرحیم مٹھی۔
- 511- عبدالرؤف (از ملتان سوات)

توقیعات علماء مکران

- 512- رحمت اللہ کان اللہ رحمہ مدرسہ متنازع العلوم سرورہ ٹنگور ضلع مکران
- 513- محمد عثمان صدور دس مدرسہ متنازع العلوم سرورہ ٹنگور ضلع مکران
- 514- عبدالخلیل کان اللہ مدرسہ مدرسہ متنازع العلوم سرورہ ٹنگور مکران۔
- 515- خادم احمد پوینچ اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
- احقر العباد قلام مصطفیٰ (قاضی)
- 516- خادم احمد کے اعتقادات کفریات سے ہیں۔ برکت اللہ۔
- 517- عبدالرحمن قاضی ٹنگور۔
- 518- اس قسم کے عقائد کلمے والوں پر کفر کا فتویٰ لگانا حق ہے۔
- احقر العباد محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ ضلع العلوم ٹنگور۔
- 519- خادم احمد پوینچ کافر ہے۔ احمد اللہ غفرلہ۔
- 520- عبدالحمید ٹنگور ضلع مکران۔
- 521- خادم الاسلام عبدالواحد۔

توقیعات علماء آزاد کشمیر

- 522- محمد امیر اتریاں۔ عالم جمعۃ العلماء اسلام آزاد کشمیر۔
- 523- مسٹر غلام احمد پروج بلا شک مرتد ہے۔
- عبدالقادر عظمیٰ عہد مفتی دارالعلوم پختون موضع غوازی ڈاک خانہ کریمین راستہ سکرو آزاد کشمیر۔
- 524- محمد ظہیر الرحمن عظمیٰ عہد مہتمم دارالعلوم پختون موضع غوازی راستہ سکرو آزاد کشمیر۔
- 525- عبدالرحیم مدرس دارالعلوم پختون موضع غوازی راستہ سکرو آزاد کشمیر۔
- 526- محمد یونس مدرس دارالعلوم پختون موضع غوازی راستہ سکرو آزاد کشمیر۔
- 527- مسٹر غلام احمد پروج اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے غلام احمد قادیانی سے کم نہیں۔
- محمد یونس اثری مہتمم دارالعلوم محمدیہ جامع اہل حدیث مظفر آباد (آزاد کشمیر)

توقیعات علماء مشرقی پاکستان

چاٹ کام

- 528- غلام احمد پروج کے کفر و کفران اور زندقہ میں کسی قسم کا تردد اور شک نہیں ہے وہ بلا شک کافر و زندقہ ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے یہ سب خیالات باطل و کفر ہیں۔ ضروریات دین میں تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں۔ بحدہ فیض اللہ عطا اللہ عنہ۔ ہاتھ بزراری مفتی اعظم مشرقی پاکستان
- 529- احقر المودئی محمد ابو حفصہ مدرس مدرسہ حای السنہ نیکیسل۔ چاٹ کام
- 530- الجواب صحیح نعم ہا حال المسلمین الا عظم ہاتھ بزراری۔ حررہ عبدالوہاب غفرلہ مہتمم مدرسہ مصحف الاسلام ہاتھ بزراری۔

- 531- عرض اللہ تعالیٰ عنہ۔ مدرسہ مدرسہ عالیہ الشہ۔ ہاتھ بزاری
- 532- احمد شفیع غفرلہ مسیح خادم مدرسہ محکم الاسلام ہاتھ بزاری
- 533- بندہ نادرا ترمائی۔ مدرسہ مدرسہ دارالعلوم محکم الاسلام پٹنل پری تھوڑی عمر یہ عالیہ۔
- 534- اصحابہ اجاب۔ عبد القیوم غفرلہ۔ شیخ الحدیث مدرسہ دارالعلوم ہاتھ بزاری۔
- 535- اصحابہ اجاب۔ محمد سلیمان غفرلہ۔ خادم مدرسہ دارالعلوم ہاتھ بزاری۔
- 536- احمد شفیق عطا اللہ عنہ۔ مدرسہ دارالعلوم ہاتھ بزاری۔
- 537- جواد فکیہ و تائب نہ ہوگا حکم مذکور اس پر شرعاً جاری رہے گا۔
- احقر المورثی احمد الحق عطا اللہ عنہ۔ تائب مفتی۔ مدرسہ ہاتھ بزاری۔
- 538- احقر محمد علی مدرس مدرسہ دارالعلوم ہاتھ بزاری۔
- 539- لا شک لہما قالہ العلماء المحققون فی حق ذلک الملحد۔ حفظہ والسلام۔
- نذیر احمد شیخ الادب مدرسہ ہاتھ بزاری۔
- 540- محمد خادم الرحمن جہتم مدرسہ منیر الاسلام۔ اہور حات۔
- 541- محمد اسماعیل جہتم ناصر الاسلام شیخ پور۔
- 542- فیض احمد صدور مدرس ناصر الاسلام شیخ پور۔
- 543- عبد الرحمن غفرلہ مدرس عالم تعلیمات ناصر الاسلام شیخ پور۔
- 544- محمد فرقان محدث مدرسہ عالیہ سرکاری چاٹ گام مشر
- 545- محمد اسماعیل محدث مدرسہ عالیہ سرکاری چاٹ گام مشر
- 546- محمد شفیق احمد پٹنل مدرسہ عالیہ دارالعلوم چاٹ گام۔
- 547- احقر محمد اسماعیل جہتم مدرسہ مظاہر العلوم چاٹ گام ہانڈن
- 548- انجیب مصیب احقر الانام محمد نور الاسلام محدث چاٹ گام ہانڈن
- 549- اقبال حق با قبال اعلیٰ۔ بندہ محمد پطرس مدرس چاٹ گام ہانڈن

- 550- اربیب فی کفر۔ محمد مسعود الحق کان اللہ۔ شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم۔
- 551- اللک فی کفر غلام احمد یار خان۔ احقر محمد اسحاق عفا اللہ عنہ درس
- 552- المہیب مصیب۔ احقر عبدالرحمن علی من۔
- 553- الجواب صحیح۔ صدیق احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ فیض العلوم برتلی۔ خلیفہ جاٹ کام۔
- 554- اربیب فی کفر ہذا الجواب محمد ابراہیم مدرسہ اسلامیہ ٹیکاناف خلیفہ جاٹ کام۔

مدرسہ ضمیر یہ قاسم العلوم پٹیہ

- 555- خادم اعظم و العدا بلی احمد انجلی الاسلام آبادی غفرلہ استاد الدرس۔
- 556- ایسے عقائد کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ محمد اسحاق غفرلہ۔ شیخ الحدیث دارادب۔
- 557- احقر محمد یونس کان اللہ۔ مہتمم مدرسہ ضمیر یہ قاسم العلوم پٹیہ۔
- 558- اللک فی کفر۔ العبد محمد انش خادم مدرسہ ضمیر یہ قاسم العلوم پٹیہ۔
- 559- بندہ امیر مسیحین شیخ الحدیث مدرسہ ضمیر یہ قاسم العلوم پٹیہ۔
- 560- غلام احمد یار خان کے کفر و اللہ کے حقائق میری بھی وہی رائے ہے جس کی تصریح حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب۔ صحت اللہ بھول جاوے نے فرمائی ہے اللہ اس کو دوبارہ دولت ایمان نصیب فرمائے۔
- بندہ محمد ابراہیم غفرلہ۔ خادم دارالافتاء مدرسہ ضمیر یہ قاسم العلوم پٹیہ۔
- 561- احقر سلطان احمد غفرلہ۔ مدرسہ عبید یہ حافظہ العلوم ناٹوپور۔
- 562- احقر بدل بھان۔ خادم مدرسہ عبید یہ حافظہ العلوم ناٹوپور۔
- 563- احقر سلطان احمد غفرلہ۔ مدرسہ مدرسہ حسینہ۔ راجکھا۔ ساکھانیہ۔
- 564- احقر احمد حسن مہتمم مدرسہ سچری جاٹ کام۔
- 565- احقر ابراہیم محمد یعقوب غفرلہ۔ مدرسہ نور العلوم جاٹ کام
- 566- احقر عبداللہ ان عفا اللہ عنہ درس مدرسہ صالحہ دار العلوم جاٹ کام

- 567- احقر محمد یوسف غفرلہ اسلام آبادی مجتہم مدرسہ محمودیہ مدینہ العلوم - ہجرتہ
- 568- احقر العباد شفیق الرحمن مدرسہ تجوید القرآن فقیر ہاٹ۔
- 569- الٹک فی کفرہ۔ محمود احمد ظفر۔ چاٹ گام
- 570- محمد بادران غفرلہ مجتہم مدرسہ عزہ العلوم بابا بکر۔ چاٹ گام
- 571- محمد حنیف الرحمن غفرلہ مجتہم مدرسہ حسین۔ راجپنہا۔ چاٹ گام
- 572- فضل احمد غفرلہ۔ خادم مدرسہ شیدا آباد۔ بھارت نگر
- 573- احقر عبدالقدوس بدک مدرسہ صادق الاسلام۔ شرف بھاٹ
- 574- احقر اناس سید احمد عفا اللہ عنہ۔ مجتہم مدرسہ کرا العلوم درویش کاٹا۔
- 575- بندہ محمد حسن غفرلہ۔ مجتہم مدرسہ عالیہ ساکانیہ۔
- 576- رشید احمد غفرلہ مجتہم مدرسہ اسلامیہ ٹکرا۔
- 577- احمد الرحمن غفرلہ خادم مدرسہ بین الاسلام۔ فتح نگر

سلیٹ

- 578- عبدالکریم اسلام آبادی۔ سلیٹ
- 579- ریاست علی مجتہم مدرسہ اجماع سلیٹ
- 580- عبدالرحیم مدرسہ انا پنگ سلیٹ
- 581- عبدالغفار مدرسہ انا پنگ سلیٹ
- 582- عبدالرحیم جیرا مدرسہ انا پنگ سلیٹ
- 583- مشاہد علی محدث (شیخ الحدیث کنای گھاٹ) سلیٹ
- 584- نصیب احمد صدور دس مدرسہ عالیہ تھکہ باڑی سلیٹ
- 585- احمد حسنی۔ مدرسہ مدرسہ عالیہ تھکہ باڑی سلیٹ
- 586- عبداللطیف مدرسہ مدرسہ عالیہ تھکہ باڑی سلیٹ

- 587- عبداللہ خان مدرس مدرسہ عالیہ تھکے بازی سلہٹ
- 588- عبدالرحیم مدرسہ ادا العلوم تھکے بازی سلہٹ
- 589- محمد یعقوب مدرسہ جامع العلوم کاسہازی سلہٹ
- 590- اورنگ احمد مدرسہ جامع العلوم کاسہازی سلہٹ
- 591- شفیق الحق مدرسہ جامع العلوم کاسہازی سلہٹ
- 592- عبدالغنی مطلق مدرسہ جامع العلوم کاسہازی سلہٹ
- 593- عبدالکیم قولہازی مدرسہ سلہٹ۔
- 594- عبدالرحیم قولہازی مدرسہ سلہٹ۔
- 595- حبیب علی قولہازی مدرسہ سلہٹ۔
- 596- امجد علی ختم مدرسہ ہندج سلہٹ
- 597- رحمت اللہ استاد لکھنؤ مدرسہ اناچنگ سلہٹ
- 598- منور علی مدرسہ اناچنگ سلہٹ
- 599- حبیب علی مدرسہ اناچنگ سلہٹ
- 600- سکندر علی مدرسہ اناچنگ سلہٹ
- 601- محمد طاہر مدیر مدرسہ عربیہ حسینہ سلہٹ
- 602- عبدالرشید مدرسہ عربیہ حسینہ سلہٹ
- 603- محمود الرحمن ذکی خٹج سلہٹ
- 604- سعید الحق ذکی خٹج سلہٹ
- 605- رضوان علی مدرسہ باگھا سلہٹ
- 606- اکبر علی مدرسہ باگھا سلہٹ
- 607- ایراجیم مدرسہ باگھا سلہٹ

- 608- عبدالواحد مدرسہ پاکھا سلہٹ
- 609- عبدالصود مدرسہ پاکھا سلہٹ
- 610- محمد الیاس مدرسہ پاکھا سلہٹ
- 611- مسعود مدرسہ پاکھا سلہٹ
- 612- عبدالعزیز مدرسہ پاکھا سلہٹ
- 613- عبداللطیف مدرسہ پاکھا سلہٹ
- 614- محسن الدین پھولہاڑی سلہٹ
- 615- لطف الرحمن مدرسہ پھولہاڑی سلہٹ
- 616- عبدالرحمن مدرسہ پھولہاڑی سلہٹ
- 617- اشرف علی رحومند سلہٹ
- 618- مسیح الرحمن رحومند سلہٹ
- 619- مظفر حسین بنیاچنگ سلہٹ
- 620- محمد اسماعیل بنیاچنگ سلہٹ
- 621- برہان الدین بنیاچنگ سلہٹ
- 622- عبدالقدوس بنیاچنگ سلہٹ
- 623- عبدالشہید مدرسہ امام ہاڑی سلہٹ
- 624- نور الحق مدرسہ میرپور سلہٹ
- 625- شریف الدین مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 626- ظہیر الرحمن مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 627- مصباح الزماں مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 628- عبدالرحمان مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ

- 629- مقدس علی مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 630- عبدالکرم مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 631- مطیع الاسلام مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 632- فیض الحسن کھانی مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 633- عبدالروف مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 634- جمیل احمد مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 635- آذہب اکرم مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 636- مظہر علی مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 637- عبدالحمید مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 638- ارشد الرحمن مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 639- امجد علی مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج سلہٹ
- 640- حسین احمد باد کوئی سلہٹ
- 641- منظور احمد مدرسہ پاکھا سلہٹ
- 642- عبدالجلیل مدرسہ پاکھا سلہٹ
- 643- لطف الرحمن برٹوی سلہٹ
- 644- حبیب الرحمن سلہٹ
- 645- علی اکبر بنیاد چنگ سلہٹ
- 646- عبدالحمید مدرسہ عالیہ بنیاد چنگ سلہٹ
- 647- علاء الدین بنیاد چنگ سلہٹ
- 648- فرخ حسین بنیاد چنگ سلہٹ
- 649- رفیع الدین سابق پرنسپل مدرسہ عالیہ گورنمنٹ سلہٹ شہر

- 650- بر حوالہ سابق شیخ الحدیث مدرسہ عالیہ گورنمنٹ سلیٹ شہر
- 651- عبدالستین چودھری پھولپاڑی سلیٹ
- 652- عبدالمتان بھٹن پور سلیٹ
- 653- عبدالکوریم صاحب مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار گان سلیٹ
- 654- حبیب اللہ مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار گان سلیٹ
- 655- عبدالرحمن مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار گان سلیٹ
- 656- منیر الدین مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار گان سلیٹ
- 657- عبدالسلام مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار گان سلیٹ
- 658- عبدالہادی پیر شہنشاہ مدرسہ عالیہ مولوی بازار گان سلیٹ
- 659- سعد اللہ مدرس مدرسہ عالیہ مولوی بازار گان سلیٹ
- 660- شفیق الرحمن مدرسہ عالیہ مولوی بازار گان سلیٹ
- 661- عبدالغنی ٹوری۔ ثانی ہوری مولوی بازار سلیٹ
- 662- عبدالمتان صدور مدرس مدرسہ ثانی ہوری مولوی بازار سلیٹ
- 663- عطاء الرحمن مدرس ثانی ہوری مولوی بازار سلیٹ
- 664- عبدالخالق صدور مدرس بھاؤ گان مدرسہ مولوی بازار سلیٹ
- 665- دیکھن الدین مدرس بھاؤ گان مدرسہ مولوی بازار سلیٹ
- 666- عطاء الرحمن مدرس کلیا گان مدرسہ مولوی بازار سلیٹ
- 667- عبدالہادی آج ملی سلیٹ
- 668- عبدالرحیم پیر شہنشاہ مدرسہ عالیہ شاکستہ سلیٹ
- 669- عرفان علی مدرس مدرسہ عالیہ شاکستہ سلیٹ
- 670- عبدالعزیز مدرس مدرسہ عالیہ شاکستہ سلیٹ

- 671- عبدالخالق عدری دوسرے عالیہ ٹائٹل گنج سلہٹ
- 672- غلام رحمانی عدری دوسرے عالیہ ٹائٹل گنج سلہٹ
- 673- روشن علی عدری دوسرے عالیہ ٹائٹل گنج سلہٹ
- 674- چارک علی مجتہد احمد عدری دوسرے عالیہ قاسم العلوم پابوٹل سلہٹ
- 675- عبدالرحیم عدری دوسرے عالیہ قاسم العلوم پابوٹل سلہٹ
- 676- عبدالہادی عطا پور سلہٹ
- 677- مصروف خاں بڑوئی اوری سلہٹ
- 678- امتیاز علی بڑوئی اوری سلہٹ
- 679- بشیر الدین ”گولا ڈرا“ مولوی بازار سلہٹ
- 680- احمد حسین ”گولا ڈرا“ مولوی بازار سلہٹ
- 681- عبدالخالق ”گولا ڈرا“ مولوی بازار سلہٹ
- 682- سراجی ”گولا ڈرا“ مولوی بازار سلہٹ
- 683- عبدالصمد ”گولا ڈرا“ مولوی بازار سلہٹ
- 684- مسعود احمد ”گولا ڈرا“ مولوی بازار سلہٹ
- 685- عبدالقادر خانکال سلہٹ
- 686- صدیقی احمد خانکال سلہٹ
- 687- عبادی دینار پور سلہٹ
- 688- عبدالشہید دینار پور سلہٹ
- 689- عبداللہ خان دینار پور سلہٹ
- 690- عبدالقادر متقی دینار پور سلہٹ
- 691- امین الدین شام گنج سلہٹ

- 692- عبدالقاسم شامیج سلہٹ
- 693- شہیر احمد شامیج سلہٹ
- 694- عبدالسمان شامیج سلہٹ
- 695- عبدالہادی شامیج سلہٹ
- 696- ساجد الرحمن شامیج سلہٹ
- 697- مقبول علی شامیج سلہٹ
- 698- عزیز الرحمن شامیج سلہٹ
- 699- عبدالرحمن شامیج سلہٹ
- 700- شمس الاسلام شامیج سلہٹ
- 701- عبدالملک شامیج سلہٹ
- 702- اشرف علی مولوی بازار سلہٹ
- 703- رحمان الدین مولوی بازار سلہٹ
- 704- لطف الرحمن مولوی بازار ناؤں سلہٹ
- 705- گلشن الرحمن رائے دھر سلہٹ
- 706- عبدالجی رائے دھر سلہٹ
- 707- عبداللطیف رائے دھر سلہٹ
- 708- تقی حسین رائے دھر سلہٹ
- 709- عبدالرزاق گوجاڑا باہوٹل سلہٹ
- 710- تاج الاسلام گوجاڑا باہوٹل سلہٹ
- 711- عبدالقاسم ساچاڑا سلہٹ
- 712- صفیر الدین صدودیس چٹائی جھڑی دھور سلہٹ

- 713- باب ۷ مدرس پوٹی جھڑی مدرسہ سلہٹ
- 714- شمس الدین مدرس پوٹی جھڑی مدرسہ سلہٹ
- 715- عبدالرشید مدرس پوٹی جھڑی مدرسہ سلہٹ
- 716- رحمان الدین ایم ایم کھائی سلہٹ
- 617- لطف الرحمن کھائی سلہٹ
- 718- عبدالرحمن کھائی سلہٹ
- 719- اسماعیل کھائی سلہٹ
- 720- ابراہیم کھائی سلہٹ
- 721- حبیب الرحمن زکی منج سلہٹ
- 722- پدرا عالم مغلہ بازار سلہٹ
- 723- یوسف مغلہ بازار سلہٹ
- 724- عبدالوحد مغلہ بازار سلہٹ
- 725- مہدارزاق گول گاؤں سلہٹ
- 726- یوسف صاحب چودھری رسید پور سلہٹ
- 727- عبدالمنان بیٹا جھڑی سلہٹ
- 728- شمس الدین بیٹا جھڑی سلہٹ
- 729- واحد الاسلام چودھری وزیر پور سلہٹ
- 730- عبدالنور وزیر پور سلہٹ
- 731- عثمان بنیاچنگ سلہٹ
- 732- شفیق بنیاچنگ سلہٹ
- 733- غلام قدوس بنیاچنگ سلہٹ

- 734- غلام کریم بنیادچنگ سلہٹ
- 735- غلام حسن بنیادچنگ سلہٹ
- 736- محرم بنیادچنگ سلہٹ
- 737- امیر الزماں کوٹلی بنیادچنگ سلہٹ
- 738- مفتی احرار الزماں کوٹلی بنیادچنگ سلہٹ
- 739- عبدالمنان کوٹلی بنیادچنگ سلہٹ
- 740- صدیق الہادی کوٹلی بنیادچنگ سلہٹ
- 741- رفیق اعلیٰ بنیادچنگ سلہٹ
- 742- عبدالغنی اعلیٰ بنیادچنگ سلہٹ
- 743- عبدالمنان کوٹلی بنیادچنگ سلہٹ
- 744- عبدالواحد چدرہری شاہ پور بنیادچنگ سلہٹ
- 745- شرف الدین باہوٹل سلہٹ
- 746- عبدالحمید حمید پاش باہوٹل سلہٹ
- 747- مقبول حسین دلو باہوٹل سلہٹ
- 748- اشرف علی دلو باہوٹل سلہٹ
- 749- عرفان علی دلو باہوٹل سلہٹ
- 750- عبدالرشید ہاگنڈہ باہوٹل سلہٹ
- 751- عبدالجبار راقب پاش میر پور سلہٹ
- 752- عبدالرحمن راقب پاش میر پور سلہٹ
- 753- عبدالفتح راقب پاش میر پور سلہٹ
- 754- فضل الرحمن راقب پاش میر پور سلہٹ

- 755- نورالحسین راجب پاشا میرپورسلط
756- عبداللطیف پهلوانی سلط
757- اشرف علی شاکر خان سلط
758- سراج الحق پیران گاؤں نی سلط
759- عبدالرحمن پیران گاؤں نی سلط
760- سراج الاسلام سریت پور نی سلط
761- عبدالغفور سریت پور نی سلط
762- ربیع الدین سریت پور نی سلط
763- عبدالمنان خواجہ شری نی سلط
764- عبدالحمید ضیاء پور نی سلط
765- سی امجدوری ضیاء پور نی سلط
766- سلیمان حبیب گسلط
767- رفیع الدین حبیب خان سلط
768- عبدالہادی حبیب خان سلط
769- سلیمان بانوکانج حبیب خان سلط
770- منصف علی کریمتہ مدرسہ بانوکانج حبیب خان سلط
771- مصطفیٰ علی لہور پور نی گسلط
772- عزت علی قاضی مدرسہ لہور پور ستام گسلط
773- نور الدین محمد گوہر پور سلط
774- نظیر احمد گوہر پور سلط
775- عثمان مولوی بازار سلط

- 776- حبیب الرحمن آپ گلاب مولوی بازار سلٹ
777- محمد اسحاق دولت پور حبیب گنج سلٹ
778- عبدالشہید خاں صادق پور حبیب گنج سلٹ
779- اکبر علی منصور پک حبیب گنج سلٹ

کسلا (ضلع ترپورہ)

- 780- سراج الاسلام شیخ اشفیر دوسرہ من بریا
781- محمد ریاضت اللہ (مطلقہ دوسرہ) دوسرہ من بریا
782- مطیع الرحمن ناظمہ دوسرہ من بریا
783- نور اللہ شاہ کوی دوسرہ من بریا
784- ارشد الاسلام دوسرہ من بریا
785- عبدالنور دوسرہ من بریا
786- عبداللطیف دوسرہ من بریا
787- عبدالجید دوسرہ من بریا
788- وحسن دوسرہ من بریا
789- عبدالباری دوسرہ من بریا
790- منیر انیس بلوچہ دوسرہ من بریا
791- شامش ناصر گریہ من بریا
792- اشرف علی ناصر گریہ من بریا
793- عبدالرحیم علی گریہ من بریا
794- محمد اسماعیل محی الدین گریہ من بریا
795- مہرین الرحمن محی الدین گریہ من بریا

- 796- سعید الرحمن بھون برہمن بریا
797- دلاور حسین (محدث) بھون برہمن بریا
798- عبدالباری صدودکی مدرسہ عالیہ تال شہر
799- عبدالرحمن سرائکل۔
800- محمد علی سرائکل
801- محمد تاج الاسلام صدودکی مدرسہ پرش پور سہلت
802- امین الاسلام (نومسلم) چنیاں سہلت
803- محمد علی ہالہ کلا
804- اختر انساں مدرسہ اسلامیہ پھاڈپور
805- قربان علی محدث بدود مدرسہ کلا

نواکھالی

- 806- محمد عبدالغنی محدث اول مدرسہ عالیہ اسلامیہ
807- محمد ابوالخیر غفرلہ شیخ الشیر مدرسہ عالیہ اسلامیہ
808- محمد غلام سرور غفرلہ خادم مدرسہ عالیہ اسلامیہ
809- محمد قاسم غفرلہ محدث مدرسہ عالیہ اسلامیہ
810- محمد خورشید عالم محدث مدرسہ کراچی عالیہ
811- احقر محمد شفیق اللہ خادم مدرسہ کراچی عالیہ
812- محمد عبدالخالق غفرلہ مدرسہ کراچی عالیہ
813- محمد نور اللہ غفرلہ مدرسہ کراچی عالیہ
814- محمد عاکم غنی حقہ مدرسہ کراچی عالیہ
815- محمد عبدالرشید غفرلہ محدث مدرسہ عالیہ

- 816- محمد امجد محمد تقی مدرس مدرسہ عالیہ
- 817- محمد مبارک اللہ غفرلہ مفتی مدرسہ عالیہ
- 818- اختر محمد لیل الرحمن مدرس مدرسہ عالیہ
- 819- محمد مہداسبحان غفرلہ خادم مدرسہ اسلامیہ
- 820- محمد ابراہیم غفرلہ مدرسہ اسلامیہ
- 821- محمد عبدالرحمن غفرلہ مدرسہ اسلامیہ
- 822- محمد یزید الرحمن غفرلہ مدرسہ اسلامیہ
- 823- محمد نور اللہ مفتی عن خادمہ اللہ عن مدرسہ عالیہ کراچی و خطیب الجامعہ الجلیلہ۔
- 824- نور احمد خادم مدرسہ کراچی عالیہ
- 825- محمد فضل الرحمن مدرسہ کراچی عالیہ
- 826- عبدالصالح مفتی عن مدرسہ تبحر
- 827- عبداللطیف عطا اللہ عن اشرف المدارس ممبئی۔
- 828- محمد سعید الحق مفتی عن پرنسپل مدرسہ عالیہ ممبئی و عالم جمعیۃ المدرسین شرقی پاکستان۔
- 829- محمد عبدالنسان مفتی عن محدث اول مدرسہ عالیہ ممبئی۔
- 830- محمد ابراہیم کتب خانہ اسلامیہ ممبئی۔
- 831- محمد ابراہیم عالم مدرسہ عالیہ ممبئی و سابق ممبر اسمبلی شرقی پاکستان۔
- 832- محمد عبداللطیف مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ سرسدی
- 833- محمد ابراہیم غفرلہ مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ سرسدی
- 834- محمد نور اسلام مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ سرسدی
- 835- محمد شمس الحق غفرلہ مہتمم مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ سرسدی
- 836- اختر محمد عبدالکبیر خادم مدرسہ عزیز یا اسلامیہ نارائن پور

837- چٹکے ایسے عطا کئے جاتے تھے جس سے محمد عبدالملک محتجم درسہ شریف پھول جاتی۔

ڈھاکہ

838- عزیز الحق خادمِ حدیث جامعہ قرآنیہ۔

839- محمد عبدالرحیم (13) کارکن باڑی لیکن۔

840- نور محمد عظمیٰ۔

841- شمس الحق پرنسپل جامعہ قرآنیہ شای مسجد لال باغ۔

842- محمد علی اکبر فخریہ۔ سابق محدث درسہ شریف العلوم۔

843- محمد عبدالعزیز مفتی مدرسہ لال باغ۔

844- محمد عبدالکبیر خادم مدرسہ لال باغ

845- احقر محمد انور فخریہ محدث جامعہ قرآنیہ لال باغ و خطیب شای مسجد

846- صلاح الدین جامعہ قرآنیہ۔ لال باغ

847- ہارون جامعہ قرآنیہ۔ لال باغ

848- ہدایت اللہ محدث جامعہ قرآنیہ۔ لال باغ

849- شمس اللہ محدث جامعہ قرآنیہ۔ لال باغ

850- عبدالجبار جامعہ قرآنیہ۔ لال باغ

851- نور الحق جامعہ قرآنیہ۔ لال باغ

852- محمد سعید الدین قی گاؤں ڈھاکہ

میں سنگھ

853- الطہر علی صدر جامعہ اسلامیہ کشورج

854- ابو علی خاں محتجم جامعہ اسلامیہ کشورج

- 855- عبدالاحد کی صدور دس چاند لایے کشور گج
 856- محمد علی مفتی احمد شجاع لایے کشور گج
 857- محمد علی عالم دہشت چاند لایے کشور گج
 858- احسان الحق چاند لایے کشور گج
 859- عبدالخالق پرنسلیت نگر عالیہ دس کشور گج
 860- امین الحق محدث بیت نگر عالیہ دس کشور گج
 861- اسرائیل مدرس بیت نگر عالیہ دس کشور گج
 862- الطاف حسین مدرس بیت نگر عالیہ دس کشور گج
 863- میزان الرحمن مدرس بیت نگر عالیہ دس کشور گج
 864- منظور الحق مجتہد دس مہراج العلوم ستر کوٹہ
 865- عبدالصمد محدث مدرس شرف العلوم بالہ
 866- ضیاء الحق محدث مدرس محمودیہ دارالاسلام اسلام پور
 867- عبدالقدوس مجتہم بانسٹان کبیر پور مدرس عالیہ
 868- انوار الرحمن مجتہم دگا پور مدرس
 869- حمید الدین عالم انوار العلوم باجوہ داتھ شیر گج
 870- قطب الدین مدرس انوار العلوم باجوہ داتھ شیر گج
 871- عبدالرحمن مدرس اعراف العلوم کیکوٹی شیر گج
 872- احقر الہاس، حسین احمد مدرس دارالاسلام ہاگی
 873- احقر الہاس، محمد حافظ الدین لکھی پور شاعت العلوم مدرس
 874- محمد عبدالطالب شام پور مدرس
 875- محمد نبی حسین فقر لہ دارالاسلام مدرسہ کلکتہ پور

- 876- محمد نظام الدین عالم برآمد یہ مصنف تھے مدرسہ اشفاق۔
- 877- ریض الدین امام مجتہم مدرسہ اسلامیہ ککولی ضلع موسی شاہی۔
- 878- محمد ابوالہاشم غفرانہ مجتہم مدرسہ جامع حسینہ میرزا محمد موسی شاہی۔
- 879- محمد سلامت اللہ غفرانہ عالم العلوم۔ باناسی۔ بیونیا نواب آباد۔
- 880- محمد عبدالجبار عربیہ لالہ اکبر شریف۔
- 881- محمد عبدالسلام مدرس باقراچہ سداوہ پوسٹ شاہ کوٹی۔
- 882- سید شکیل فرقانی مجتہم بازار تریپارا اسلامیہ مدرسہ ڈاک خانہ تریپارا۔
- 883- محمد ابراہیم مدرس شریفہ کینڈوا۔
- 884- محمد خیر الدین مدرس شریفہ کینڈوا۔
- 885- محمد شمس الدین عالم مدرسہ جامعہ مصطفویہ۔ دھوکاؤن۔
- 886- محمد خیر الدین عالم مدرسہ سداوہ اور العلوم بانکہ پور۔
- 887- جعفر احمد عالم مدرسہ اور العلوم ندی آنکلی پوسٹ تنڈا نکل۔
- 888- محمد سعید الرحمن مجتہم مدرسہ مصباح العلوم میوند۔ بہا شکر نیلا۔
- 889- مظفر احمد مدرس مدرسہ مصباح العلوم میوند۔ بہا شکر نیلا۔
- 890- عبدالجلیل مدرس مدرسہ مصباح العلوم میوند۔ بہا شکر نیلا۔
- 891- آفتاب الدین مدرس مدرسہ مصباح العلوم میوند۔ بہا شکر نیلا۔
- 892- عبدالحمیم مدرس مدرسہ مصباح العلوم میوند۔ بہا شکر نیلا۔
- 893- محمد عبدالباہن سہاکی مدرسہ۔
- 894- محمد سلیمان سہاکی مدرسہ۔
- 895- عبدالحمیم۔ ساکن دیکھا۔ سہاکی مدرسہ۔
- 896- محمد سلیمان ساکن گاویا۔ سہاکی مدرسہ۔

- 897- رفیق ہشتہریل۔ سہاگی مدرسہ
- 898- مفتی الدین گنیش پور۔
- 899- محمد عبدالرشید مریش پور۔ سہاگی
- 900- محمد حسین علی خطیب جامع مسجد صاحب گرسہاگی
- 901- محمد علی نامہ انکلی دروازہ جامع مسجد صاحب گرسہاگی
- 902- احمد علی خطیب مامور جامع مسجد ذاک خانہ کارول۔
- 903- محسن الہدیٰ خطیب جریادہ۔ جامع مسجد ذاک خانہ۔ سہاگی
- 904- طہات الدین ساکن جریادہ سہاگی
- 905- عبدالجبار ساکن پکا پونا سہاگی
- 906- اشرف علی ساکن قانور کارول
- 907- محمد ابراہیمین ساکن جریادہ سہاگی
- 908- محمد سعادت ساکن قانور جمال پور
- 909- عبدالخلیل ساکن پکا پونا سہاگی
- 910- عبدالرحمن فقیر ساکن ہاردا قریب
- 911- حسین علی خطیب جامع مسجد شیرہ۔
- 912- شاہد علی ختم فرقا تپہ درسدہ اکوڑا شیرہ۔
- 913- عبدالحی خطیب جامع مسجد گنیش پور۔
- 914- ربیع الدین خطیب عالی دینی جامع مسجد کارول۔
- 915- حبیب الرحمن مدرس اول مائتہ کھاجین مدرسہ ذاک خانہ ٹلہ گنج۔
- 916- عبدالرشید خان مدرس مائتہ کھاجین مدرسہ ذاک خانہ ٹلہ گنج۔
- 917- عبدالرزاق مدرس مائتہ کھاجین مدرسہ ذاک خانہ ٹلہ گنج۔

- 918- نور الدین ناظم مدرسہ دارالعلوم مئین سنگھ شہر
- 919- میاں حسین محدث مدرسہ دارالعلوم مئین سنگھ شہر
- 920- اختر الدین مدرس مدرسہ دارالعلوم مئین سنگھ شہر
- 921- وقاص علی مدرس مدرسہ دارالعلوم مئین سنگھ شہر
- 922- اکبر حسین محدث مدرسہ دارالعلوم مئین سنگھ شہر
- 923- یونس مدرس مدرسہ دارالعلوم مئین سنگھ شہر
- 924- حبیب الرحمن مجتہم مدرسہ دارالعلوم مئین سنگھ شہر
- 925- عبدالحمید ایڈیٹور ایڈیٹوریٹ سائنس اسکول
- 926- محمد عمران بہدیناں مجتہم مدرسہ اسلامیہ ہرا
- 927- سلطان احمد ناظم کونائیل مدرسہ
- 928- نور محمد ساکن تانگورا
- 929- عبدالغفور
- 930- محمد ظاہر الدین دارالعلوم مدرسہ شہلا
- 931- محمد امان شاہد دارالعلوم مدرسہ شہلا
- 932- محمد لقمان اسلام پور مدرسہ شہلا
- 933- محمد ظاہر الدین مولانا اسلامیہ مدرسہ شہلا
- 934- جنس الدین
- 935- عبدالغفور
- 936- رستم علی
- 937- حسین احمد
- 938- عبدالرب

- 939- محمد علی چودھری پریذیٹر فیصلہ آباد کالج
- 940- ایوان نظام ہلال الدین پریذیٹر فیصلہ آباد کالج
- 941- فیض الدین امام بڑی مسجد
- 942- محبت الرحمن محدث ملکا کا جہ عالیہ مدرسہ
- 943- حبیب الرحمن مدرس ملکا کا جہ عالیہ مدرسہ
- 944- انیس الرحمن ملکا کا جہ عالیہ مدرسہ
- 945- محمد عبدالسلام مدرسہ دارالعلوم سہاکی
- 946- محی الدین مدرسہ دارالعلوم سہاکی
- 947- عبداللہ مدرسہ دارالعلوم سہاکی
- 948- زین العابدین مدرسہ دارالعلوم سہاکی
- 949- عبدالکیم مدرسہ دارالعلوم سہاکی
- 950- عبدالغفور مدرسہ دارالعلوم سہاکی
- 951- عبدالغنی مدرسہ دارالعلوم سہاکی
- 952- محمد شمس الدین القاسمی مدرسہ دارالسلام سہاکی

بریل شیع

- 953- محمد حسین حقانی صاحبہ عبداللہ مسجد شہر بریل
- 954- محمد بشیر اللہ الطہری امام جامع مسجد شہر بریل
- 955- محمد نور الزماں بریل سائنسی نائب عالم جمعیت علماء اسلام ہند
- 956- محمد عبداللطیف خادم مدرسہ محمودیہ بریل شہر
- 957- محمد یونس مدرسہ محمودیہ بریل شہر
- 958- عبدالستین مدرسہ محمودیہ بریل شہر

- 959- عبدالقادر غلام مدرسہ محمودیہ بریال شہر
960- عبداللہ خان مدرسہ محمودیہ بریال شہر
961- ممتاز الدین مجتہم مدرسہ ظہیر بریال شہر
962- حاتم احمد مدرسہ ظہیر بریال شہر

علامہ جسر

- 963- قاضی طاہر حسین امام جامع مسجد جسر
964- شمس العالم مدرسہ دارالعلوم جسر
965- عبدالغنی مدرسہ دارالعلوم جسر
966- احمد حسین مدرسہ دارالعلوم جسر
967- رکن اکریا مدرسہ دارالعلوم جسر
968- عبدالروف مدرسہ دارالعلوم جسر
969- عبدالرزاق مدرسہ دارالعلوم جسر
970- ابوالحسن محدث مدرسہ دارالعلوم جسر
971- شمس الرحمن مدرسہ دارالعلوم جسر
972- جلال الدین مدرسہ دارالعلوم جسر
973- عیسیٰ روح اللہ مدرسہ دارالعلوم جسر
974- انور اللہ مدرسہ دارالعلوم جسر
975- مقبول احمد مدرسہ دارالعلوم جسر
976- محمد قاسم مدرسہ دارالعلوم جسر
977- منصور احمد مدرسہ دارالعلوم جسر

قریب پور

- 978- عبدالاعلیٰ خلیفہ کٹ مسجد قریب پور

- 979- حسین احمد امام جامع مسجد گوپال گنج ضلع فرید پور
- 980- محمد عبداللطیف کوہرہ ازکندہ درس خادم العلوم یات کاتی
- 981- محمد عبدالستار غفرانی استادہ درس خادم العلوم یات کاتی
- 982- شفیع اللہ استادہ درس خادم العلوم یات کاتی
- 983- عبدالقادر احمد استادہ درس خادم العلوم یات کاتی
- 984- عبدالمنان استادہ درس خادم العلوم یات کاتی
- 985- محمد نور الحق استادہ درس خادم العلوم یات کاتی
- 986- محمد عبدالہادی استادہ درس خادم العلوم یات کاتی
- 987- محمد شرف حسین عقی حسہ مدرسہ درس خادم العلوم یات کاتی
- 988- محمد شرف علی مدرسہ درس خادم العلوم یات کاتی

مدرسہ نجی الاسلام جسر

- 989- محمد انور مدرسہ نجی الاسلام جسر
- 990- عبدالستار مدرسہ نجی الاسلام جسر
- 991- علی احمد مدرسہ نجی الاسلام جسر
- 992- محمد یونس مدرسہ نجی الاسلام جسر
- 993- جمال الدین مدرسہ نجی الاسلام جسر
- 994- عبدالمنان مدرسہ نجی الاسلام جسر
- 995- عبدالملک مدرسہ نجی الاسلام جسر
- 996- عبدالنقیب مدرسہ نجی الاسلام جسر
- 997- خواجہ عبدالحمید مدرسہ نجی الاسلام جسر
- 998- حقیق الرحمن مدرسہ نجی الاسلام جسر

کتاب

- 999- عزیز الرحمن مہتمم مدرسہ اویچہ
 1000- ظلیل احمد مدرسہ اویچہ
 1001- فہیم الدین مدرسہ اویچہ
 1002- عبدالقادر مدرسہ عالیہ کھٹا شہر
 1003- محمد اسحاق ملتق مدرسہ عالیہ کھٹا شہر
 1004- عبدالستار مدرسہ عالیہ کھٹا شہر
 1005- عبدالرحمن مدرسہ عالیہ کھٹا شہر
 1006- محمد شوکت علی مدرسہ عالیہ کھٹا شہر
 1007- عبداللطیف مہتمم مدرسہ اسلامیہ کھٹا شہر
 1008- عبدالعزیز امام جامع مسجد کھٹا
 1009- عبدالاول جامع مسجد کھٹا
 1010- ذکر الہاری جامع مسجد کھٹا
 1011- حسین احمد جامع مسجد کھٹا

بقیہ کلا ضلع

- 1012- محمد عبدالحق خلیف جامع مسجد پوران بازار چاند پور
 1013- محمد وحید الدین ناظم مدرسہ قائم العلوم چاند پور
 1014- احقر محمد علی شفیق مدرسہ قائم العلوم چاند پور
 1015- ایما اللہ مدرسہ قائم العلوم چاند پور
 1016- قاری ایما الخیر مدرسہ قائم العلوم چاند پور
 1017- احقر الامام تاج الاسلام مدرسہ رحمن پانچہ ضلع کلا

1018- اختر خادم رسول استاذ دوسرے صحن ہاڑیہ ضلع کنگا

موسن شاہی

- 1019- مقبول احمد مدرسہ عالیہ قلاشین
1020- آفتاب خادم مدرسہ عالیہ قلاشین
1021- محمد یوسف خادم مدرسہ عالیہ قلاشین
1022- محمد سہراب علی خادم مدرسہ عالیہ قلاشین
1023- نور الاسلام خادم مدرسہ عالیہ قلاشین
1024- علیم الدین خادم مدرسہ عالیہ قلاشین
1025- عبدالقادر خادم مدرسہ عالیہ قلاشین
1026- حشمت اللہ خادم مدرسہ عالیہ قلاشین
1027- عبدالرشید خادم مدرسہ عالیہ قلاشین

☆☆☆



۔ میرے معاملات اللہ کے ساتھ کیے ہیں؟
۔ میرے معاملات اللہ کی مخلوق کے ساتھ کیے ہیں؟
۔ میرے معاملات اپنے نفس، جسم کے ساتھ کیے ہیں؟
۔ میرے معاملات اپنے لیے کیے گئے

الْمُنْتَخَبَاتُ

ایک آفریغیر کتاب

من الامارات النبویہ و...

۔ لی کتاب جو روئے کار ہو۔

۔ لی کتاب جو روئے کار ہو لی کتاب جو روئے کار ہو۔

۔ لی کتاب جو روئے کار ہو لی کتاب جو روئے کار ہو۔

۔ لی کتاب جو روئے کار ہو لی کتاب جو روئے کار ہو۔



ادب و فن کا فن

علماء ممالک اسلامیہ سے جو استفتاء کیا گیا تھا اس کا

عربی متن درج ذیل ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الاستفتاء

كان ظهر في الهند (المنحلة الغير المنقسمة) رجل يدعى المرزا غلام احمد القادياني، وادعى النبوة، وأمورا من الكفر والالحاد، فاتفق علماء الاسلام على كفره شرقا وغربا، عجبا وعربيا، وقد عرف حاله، وشرقت البائت و غربت، و ظهر اليوم رجل في هذه البلاد سمى به بلديہ، يدعى غلام احمد ويقلب "برويز" ذلك اللقب المجوسي الذي كان يلقب به كل من ملك بلاد فارس والفرس في القرون الخالية، وقد أبدى اشياء غريبة مدهشة، حتى سبق سميہ المسمى السابق في عقائده الضالة، وأفكاره الخاسره، وآراءه الفاجرة، و هو وان لم يدع النبوة مثل بلديہ و سميہ، و لكن لم يهادر شيئا من عقائد الدين المحمدي، و أحكام الشريعة الاسلامية الطاهرة، الا وقد أنحلها و حرقها تحريفا شنيعا منكر حتى أنكر ضروريات الدين كلها كما سيأتي بيان ذلك قريبا۔ ثم لم يقتنع بهابل سرعان ما أصبح داعية لنشر تلك المعتقدات الاليمة الضالة في الناشئة الجديدة التي صلتها بالدين في غاية الوهن، و معرفتها به في غاية السطحية۔ و أصدر مجلة سماها "طلوع اسلام" واتخذها منبرا لا ذاعة تلك الافكار المنكرة بأسلوب بليس الحقائق، و ألف تاليف عديدة، شجتها بكل ما امكن له من تسويل و تليس و الحاد۔ ثم سعى كل ذلك اسلاما حقيقيا حقيقا

بالقبول والاذعان، وسمى الإسلام الرائج بين المسلمين الحاوي على عبادات و طاعات و معتقدات ظاهرة مجوسية و مكيدة ضد الإسلام. و بالجملة ظم ينادر أساساً للدين الإسلامي الا وقد زعمه، وأورث شكوكاً و شبهات في جميع العقائد و ضروريات الدين، حتى لفاقم الأمر و بلغ السيل الزبي، و لم يبق وجه للسكوت و لا رخصة للأعراض و التغافل عن إظهار الحق الصريح، فقام رجال أولو علم و ذور أقدام و ألسنة للدفاع عن الدين و الرد على الحادة و كفره و ضلاله بتأليف و صحف و مقالات و مجلات. غير أنها كانت جهوداً انفرادية غير كافية بالمقصود لا مستصال هذه الشجرة الخبيثة فكانت المصالح الدينية تستدعي إلى أن يجمع يذمن كفره و الحادة لكي تكون الأمة على جلية من امره على ما يستحق به الأكفار، و فعلاً قد جمع ذلك و قدم للعلماء في بلاد الهند و الباكستان الشرقية والغربية، فانتقلت كلمتهم على الحكم بكفره و ارتداده و عروجه عن دائرة الإسلام، و لم يتخلف أحد من المشاهير و كبار العلماء و المشايخ عن الإلقاء بكفره حتى اتفق علماء السنة و علماء الشيعة و طوائف أهل العلم من جميع الفرق الإسلامية على كفره. و قد طبعت هذه الفتاوى و التوقيعات في صورة رسالة خاصة سميت: "علماء امت كما منطلقه فتوى برويز كافر هي". و شاعت هذه الرسالة باللغة الانجليزية و لاقت أقبالاً من الجماهير، و تلفقه أرباب الجرائد و المجلات و الصحف بنقلها و تلخيصها و نشرها، فكان آخر الدواء الكي، و قطعت جبهة قول كل خطيب. و احبنا ان نقدم الآن اشياء من ضلالا لانه لعلماء الاسلام في الممالك الإسلامية جزيرة العرب و الحرمين الشريفين و الحجاز و نجد و الشام و القدس و القاهرة و الجزائر و تونس و غيرها. و نقدم منها ما لا يحتمل تأويله بحيث لا يخلص

لِقَائِلِهَا غَيْرِ التَّوْبَةِ، وَالرَّجُوعِ إِلَى الْإِسْلَامِ! فَمَنْ تَكُنُّمُ أَيُّهَا الْعُلَمَاءُ وَالْفُضَلَاءُ أَكْبَادَ بِلَادِ الْإِسْلَامِ، وَالْأَذَاذَ بِبِلَادِ الْعَرَبِ - نَبْذًا مِنَ الْكُفَّارَةِ وَمَعْتَدَاتِهِ - وَاللَّهُ بِقَوْلِ الْحَقِّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ

غلام احمد برويز و نيلمن معتقداتہ

الاحكام القرانية ليست أبدية

- 1- يقول: ان جميع ما ورد في القرآن الكريم من الصدقات والتوريث و ما الى ذلك من الاحكام المالية كل ذلك موافق لتدريجى انما يدرج به الى طور مستقل بسميه هو نظام الربوبية، فادجاء ذلك الوقت تنتهى هذه الاحكام لا لها كانت موافقة غير مستقلة (" نظام ربوبيت " - ص 25، 167 و " سليم كحى نام " ج 1 - ص 24 و ص 180)

لكل عصر شريعة

- 2- ان رسول الله صلى الله عليه وسلم والذين معه قد استنبطوا من القرآن احكاما فكانت شريعة و هكذا كل من جاء بعده من اعضاء شورالية لحكومة مركزية، لهم ان يستنبطوا احكاما من القرآن ، فتكون تلك الاحكام شريعة ذلك العصر، ليسوا مكلفين بتلك الشريعة السابقة ثم لا تختص تلك بياب واحد بل العبادات، والمعاملات، والاخلاق كلها يجرى فيه ذلك ، و من اجل ذلك القرآن لم يعين تفصيلات العبادات (مقام حديث - ج 1 ص 391، و ص 424)

اطاعة الله ورسوله هي اطاعة الحكومة

3- قوله تعالى: "واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم" ان المراد من اطاعة الله ورسوله هو اطاعة مركز الملوك اى الحكومة المركزية. والمراد "باولى الامر" الجمعيات التى تتعقد تحتها. فالحكومة المركزية تستقل بالشريع. وليس المراد باطاعة الله اطاعة كتابه القرآن الكريم، ولا باطاعة الرسول اطاعة احاديثه، فكل حكومة مركزية قامت بعد عهد الرسالة منصبتها منصب الرسول، فاطاعت الله والرسول انما هي اطاعة تلك الحكومة. والرسول كان مطاعاً من جهة انه كان اميراً واماماً للحكومة المركزية والحكومة المركزية هي المطاعة.

(معارف القرآن - ج 4 - ص 616، 623، 624، 625، 626، 628، 630، 631، 686 - اسلامي نظام - ص 110، 111 - مقام حديث ج 1 ص 19 - سليم كى نام ج 1 ص 175)

ليس الرسول مطاعاً

4- قد صرح القرآن الكريم: باله لا يستحق الرسول ان يكون مطاعاً، وليس له ان يأمرهم باطاعته، وليس المراد من اطاعة الله واطاعة رسوله الا اطاعة مركز نظام الدين الذى ينفذ احكام القرآن فقط (معارف القرآن - ج 4 ص 616، اسلامي نظام ص 86)

الايمان بالملائكة ومعنى سجود الملائكة

5- المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات، ومعنى الايمان بها ان

يسخرها الإنسان و يدعن الإنسان تلك القوى . ومعنى سجود الملائكة لأدم: أن تلك القوى قد سخرها الإنسان، وليس المراد بأدم شخص خاص، وإنما يريد به الإنسان، و آدم وحواء عبارة عن زوجين للنسل الإنساني (لغات القرآن ص 214)
و قصتهما حكاية تمثيلية للمعاشرة الإنسانية (لغات القرآن ج 1 ص 215)

الجنة والنار

- 6- ليس المراد بالجنة والنار أماكن خاصة بل هي كليات للإنسان -
(لغات القرآن ج 1 ص 448)

الصلوة

- 7- الصلوة التي يصليها المسلمون أخذوها من المجوس و ليست هي مراعاة في القرآن، والقرآن إنما أمر بالامة الصلوة، والامة الصلوة هي الامة اسس لاصلاح الأفراد على وفق ما يقتضيه النظام (مجلة " طلوع اسلام " لشهر يونيو سنة 1950 - ص 48 - قرآني نظام ديبويت ص 86)
8- كل من كان ذليلاً عن الرسول له أن يغير صورة الصلاة المعروفة على ما يقتضيه ذلك العصر - (قرآني فيصل ص 14 و 15)

الصلاتان في القرآن

- 9- لم يذكر في القرآن غير صلاة الفجر وصلاة العشاء فلم يذكر

الاجتماع في عهد النبوة للصلاة الا في هذين الوقتين (لغات القرآن ج3 ص 1044)

الزكاة و صدقة الفطر

- 10- الزكاة كل جباية مالية تكون من جهة الحكومة، فإذا لم تكن حكومة اسلامية لم تجب الزكاة. و صدقة الفطر و غيرها من الصدقات المأهية جبايات و لنية يلزمها الحكومة لحاجات خاصة، و نواب و ارداد. (قرأني فيصل ص 35، 38، 52)

الحج

- 11- ليس الحج عنده عبادة خاصة، و انما هو مؤتمر عالمي و يستهزأ بجعله عبادة في كتابه (معارف القرآن ج3 ص 392)

الاضحية

- 12- حليفتها ذبح الحيوانات للذين يشتركون في ذلك المؤتمر العالمي. اي ليست عبادة خاصة في غير ذلك المؤتمر. (رسالة قرآني ص 3)

المعجزات

- 13- لم يصدر من الرسول معجزة غير القرآن (مسلم كتي نام ج 3 ص 36)

الدين الاسلامي

- 14- الدين الاسلامي الناتج بين الامة المسلمة اليوم ليس دين القرآن ،و
انما هو مركب مناراج بين المجوسيين، و من رسوم اليهود و تصوف
النصارى و الفلاطون- (قرأني نظام ربوبيت ص 45)

تدوين الحديث

- 15- تدوين الروايات الحديثية انما هي أول مكيدة- هذا الاسلام، فأورثت
عليقة لدى المسلمين بان مع القرآن الكريم وحى آخر معه (مقام
حديث- ج 1 ص 421 و ج 2 ص 39، 40)

الوحى الغير المتلو

- 16- الذى يسمونه الوحى الغير المتلو كلها اكاذيب و تفسيرات وهذه
الاكاذيب اصبحت مذهباً للمسلمين (مقام حديث ج 2 ص 122)

امهات الحديث

- 17- صحيح البخارى و مسلم والموطا و مسند احمد و سنن ابى داود
و الترمذى و النسائى و البيهقى من الكتب الموثوقة عندهم ، و هذه
الكتب مادامت معتبرة عندهم فى اصول الدين لم يكن للامه
الاسلامية أن تخرج من كبرئتها- و هذه مكيدة عظيمة اتفم بها من
الاسلام (مقام حديث ج 2 ص 124)

القدرة الالهية

- 18- القدرة الالهية ربما تظهر نصوصها بعد ملايين السنوات، و جرمومة واحدة تطوى مراحلها الازليانية في ملايين المئين حتى تصبح انساناً و لكن اذا ساعدت يد الانسان القدرة الازلية تظهر نتائجها في أسرع مدة وفي أجمل صورة. (من ويزدان ص 11)

الايمان بالقدر

- 19- الايمان بالقدر خير و شره مكيدة مجوسية جعلتها عقيدة للمسلمين. (الرائي فيصل ص 190)

الشرعية القرآنية

- 20- ان الرسول واللمين معه قد كوتوا شرعية تحت ضوء اصول القرآن و فصلوا تلك الجزئيات التشريعية التي لم يصرح بها القرآن، فكل ذلك كمل حكومة و اعضاؤها الشورية لهم أن يكتوتوا جزئيات تطابق عصرهم و تكون هي شرعية ذلك العصر. (مقام حديث ج 1 ص 391)
- هذه فطرات من تلك الطمعات التي شحنت به نابغة و مجلته و كتاباته قد منها كالتمردج من الأفكار و معتقداته و آرائه، فيها علماء البلاد الاسلامية و با علماء الحرمين الشريفين والحجاز المقدس والجزيرة العربية و غيرها ما اذا حكم الشريعة المحمدية المطهرة في هذه

المعتقدات ۴۔ و ما ذا حکم من اعتق بها واعتقدھا و دھا
الیھا بکل و سیلة ۵۔

اتقونا ما جورین ایفاکم اللہ ذعرا لحفظ الدین و
سدودا منیعة حصینہ دون فن یا جوجیہ موافقین لا ظہار
الحق المبین۔

المستفتی محمد یوسف النوری

مدیر المدرسۃ العربیۃ الاسلامیۃ و شیخ الحدیث بها
کراتچی رقبہ پاکستان



الجواب

علماء حرمین شریفین نے جو جوابات دیئے ہیں ان کا صحیح متن
حسب ذیل ہے۔

1۔ صورة ما كتبه الاستاذ الكبير الشيخ يحيى امان لحنفى نائب رئيس
المحكمة العليا بمكة (قاضى القضاة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب عن القول الاول و هو ان كل ما ورد فى
القرآن موقت للترييح۔ هو انه لا حاكم و لا مشرع الا الله
سبحانه فلا تشريع و لا توليت بعده سبحانه و تعالى و

كون شرعه ابتدأ او موافقاً لما يستفاد من الشارع الحكيم
وقد استفدنا من شرعه ان شرعه أبدى سرمدى الى قيام
الساعة وانه غير موقت، فاما مستند هذا الكاذب في دعواه
والنسخ قد يعترض بعض الاحكام الشرعية القابلة للنسخ
في زمن النبي صلى الله عليه وسلم و بعد موت النبي صلى
الله عليه وسلم صارت الاحكام كلها محكمة لا تقبل
النسخ ولا التغيير ولا التبديل لان النسخ كان ينزل على
النبي صلى الله عليه وسلم ليبلغ الامة به قال علماء الاصول
الخطاب الشفاهي الوارد في زمنه صلى الله عليه وسلم
كقوله تعالى: " ألبسوا الصلوة و آتوا الزكاة " - " و لله على
الناس حج البيت " - " و كتب عليكم الصيام " - " حرمت
عليكم الميتة " - " يوصيكم الله في أولادكم " - " لئن لم
حظ الاثنيين " - " ولا تأكلوا الربا " - " ولا تغفلوا أنفس
التي حرم الله الا بالحق " و نحو ذلك هو خطاب لمن كان
موجوداً في ذلك الزمن متصفاً بصفات التكليف،
والمعدومون وقت الخطاب - هذه الخطابات متعلقة بهم
تعلقاً معنوياً بمعنى انهم اذا وجدوا وانصفوا بصفات
التكليف توجه تلك الخطابات السابقة و لم يوجد من
الشارع شريعة أخرى متجددة عوّل بها من كان معدوماً
حين الخطابات حتى يقال ان ذلك كان موافقاً للأدلة على ما
قلناه كثيرة من الكتاب والسنة ليس هذا موضع بسطها - و

يكفي في ذلك الاجماع والقرائن القولية والعملية.

جواب الثاني : ان الاستنباط استخراج حكم من الاحكام الشرعية من الكتاب او السنة فالحكم المستنبط موجود في كتاب الله او سنة رسوله صلى الله عليه وسلم الا انه يختلف بالوضوح والخفاء وهو مراتب و من له مكة الاستنباط يحق له ان يستنبط و من لا فلا فالاستنباط لم يأت بحكم شرع جديد من عنده بل اظهر الحكم المكتات في النص كالتفاس فان الفاس مظهر للحكم الشرعي لا مثبت ، بل مثبت للاحكام الشرعية هو الله وحده.

و من الاستنباطات العجيبة استنباط بعض من يدعى الاجتهاد في اكل لحم الخنزير من قوله تعالى "الا ما ذكيتم" و قال انما حرم اكله لعلة و هو وجود جراثيم فيه تمنع عن حل اكله لكنه اذا غلى الماء غليانا شديدا أو وصل في الحرارة الى درجة كذا لم يبق فيه الخنزير ذهبت تلك الجراثيم المانعة عن حل اكله فيحل اكله و هو داخل في قوله تعالى "الا ما ذكيتم" و ما ترى المسكين ان السباق والسياق يمنع هذا و ان الركاة الشرعية لما تعمل في محل يقبلها و هو غير قابل للطهارة بل هو عين النجاسة ، وعين النجاسة لا يقبل الطهارة لم هذا القائل لم يفرق بين قوله ذكي و ذكي- فان الاول معنى الطهارة و الثاني معنى الذبح الشرعي من الاهل في المحل المقابل للركاة و من

الاستنباطات العجيبة امرأة تدعى الاجتهاد ان النساء الفضل من الرجال من قوله تعالى " اصطفى البنات على البنين " و هذا دليل على جهلها الجهل المركب وانها لا تعرف همزة الانكار و همزة الاقرار فضلا عن معرفة الفرق بينهما و من الاستنباطات العجيبة استنباط من يدعى ان فقه الفقهاء حال بين الناس و بين القرآن - ان الربا لما يحرم اذا كان اضعافا مضاعفة اما اذا كان ضعفا واحدا يجوز وما يرى المسكين عن حديث الذهب بالذهب والفضة بالفضة والفضل ربا الحديث، ولا شك ان الفضل يشمل الضعف والاضعاف ، و اما هذا الرجل الكذاب الذي يتمسق بالاستنباط و بعده شرها جديدا للمستنبط الموجود في جماعته فهو في جهل الجاهلين و اجهل من الدواب و ما جزاله ألا الايلام بالضرب الشديد بالعصى و النعال.....

ثم قلبه و اراحه العالم من شره المستطير خصوصاً في هذا الزمن الذي كثرت فيه المحن و الازل والفن و حكمه كله باطل في نفسه يشترك في معرفة بطلانه الصبيان و البله و المغفلون و الباطل هو الذاهب فهو لا يحتاج الى بيان بطلانه و ليكن ان يؤثر في اناس يعيشون في شوارع جبال لا يعرفون شيئا من الدين أصلاً وهذا الرجل لو سمع أهل السوق يجرأه الذين يعرفون ان كان الاسلام يقول: الصلاة التي يصليها المسلمون اخلوها عن المجوس لأرجعوه

ضربا حتى قضوا عليه حيث ان بطلان الباطل هو كوز في
أدغة الناس ، فما جواب قائله الرد عليه باللسان بل الطعن
باللسان..

جواب الثالث: قوله و من اجل ذلك فانه ان اسم
الإشارة يرجع الى ما ذكره من ان رسول الله و من معه
استنبطوا من القرآن فكانت شريعة يعنى خاصة بهم دون
بعدهم كذلك القرآن لم يعين تفصيل العبادات يعنى فله و
لامثاله من الجهلة الفجار ان يستنبطوا من القرآن شرائع
خاصة بهم و يزعمهم فعلى هذا الشرائع تعدد بتعدد الأمم
والقرون وهكذا يملأون بكتابات ويفسرون الصلوة
وغيرها بما شاءوا وما يوحى اليهم شيطاناتهم و نقول الصلوة
و الزكاة والصوم والحج وردت في القرآن كلها مجملة و
لكنها بينها كلها السنة النبوية بيانا شافيا كافيا واليا وكتب
السنة كلها طائفة بذلك البيان و قد قال عليه الصلوة
والسلام: الا انى أوتيت القرآن و مثله معه و بيان النبي
صلى الله عليه وسلم هو بيان الله لكلامه و وحيه لأن الكل
من عند الله تعالى.. قال تعالى " و ما ينطق عن الهوى ان هو
الا وحي يوحى " و قد تحمل بذلك المسلمون في جميع
الأقطار و تواتر القول والعمل بجميع ما ذكر من لدن رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى زماننا هذا و يستمر ذلك كله
الى قيام الساعة والله سبحانه وتعالى لم يغير مما شرعه من

الأحكام فالعمل والقول بالشريعة مستمر ولو حصل تغير شيء مما شرعه أظهر و تواتر نقله - و شريعة صالحه لجميع الأمة المحمدية من أولها الى آخرها و لكل زمان و مكان-

ان الحكومة اذا كانت مزمنة متفاداة لأوامر الله و معصية لنواهيه يجب اطاعتها لأمر الله بملك حيث قال : " و اطيعوا الله و الرسول و اولى الامر منكم " - و اما اذا كانت تأمر بالمعاصي و تنهى فإلا يجب طاعتها بل تحرم لانه لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق- و قد قال أمير المؤمنين أبو بكر الصديق لأصحابه بعد ان ولى الخلافة (لا خير فيكم اذا لم تفلحوا و لا خير فيّ اذا لم أسمع فقلوا له بئزأينا فيك انرجاجاً تقومناه بسيفنا)

و جواب الرابع : قد مرّح القرآن بوجود طاعة الرسول فقال تعالى : " و اطيعوا الله و الرسول و اولى الامر منكم " و قال تعالى " و من يطع الله و رسوله يدخله جنات تجري من تحتها الأنهر " و هنالك آيات و احاديث كثيرة دالة على وجوب طاعة الرسول-

و جواب الخامس : الملائكة هم أجسام نورانية قادرة على التشكل بالصورة الحسنة و الخوار الذي وقع منهم بينهم وبين ربهم دال على انهم عقلاء و ليسوا بقوى و قدر اى النبى صلى الله عليه وسلم جبريل و جبرائيل و

قد سئل ألق وزجلاه في تخوم الأرض والسجود معناه
 اللغوي معروف و سجود الملائكة لآدم سجود تحية لا
 عبادة المراد بآدم شخص معين و قصتها حقيقة كما قصة
 القرآن-

وجواب السادس: ان الجنة أمكنة خاصة و قد
 أخبر خالقها بأنها أمكنة خاصة -والعلم بكونها أمكنة خاصة
 نعلم من أخبار خالقها بذلك لا من مخلوق مثلهما و من
 أصدق من الله لئلا- و من أصدق من الله حديثا -

و جواب السابع: ان الصلوة التي يصلها
 المسلمون و ارادة عن الله في كتابه العزيز غير موضع
 و كيفيتها قد تولى الله بيانها على لسان رسول الله صلى عليه
 وسلم بفعله و عمله جبريل عليه السلام كيفيتها و علم بها
 الناس و عملوها و لا يزال العمل بها جارا الى قيام الساعة
 بكيفياتها و اوضاعها السابقة و هذا القائل يجب قتله قتلة
 شعاء-

و جواب الثامن: النائب الذي عهد نفسه لآبا
 يستحق الصفح والضرب و القتل ، و النائب نيابة صحيحة
 يقول كل ما اتى به الرسول صلى الله عليه وسلم فحقه
 التسليم و القبول لا ان يعرف دينه او يخبره-

جواب التاسع: ان قوله تعالى: 'اقم الصلوة لذكر
 الشمس الى غسق الليل- يشتمل اربع صلوات- الظهر ، و

العصر، والغروب والعشاء وقوله تعالى: " و قرآن الفجر " هي صلاة الفجر فشملت الآية الصلوات الخمس و قد بينت السنة ذلك بيانا شافيا.

و جواب العاشر: لم يذكر هذا الجواب.
و جواب الحادي عشر: الحج عبادة بالاجماع و كذا الاضحية و منكر ما اجمع عليه و علم من الدين بالضرورة كالحرم.

و جواب الثاني عشر: غير مذكور
و جواب الثالث عشر: و معجزات النبي كقصة غرر منها و اعظمها نزول القرآن عليه و منها تكثير الطعام القليل و نبع الماء من بين الاصابع و قد شهد ذلك جميع عظيم يستحيل تواطئهم على الكذب و الباطل جميع الكاذب من هذا الشخص لما علم من الدين بالضرورة و كذا ما سئل و فاعله يستحق عليه القتل و لا جواب له غير ذلك و السلام نعم.

1381/12/17 كبة الراجي غلوريه

الحنان المنان محمد يحيى امان

2- صورة ما كبة فضيلة الشيخ

محمد العربي المالكي التباني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي عباده الى الصراط المستقيم

والصلاة والسلام على المبين للناس ما نزل اليهم من آيات
الله والذكر الحكيم، وعلى آله واصحابه الراغبين لواء
الإسلام لكل طائفة ومذهب. اما بعد :

فأقول ان العشرين مسألة التي ذكرها المستفتي
العلامة الشيخ محمد يوسف البتوري من قوس المسمى
(علامه احمد) كل واحدة منها تدل دلالة صريحة على كونه
وزنه الله وافتراءه على الله تبارك وتعالى وعلى رسوله
صلى الله عليه وسلم كما تدل دلالة صريحة على انه من
أذناب الملاحدة الإباحيين الخرمية والباطنية واليهانية
والبابية أعداء الإسلام والمسلمين.

والله متم نوره ولو كره الكافرون.

حرره وكتبه عياد العلم بمدرسة الفلاح والحرم

المكي

محمد العربي بن الهادي الجزائري - يوم الثلاثاء

الموافق 18 في ذي الحجة الحرام عام 1381

3- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ السيد

علوي المالكي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي الى سبيل الرشاد، والقامع أهل

الزيف والكفر والالحاد والصلاة والسلام على سيدنا محمد

المدعى الى الصراط المستقيم و على اله و اصحابه و
التابعين لهم باحسان . اما بعد

لقد اطلعت على السؤال المقدم من فضيلة الشيخ
العلامة الاستاذ محمد يوسف النورى عن حكم من اعم
الرجل الهندى المدعو غلام احمد "فرويز" و فتة التى قام
بها فى الهند على نسق الدجال الاول القادى الكذاب،
الذى تسمى باسمه و جرى على ضلاله و رسمه فذلك
ادعى النبوة جراءة و بهتاناً، وهذا حرف واحد و أنكر و دعى
الى الضلال و الشرك و كفر و أنكر عقائد الدين و ليس
الحقائق على الجاهلين حتى أضل ناشئة جديدة عقولها
سخيفة و صلها بالدين ضعيفة ، و من عادة هؤلاء الدجالين
الماجورين خدمة الاستعمار و بائعى ضمائرهم الذين
يتسمون بالمسلمين ، و الاسلام منهم برآء ان يأتوا
بالشكوك و الشبهات حتى فى الموترات و الضرورات
ليهدموا أسس الاسلام و يهاجموا عقائد الاسلام الصافية
المحكمة النقية، و بائى الله الا ان يتم نوره و لو كره
الكافرون. و هؤلاء الابهسة الدجاجة سامة الكفر
و دعة الاتحاد و امة الضلال، اتخذوا الصحافة و الاذاعة
و الخطب فى النوادي و المجتمعات و السفر من قطر الى
قطر ، اتخذوا ذلك كله لمحاربة الاسلام و النيل منه و تأدية
رسالة ساداتهم و شياطينهم (و ان الشياطين ليوحون الى
اوليائهم ليجادلوكم و ان اطلعوهم انكم لمشركون) حتى

انتشر الشر وتفاقم الأمر وبلغ السيل الدمي وتسللت
المكائد ضد الإسلام فلذا صار الواجب على أهل العلم و
دعاة الخير وائمة الهدى أن يهبوا التحذير العوام والناشئة
من هذه المعتقدات الالهية الضالقة بل ان طامة واحدة من
الافكاره و معتقداته تكفي لتقرير كفره ، فكيف يقية الطامات
و الأفكار ؟ فلا وجه للسكوت على مثل هذا . وجزى الله
رجال الارشاد من العلماء الاعلام من ائمة الهدى الذين
قاموا باواجبهم من الدفاع عن الدين ، والقائمة السلوة
المنبعة ، والحصون القوية للحيلولة بين هذا الدجال
واضرابه و بين العوام الغافلين ، فليت لنا سيف القاروق
ليظهر الارض من امثال هؤلاء الدجالين الافاكين الماجورين
الاعداء الباطنيين الذين هم أشد ضررا وأكثر خطرا علينا من
الكفار الحربيين ، لمعتقداتهم باطلة وآرائهم فاسدة
واستباطاتهم فلسفية و جرائهم على الله وعلى رسوله
تفشع منها قلوب المحققين وتشتت من جدها أئمة المؤمنين
فنعوذ بالله و نلتجى اليه من هذا الداء العمين ، والله يقول
الحق و هو يهدي السبل الا وان الرجل المذکور احقر من
أن تنقض أقواله بقواعد أصولية او نصوص ثقلية فان ذلك
معلوم سيما وقد قام به كثير من علماء الدين جزاهم الله خير
الجزاء . ومن المعلوم أن الشريعة المحمدية تاسخة لجميع
الشرائع و أحكامها بالية مستمرة الى يوم القيامة لأنها عاتمة
الشرائع والتي صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين . و قد

تبييت العبادات في الكتاب والسنة والسنة بيان للقرآن من
 الله على لسان رسوله قال تعالى (واتلوا اليك الذكر لئلين
 للناس ما نزل اليهم) و هؤلاء المهملون للسنة يريدون أن
 يفرقوا بين الله و رسوله ويقولون نؤمن ببعض و نكفر
 ببعض- يريدون أن يتخذ بين ذلك سبيلا- اولئك هم
 الكافرون حقاً- والشارك للسنة في الحقيقة تارك للقرآن
 القائل (و ما آتاكم الرسول فخذوه و ما نهكم عنه فانتهوا)
 و لا شك ان الحج عبادة روحية بدنية مالية فهذه المسائل
 التي خالف فيها البروز المسكين الاجماع و سلك فيها
 مسلك الفكر والابتداع كلها تدل على هوسه وزندقته
 والحاداه وتبين بهذا انه من الدجاجلة الذين يظهرن بين
 يدي الساعه اعادنا الله من شرورهم و رد كيدهم في
 نحورهم و فيما ذكرناه من التحذير والتلويح من الشرح
 والتوضيح كفاية والله اعلم- والسلام عليكم ورحمة الله
 وبركاته -

كتبه الفقير الى الله- المدرس بالمسجد الحرام
 علوي بن السيد عباس المالكي-

5- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد امين الكتيبي

الحمد لله رب العالمين ، قد اجاد شيخنا (محمد
 يحيى امان نائب رئيس المحكمة العليا بمكة) و افاد فجزاه
 الله خيرا-

محمد امين كتيبي المدرس بالمسجد الحرام

5- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ حسن محمد مشاط

المالكي

بسم الله الرحمن الرحيم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد الهديتنا و هب لنا من
لدنك رحمة انك انت الوهاب-

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان
هدانا الله والصلاة والسلام على سيدنا محمد المبعوث
رحمة للعالمين بشريعة واضحة محكمة بالية الى يوم
الدين، و على الله وصحبه اجمعين والتابعين لهم باحسان الى
يوم الدين- اما بعد :

فاذا قرأت ما ذكرهنا من معتقدات غلام المذكور
فوجدتها وانتمسكت من العقيدة الاولى الى تمام العشرين
عقيدة كلها ضلال وكفر ومن اعتقدها أو اعتقد شيئا منها
فهو كافر حلال الدم، و من دعا اليها أو الى شيء منها فهو
ضال مضل عليه الم ذلك و الم من تبعه لا ينقص من ايمانهم
شيئا- هذا ما نعتقده و ندين به و نسأل الله تعالى الهداية
والثبات على دين الاسلام، والقيام بالمحافظة على تعاليمه
وتعوذ بالله من مضللات القن ما حيينا، و نسأل الله الموت
على دين الاسلام في لعف و عافية و صلى الله وسلم على
سيدنا محمد و على الله و صحبه اجمعين-

كتبه الفقير الى مولاة تعالى حسن محمد مشاط

6- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ نور محمد سيف

الحنفي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل حملة هذا الدين من كل
خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين و التحال المبطلية و
تأويل الجاهلية والصلاة والسلام على أشرف المرسلين
سيدنا محمد النبي العربي الهاشمي الأمين الذي عظم الله به
النبيين و علي اله و صحبه و من تبعهم باحسان الى يوم
الدين (اما بعد) فأقول مستعذاً من الله التوفيق والهداية لأ
قوم طريق أن بعض ما جاء في هذا الا استفاء من بيان
ضلالات " غلام احمد برويز " كلف اتم الكلفة في الحكم
عليه بالكفر والزندقة والالحاد وأنه مباح الدم والمال
لا خلاص له من ذلك الا بالرجوع الى الاسلام فكيف بها
مجتمعة وكيف بها منتظمة الى جميع طائفة التي شحت
بها تاليفه و مجلته و كتاباته كما أشير الى ذلك في الاسطوانة
المذكورة و هذا المارق الملحود وان كان ياطله مكشوفاً
وعز به مفضوحاً لا يقدم ان يجعله من الملاحدة المتحللين
الاباحيين من يستعذب مشربه وينساق وراءه اذا زكف
بهرجه وإزحق باطله لم يجد هو و لا أنصاره مجالاً للنس
والتشبيب ولا بأس أن نشير الى تفنيد بعض هذا المزاعم

الكافرة و من يعلم التقيد الباقي فتقول و بالله المستعان -

1- زعم عدو الله " ان جميع ما ورد في القرآن الكريم من الصدقات والتورث موقت الخ مما هذى به القول وحضا الباطل ان الشريعة الاسلامية بجميع ما فيها من أحكام مالية واعتقادات قلبية و عبادات بنية و انكحة و معاملات وحدود وجنابات وغير ذلك من أحكامها كلها واحدة لا تنجزا شريعة عمالة الى يوم الدين مخلوكتها المبين المعجز للعالمين : قال الله تعالى " اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام دينا " و قال تعالى " و من يتبع غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين " - وأخرج الحاكم من حديث أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أنه قال " خطب النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فقال : تركت فيكم شيئين أن تضلوا بعدهما كتاب الله و سنتي ولن يضلوا حتى يرادوا على الخوض " - فمن زعم كهذا المارق المأفون ان بعضها وفي فهو مرتد كافر حلال المال والدم -

2- ادعى عدو الله " ان أهل كل عصر بعد عصر النبي صلى الله عليه وسلم لهم ان يستنبطوا أحكاما جديدة تكون شريعة لعصرهم و ليسوا مكلفين بتلك الشريعة السابقة وان ذلك لا يختص بباب واحد وانه من أجل ذلك لم يعين القرآن تفصيل العبادات " - و أقول هل ادل على رندقة هذا

الباطني الملحده من هذه الدهوى فانها تجتث النين من
أصله و زعمه ان القرآن لم يعين تفصيل العبادات " الحاد
مكتشف " بل عينها اتم تعين حيث عهد الى المنزل اليه
صلى الله تعالى عليه و اله وسلم بيان ذلك اذ يقول عز وجل :
" و أنزلنا اليك الذكرا تبين للناس ما نزل اليهم " - فينها
صلوات الله وسلامه عليه و اله و اصحابه باقواله و افعاله
حتى صارت معلومة من الدين بالضرورة على نوالى
الاعصار بحيث يكفر جاحدها المسحقا لهذا المارق مسحقا -

3- اقترى عدو الله على الله و رسوله حيث زعم ان
المراد من قوله تعالى: " اطعوا الله و اطعوا الرسول و اولى
الامر منكم " اطاعة مركز السلطة أى الحكومة المركزية
و المراد " بأولى الامر " الجمعيات التى تنعقد تحتها
و الحكومة المركزية تستقل بالشرع و ليس المراد باطاعة
الله اطاعة كتابه القرآن الكريم و لا باطاعة الرسول اطاعة
أحاديثه و أقول ان هذا الزنديق مباحث يستحل الباطل و
يروج له فان اطاعة الله هى اطاعة كتابه و الانقياد لآحكامه و
اطاعة الرسول صلى الله عليه وسلم هى اتباع سنته و العمل
بشريعته و هاتان الاطاعتان واجبتان مطلقا اما اطاعة أولى
الامر على الخلاف بين المفسرين فى المراد بهم هل هم
العلماء أو الأمراء فملقبة بأن تكون فى غير معصية لما فى
الحديث الصحيح من قوله صلى الله عليه وسلم : لا طاعة

لمخلوق في معصية الخالق :

4- زعم عدو الله انه " قد صرح القرآن الكريم- بانه لا يستحق الرسول أن يكون مطاعا و ليس له أن يأمرهم بطاعته الخ هدياته " وأقول لعنة الله على الكاذبين فان القرآن الكريم طافح بالآيات البينات في وجوب طاعة الرسول صلى الله عليه وسلم بل أخبر سبحانه في شأن رسوله صلى الله عليه و سلم بما هو اعظم من ذلك حيث جعل طاعة رسوله طاعة له اذ يقول : " من يطع الرسول فقد أطاع الله " فليخسأ عدو الله و ليست غيظا و كيدا -

5- زعم عدو الله ان المراد بالملائكة القوى المودعة في الكائنات الخ سبحانه و ترهاته و أقول : ان عدو الله له سلف من الملائكة والزنادقة سبقوه الى هذا الهراء فزعموا أن الملائكة والجن قوى مودعة في الكائنات- و ان كتاب الله تعالى الذي لا يأتيه الباطل من بين يديه و لا من خلفه يرده عليهم ابلغ الرد و يفسد مزاعمهم اعظم التفسيد- فقلوه تعالى اعجازا عن مخاطبته للملائكة حيث يقول " و اذ قال ربك للملائكة اني جاعل في الارض خليفة " و اجابهم له بقولهم " قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها الآية " دليل واضح على أنهم اجسام ذور وقول و بيان بمخاطبون و محبون و ذلك يداني كونهم قوى اذ القوى امور معنوية لا وجود لها في الخارج و لا يتصور فيها ذلك و قوله تعالى ايضا في

حقهم " واذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابليس " برهان ظاهر على انهم اجسام يعون الخطاب و يسجدون و اين ذلك من القوى المعنوية. وقوله تعالى في شانهم " جعل الملائكة رسلا اولي اجنحة مضي وثلاث وربع " حجة قاصمة لظهور من يزعمون انهم قوى معنوية وورد في صحيح مسلم في تفسير قوله تعالى : " لقد رأى من آيات ربه الكبرى " قال رأى جبريل في صورته له ستمائة جناح والآيات والاحاديث الواردة في حق الجن ايضا. و انهم اجسام كثيرة بطول سردها. اماما جاء في المواد التالية من رقم 6 الى رقم 20 فزيفها اظهر من ان يخفى نعم الرقم 18 فيه ما يشير به عدو الله الى معتقد سلفه الملحد الالهة فاروين الزاعم ان اصل الانسان يرجع الى القرود وانه لم يزل يترقى حتى وصل الى ما وصل اليه و هذا مصادم للواقع ولتنصو عن القرآن الكريم الدال على ان خلق البشر كله من آدم و زوجه على الكيفية التي بينها الله تعالى في كتابه الكريم و الى هنا انتهى ما أردت تعليقه على باطل ذلك الملحد المارق الزنديق الكافر المافون المباح المال والدم قطع ان دابره وسليه مدحالا مهال و سلط عليه نقمة تجعله عبرة على مدى الاجيال و عظاما نسال الله سبحانه و تعالى ان ينصر دينه و يجمع شمل المسلمين على طاعة و يجعلهم يدا واحدة على من سواهم و صلى الله على سيدنا

محمد و علي الله و اصحابه و سلم تحريراً في يوم الجمعة
الحادى والعشرين من ذى الحجة الحرام عام احدى و
ثمانين بعد الثلثمائة و الاثف من هجرة من خلقه الله على
اكمل وصف صلى الله تعالى و سلم عليه و علي الله و
صحه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين-

و كتبه العبد الفقير الى الله تعالى خادم طلبة العلم

بالمسجد الحرام و مدرسه الفلاح

1381/12/21 محمد نور بن سيف بن هلال

عفا الله عنه ووالديه واشياخه و المسلمين

7-8- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ القاضي محمد بن علي

الحركان رئيس المحكمة الكبرى بجدة و فضيلة الاستاذ

الشيخ عبدالرحمن الصنيع مدير مكتبة الحرم المكي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده و الصلوة و السلام على من لا نبى

بعده اما بعد فقد اطلعنا على الاستفتاء الموجه من فضيلة

الشيخ محمد يوسف البنورى مدير المدرسة العربية

الاسلامية بكر الشى و شيخ الحديث بها الى علماء البلاد

الاسلامية و علماء الحرمین الشريفین عن الرجل الذى

ظهر حديثا فى بلاد الهند المدعو غلام احمد برويز و عن

البند من معتقدات هذا الرجل التى اوضحها فضيلة السائل

في استفتائه المشروح اعلاه كما اطلعتا على الجواب الذي اجاب به فضيلة السيد علوي بن عباس المالكي المذكور بعاليه و قد وجدنا ان فضيلته قد اجاب على هذا الاستفتاء بما فيه الكفاية لان جميع ما جاء في البند الموضحة في هذا الاستفتاء من معتقدات هذا الرجل هي كفر بالله و رسوله و ردة عن الاسلام باجماع المسلمين و انكار و تحريف لما هو معلوم بالضرورة من دين الاسلام و لا يخالف في كفره من له أدنى الامام بالاسلام و شرعته قد قال الله تعالى (من يهد الله فهو المهتد و من يضلل فلن تجدله و ليا مرشدا) و الله يهدي من يشاء برحمته و يضل من يشاء بحكمته و صلى الله على سيدنا و آيينا محمد و على اله و صحبه و سلم.

محمد بن علي الحر كان - وليس المحكمة

الشرعية الكبرى بجدة 12 محرم الحرام 1382

سليمان بن عبدالرحمن الصنيع في طلبة العلم
بالمسجد الحرام.

9- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ

السيد محمود الطرازي (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين

اصطفى. اما بعد : فقد قرأت هذا الاستفتاء المبارك من أوله

التي آخره فوجدت صاحب هذه المعتقدات مخالفا للعقائد
الاسلامية الصحيحة التي يكفر من مخالفتها باجماع
المسلمين فلم أتوقف في شأنه اى في كفره و عدم ايمانه
وكفر من مشي خلفه من اخوانه و تابعه في خسارته
أعاذة الله من مثل هذه الفتن.

المجيب العبد العاجز السيد محمود الطرزي

المدرس بالحرم النبوي الشريف على عنه

10- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ قاسم

الاندرجاني (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالى في كتابه الكريم: "ود كثير من أهل
الكتاب لو يرد و نكم من بعد ايمانكم كفارا حسدا من عند
انفسهم من بعد ما تبين لهم الحق (109/2) ودوا لولا كفرون
كما كفروا لولا كفرون سواء فلا تتخلوا منهم اولياء (89/4)
فلما لم يقتلوا على ان يردوا المسلمين على
أعقابهم بل نشأوا امة يدعوون الى الخير و يأمرون
بالمعروف و ينشروا دينهم الاسلام على ارجاء المعمورة
وصفهم الله تعالى بقوله "اولئك هم المفلحون" - فبنوا
عن ردهم على أعقابهم و قاموا من بعد ذلك قومة واحدة في
فقال المسلمين و دامت هذه الحروب بين المسلمين و بين

كفار أهل الكتاب متى سنة وكان علماء المسيحيين قد حر
فوا الانجيل كما حرف اليهود التوراة وهذه الحروب هي
الحروب الصليبية ثم نشأت الدهرية ضد أهل الكتابيين
وعرفوا أن القساوسة والاحبار إنما يعيشون على اعتناق
الناس بلا حق وليسوا على حق في شيء وقد قاموا الدين
الاسلامي على أهل الديانتين فقاموا ضده كما قام
خلادستون في الكلترا الصاح في برلمانها: عاдам هذا القرآن
موجودا في أيدي الناس فلاسلام بينهم فاعتلوا على الاسلام
حريرا شعواء لاهوادة فيهمارة ثانية ولكن بالذماتس فانشاء
الانجيلز بفلوسها في الهند القاديانية فانامت الرجل الذي
باع دينه بدنيا انجيلز وهو غلام احمد القادياني حتى قامت
بهذه الوسيلة فتنة عمياء تضلل الناس الجهال يردونهم عن
دينهم وهو يدعى النبوة في الدين الاسلامي يحسبون انهم
يحسبون صناعا اولئك الذين حبطت أعمالهم فلاقيم لهم
يوم القيمة وزنا-

ثم قام في هذه الآونة من تلامذة المستشرقين
المبشرين ورجل باسم غلام احمد (برويتز) فكتب كتاب
معارف القرآن في أربع مجلدات يصدق ما قاله في
الاستفتاء وجعل النشأة والارتقاء معيارا لتفسيره وجعل
قصة سيدنا آدم عليه السلام قصة تمثيلية غير حقيقية و
غير الحقائق وهو ممن أخذ الله على علم و حتم على سمعه

واقبله وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله فلانما
هو وامثاله دهيون كفار لا يسون لباس الاسلام حتى يقرموا
بين الجهال يضلونهم. فلا يجوز لأحد في ان يشك
فيكفرهم وكفر من اتبع هو اثم. وقاتلوا ما هي الاحيانا
الدنيا نموت ونحيا وما يهلكنا الا الدهر وما لهم بذلك من
علم ان هم الا يظنون. وكان في من جند ابليس فازلغى به
الحال حتى صار ابليس من جنده.

السيد قاسم الاندجاني

11- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ

ابراهيم بن الملا سعد الله الختني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي علمنا البيان و نزل لنا الفرقان -
والصلوة والسلام على خير خلقه سيدنا محمد الذي بين لنا
ما نزل البنا و لم يترك مجالا لدى الفراء و بهتان وعلى الله و
صحبه و علماء امته الدايين في كل زمان و مكان.

اما بعد :

لقد طالعت صورة الاستفتاء عن هذا الضال
المضل المفسد في الارض غلام احمد الثاني الذي
ظهر الآن وطفى في بنجاب فلقب نفسه بلقب ملوك
المجوس برونز مقهر ابد فطالعها بمقدمتها و بدأ اشملت

عليه من المسائل العشرين التي اختارها كالاتموج فضيلة
المستطفي العالم الثقة الامين مصر حابها نقل كل واحدة
عنها من مجلات ورسائل هذا الملحد الزنديق ومعها
صحائفها واجزائها فلم يبق عندي ريب وتردد في شأنه
وجزمت بأنه مراند وملحد وزنديق وكذا كل من اتبعه و
والله في زيعة والحادة بل يكفى كل واحدة من تلك
المسائل العشرين التي ذكرت واختيرت في الاستفتاء في
الحكم بكفره وارتداده وزندقته وكذا بارتداد كل من وافقه
واتبعه وهذا ينبغي و ظاهر لا يحتاج الى اقامة الادلة حتى
ان المسلم العامي لا ينبغي ان يتردد في الحكم بكفره و
ارتداده وزندقته فضلا عن عالم باصول الدين والروعة
فيجب على اولى الامر وعلى حكام تلك البلاد ايدهم الله
تعالى ونصرهم نصرا موزرا ان يستيبرهم فان لم يقتلوا
التوبة الصادقة يجب عليهم ان يقتلوههم و يقطعوا دابرهم
فانهم مفسدون في الارض وهم خطر على الاسلام وعلى
الحكومة المحلية لا زالت منصورة موقفة والله هو حافظ
دينه القويم وهو الموفق لما يحبه ويرضاه والله هو الملمهم
للصواب.

كتبه المعجب الراجي الطاف ربه الكريم الرحيم
محمد ابراهيم بن ملا سعد الله الفضلي الحسيني قم

المدني

كان الله تعالى معه وله ولا هل الاسلام اجمعين

12- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ الكبير

مولانا محمد بدر عالم المهاجر المدني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي الى الحق والصورة والسلام

على سيدنا محمد المبعوث لدعوة الحق والله و صحبه اما

بعد :

لما الذي مارلت اعلم من الحاد الرجل الآخر ومن

معتقداته استاذ محمد اسلم الذي مضى لسبيله كلها اتبع

اليهود شبرا بشبر وذراعا بذراع و تحريف الكلم عن

مواضعه و من بعد مواضعه ولو استطاع ان يحرف كلام الله

لم يتأخر عنه ولكنه عاب وخسر لان القدرة الالهية قد تكفل

بحفاظته وكذلك تقدم على الباطنية والزنادقة في تحريف

حقائق الشريعة و لم يكف بذلك حتى اسس دينا جديدا

سماه بالاسلام الذي سول له قرينة و فتح لهذه المقاصد

الكفرية بابا جديدا و هو انكار الاحاديث النبوية وان كان

قد سبقه الى هذا الكفر كثير من اعوانه ، ولكنه اختار منهجا

آخر لكفره فصاره يجعله تار يخاف اذا وقف رايه و هو انه و تارة

يجعله الفراء اذا عالف رايه و لكن الحمد لله الذي سبق

قرن ليه صلى الله عليه وسلم بحفظ هذا الدين بقوله بحمل

هذا الدين منالك خلف عدوله يتفنون عنه تحريف الغالين

والتحال البطلة و تأويل الجاهلين فقام العلماء الربانيون
لاستبصال هذه الفسنة و جرى مولانا السيد محمد يوسف
البنوري حيث قام لمكافحة هذه الفسنة الذميمة و جرى الله
هؤلاء العلماء حيث يدلون جهودهم في دفع تلك الفتن
التي ظهرت ضد الإسلام و وقفهم لخدمة الدين والدب عن
الدين والمحمدى. اللهم انصر من نصر دين سيدنا محمد
صلى الله عليه وسلم واخذل من خذل دين سيدنا محمد
صلى الله عليه وسلم. سبحان ربك رب العزة عما يصفون
و سلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين.

الحمد محمد بدر عالم عفا الله عنه

محرم الحرام 1382 هـ نزيل المدينة المنورة

13- صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد حامد

الفرغانى (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على
سيد المرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين. وظيفة علماء
الإسلام حفظ الدين عن تحريف المحرفين وقيامهم في
الدب عنه غاية طاقهم لانهم الوراثون علوم النبي صلى الله
تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم المأمرون بحفظها بلا
زيادة ولا نقص فمن اراد قلب حقائق الدين وتبدل معالمه

و شعائره يجب عليهم رده و اظهار شيطنته و وسوسه و
 نفقاته في غوغاء الناس من النشو و المغلفين كما فعل
 الصديق رضى الله تعالى عنه في مسيلة و غيره و الصحابة
 و من بعد هم رضى الله تعالى عنهم من اهل الحق و قاموا
 من الحق و الشدائد في اطفاء نار الفتن كالامام احمد و غيره
 من الانمة رحمهم الله تعالى. ففي هذا الزمان الذي ظهر فيه
 الدجالون و المغيرون بناكد قيام من قدر علي الذب عن
 الدين بقدر وسعه كفضيلة الاستاذ المحترم صاحب
 الاستفتاء شكر الله سبحانه و تعالى سعيهم و جعلهم من
 الذين ورد في حقهم و من احسن قولنا ممن دعا الى الله
 الآية. فمن خرج من الدجاجة في الهند غلام احمد الثاني
 المعدكور في الاستفتاء و قول هذا المارق ان جميع ماورد
 في القرآن الكريم من الاحكام انتهى الخ باطل و زندقه و
 تكذيب يدوام الشريعة الى افراض الدنيا.

و قوله و لكل عصر شريعة هذا انكار للدين و
 خروج منه لقوله سبحانه و تعالى ما كان لهم الخيرة.
 و قوله اطاعة الله ورسوله هي اطاعة الحكومة
 المتراء و تحريف و تبديل للدين.

و قوله: ليس الرسول مطاعا تكذيب لقوله لقوله
 سبحانه و تعالى فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكمواك فيما
 شجر بينهم الآية. و نحوها من الآيات.

قوله المراد بالعلامة القوي المودعة في الكائنات هذا الكذب لأمثال قوله سبحانه وتعالى: كل آمن بالله وملائكته الآية. وتأويله آدم عليه السلام وحواء رضي الله تعالى عنهما وسجود العلامة مروان عن الدين لفرقه ظاهر القرآن.

قوله: ليس المراد بالجنة أمكنة خاصة الخ كفر براح لأنكاره الضروريات.

و قوله: الصلاة التي يصلونها المسلمون الخ هذا تكذيب للمفطورات.

و قوله: لم يذكر في القرآن غير صلاة الفجر و صلاة العشاء هذا اتهام منه وكفر بقوله سبحانه وتعالى و ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى-----

قوله: الزكوة كل جباية مالية الخ انكار بما ثبت في مواضع عديدة من القرآن المجيد.

قوله: في الحج انما هو مؤتمر اسلامي عالمي الخ انكار بما ثبت من أعماله ومناسكه ما ليس للعقل مدخل فيه في القرآن الكريم و الاحاديث.

قوله: حقيقة الاضحية ذبح الحيوانات للذبح بشركون في ذلك المؤتمر الاسلامي هذا تصادم عن الحق الذي ثبت عن النبي صلى الله تعالى عليه و على آله و صحبه وسلم.

قوله: لم يصدر من الرسول معجزة غير القرآن و
هذا يدل على انه من الذين حتم الله على قلوبهم و على
سمعهم و على ابصارهم غشاوة.

قوله: الذين الاسلامي الراجح بين الامة المسلمة
ليس دين القرآن هذا النكار للمعترفون ههنا منه.

قوله: تدوين الروايات الحديثية انما هي أول
مكيدة ضد الاسلام الخ

هذا تحوير للاخبارات وتضليل لحسابها
فهو كفر محض.

قوله: الذين يسمونه الرعي الغير المتلو كلها
اكاذيب الخ و هذا يدل على انه من الذين ورد في القرآن
الممجيد: ارايت من اتخذ الهه هواه و أضله الله على علم و
حتم على سمعه و قلبه و جعل على بصره غشاوة. فمن
يهديه من بعد الله. الآية.

قوله: صحيح البخاري الخ تكذيب للاخبارات قال
صلى الله تعالى عليه وعلى اله و صحبه وسلم ألا فليبلغ
الشاهد الغائب، ونظر الله امرأ سمع مقالتي فوعاها و اذاعها
كما سمع الرب حامل لقه ليس بقلبه الي من هو الله منه او
كما قال.

قوله: ان الرسول والذين معه قد كوّنوا شريعة الخ
هذا تشريك في التشريع واختصاصه صلى الله تعالى عليه و

على آله وصحبه وسلم. معلوم من الدين بالضرورة فهذا مروق الدين.

فهذا العارقة والطاغية قد تكبر وتجر واستهزأ بالدين وحاول شيئاً لا يتأله أبداً ولو كان جميع الناس معه. ولو قال من ادعى الاسلام عشر معشار مقال هذا الدجال لخرج من الدين عروجاينا فيستأب فان تاب والا يقتل.

قال القاضي عياض في اواخر الشفاء وكذلك نقطع بتكفير كل من كذب وأنكر قاعده من قواعد الشرع وما عرف يقيناً بالنقل المتواتر من فعل الرسول صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم ووقع الاجماع المتصل عليه كمن أنكر وجوب الصلوات الخمس الخ وكذلك اجمع على تكفير من قال الصلوة طرقي النهار وعلى تكفير الباطنية في قولهم ان الفرقة اسماء رجال الخ ومن أنكر صلغة الحج. وكذلك يكفر اذا جوز على جميع الائمة الوهم والغلط الخ وكذلك من أنكر الجنة أو النار فهو كافر باجماع الخ ملقطاً.

كتبه العاجز الفقير المولوي حامد المهاجر
الفرخاني المتوطن في المدينة المنورة على صاحبها الف
صلاة وتحية

توقيعات علماء الشام وجمعية العلماء بحماة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ، والصلوة والسلام على

سيد المرسلين وعلى آله وصحبه والتابعين ومن تبعهم

باحسان الى يوم الدين اما بعد فقد اطلعنا على صورة
الاستفتاء التي نشرتموها في البلاد الاسلامية جمعاء عن
غلام احمد الجديد ومالهمن الطامات التي تنس على
الاسلام من اصوله ، فان له من الاجتهادات والتأويلات
والتفسيرات في الدين الاسلامي ومصادره ما لا يفي ذرة
مما هو معلوم من الدين بالضرورة ، قلنا طعن بار كان الايمان
والاسلام كلها والعباد بالله تعالى ، وجعلها من اعمال
المجوس واسئالهم ، فكل نبذة من معتقده و افكاره كفيفة
لاخرجه من الاسلام كلياً ، دون وجود اى احتمال يبقاه
على الاسلام ، فنشكركم ونشكر اخوانكم اهل العلم في
الهند و الباكستان وغيرهم ممن يغارون على الاسلام و
يدافعون عنه و يذودون عن حياضه ، و هذا ما يؤكد قول
النبي صلى الله عليه وآله وسلم ، لا تزال طائفة من امتي
ظاهرين على الحق - والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته ،

ربيع الاول 1382 مفتي حماء محمد سعيد

1962/8/10

رئيس جمعية العلماء بحماء محمد توفيق الصباغ

نائب رئيس جمعية العلماء محمد علي المراد

محمد الحامد

مطالعہ کے لیے چند مفید کتب

المنتخب من الاحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم
مولانا سید خلیق صاحب بھٹاری
منشورات قتلہ، مسلم سنٹر، اردو بازار، لاہور۔

تعبیر الرویاء (مہدی نظر جانی شدہ واپچیشن)
مولانا سید خلیق صاحب بھٹاری
عسلی میاں پبلیکیشنز، العسری بازار کیٹ، اردو بازار، لاہور

شجرہ مبارکہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابو یسین بھٹاری
محمد عبدالرحیم ناسرخان قتلہ آن، العسری بازار کیٹ، اردو بازار، لاہور

تہلیل اور اور حمانی (مطہرہ بھٹاری رحمت اللہ علیہ)
ابو یسین بھٹاری
محمد عبدالرحیم ناسرخان قتلہ آن، العسری بازار کیٹ، اردو بازار، لاہور

القاب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
مولانا سید خلیق صاحب بھٹاری
منشورات قتلہ، مسلم سنٹر، اردو بازار، لاہور۔

جن حادو اور اسلام
مولانا سید خلیق صاحب بھٹاری
منشورات قتلہ، مسلم سنٹر، اردو بازار، لاہور۔